درود وسلام
کے احکام فضائل و فوائد
پر
علمی تحقیقی و تاریخی دستاویز
آئیے
قربِ مصطفیٰ ﷺ پائیں
تصنیف
شیخ عبد اللہ سراج الدین شامی
ترجمہ
مفتی محمد خان قادری
مرکزِ تحقیقاتِ اسلامیہ لاہور
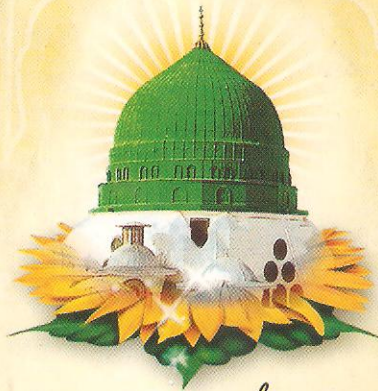
نام کتاب ---------- الصلوۃ علی النبی ﷺ

مصنف ----------- شیخ عبداللہ سراج الدین شامی

ترجمہ کا نام --------- آیئے قرب مصطفےٰ ﷺ پائیں

مترجم ---------- مفتی محمد خان قادری

اہتمام ---------- محمد فاروق قادری

ناشر ---------- مرکز تحقیقات اسلامیہ لاہور

قیمت -----------

اشاعت دوم ----------- ۲۰۰۶ء

ملنے کے پتے

- ☆ فرید بک سٹال اردو بازار لاہور
- ☆ احمد بک کارپوریشن روالپنڈی
- ☆ مکتبہ برکات المدینہ بہادر آباد، کراچی
- ☆ مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور
- ☆ مکتبہ کرمانوالہ گنج بخش روڈ لاہور
- ☆ سنی کتب خانہ دربار مارکیٹ لاہور
- ☆ روحانی کتب خانہ دربار مارکیٹ لاہور
- ☆ اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ
- ☆ مکتبہ نوریہ رضویہ، لاہور
- ☆ مکتبہ میلاد پبلی کیشنز لاہور
- ☆ اسلامک بک کارپوریشن راولپنڈی
- ☆ ضیا القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی
- ☆ مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی کراچی
- ☆ قادری رضوی کتب خانہ لاہور
- ☆ مکتبہ جمال کرم دربار مارکیٹ لاہور
- ☆ مسلم کتابوی گنج بخش روڈ لاہور
- ☆ زاویہ کتب خانہ دربار مارکیٹ لاہور
- ☆ نوری کتب خانہ دربار مارکیٹ لاہو
- ☆ مکتبہ تنظیم المدارس جامعہ نظامیہ لاہور
- ☆ پروگریسو اردو بازار لاہور
- ☆ مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ لاہور
- ☆ علمی پبلشر دربار مارکیٹ لاہور

کاروان اسلام پبلیکیشنز

جامعہ اسلامیہ لاہور ایچی سن ہاؤسنگ سوسائٹی (ٹھوکر نیاز بیگ) لاہور

0300-4407048/042,7580004,5300353-4

الاھداء

اپنی اس کاوش کو

سید ہجویر" مخدوم امم" امین فیضان رسالت

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

کے اسم گرامی سے منسوب کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں کہ جن کی زندگی کا ایک
یک لمحہ فروغ محبت الہی اور جذبہ اطاعت رسول ﷺ اور خدمت خلق کے لئے وقف رہا۔
جو مبالغہ بے مثل مبلغ و شیخ طریقت اور خادم دین متین تھے انہی کی کوشش و جدوجہد کے
تیجے میں آج برصغیر کی سرزمین نور اسلام سے جگمگا رہی ہے۔ اور جن کے لئے قطب الھند حضرت
عین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا خراج عقیدت
بان زد خاص و عام ہے کہ

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا

ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

خادم اسلام

محمد خان قادری

جامعہ اسلامیہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کافی عرصہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل ولطف سے استاذ المحدثین شیخ عبد اللہ سراج الدین شامی کی عظیم کتاب ''سیدنا محمد رسول اللہ '' کے مطالعہ کا موقعہ ملا جو سیرت وشمائل نبوی ﷺ پر علمی تحقیق اور تاریخی دستاویز کا درجہ رکھتی ہے۔اس کتاب کے مطالعہ کے بعد بندہ اس مصنف کا اس قدر گرویدہ ہوا کہ ان کی دیگر تصانیف کی تلاش بھی شامل مشن ہوگئی۔اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے کافی کتب مل گئی ان کی فہرست میں ''الصلوۃ علی النبی ﷺ '' کا نام بھی تھا اس کتاب کی بہت تلاش کی جب بھی حرمین شریفین حاضری ہوئی اس کے بارے میں مختلف مکتبوں سے رابطہ کے باوجود دستیاب نہ ہوئی۔

جامعہ اویسیہ میں پروگرام

۱۹ فروری بروز ہفتہ سن ۲۰۰۰ء کو علامہ قاری شاہد جمیل اویسی مہتمم جامعہ اویسیہ کی دعوت پر ایک تقریب میں شرکت اور خطاب کے لئے حاضر ہونے کا وعدہ کیا اس دوران علامہ محمد اشرف مجددی مدظلہ نے رابطہ کیا اور فرمایا ہمیں اتحاد امت کے حوالے سے مل بیٹھنا چاہیے میں نے عرض کیا آپ اپنے جامعہ مجددیہ مدینۃ العلم میں میٹنگ رکھیں میں حاضر ہو جاؤں گا۔حسب وعدہ بوقت ظہر سیالکوٹ جامعہ اویسیہ میں حاضری ہوئی عصر کے قریب ہم جامعہ مجددیہ میں پہنچ گئے اور اتحاد امت کے حوالے سے نہایت اہم میٹنگ میں شرکت کی توفیق ملی۔

کتاب کی دستیابی

اس میٹنگ کے شرکاء میں دیگر اہل علم وفکر کے ساتھ مولانا حافظ محمد اکرام مجددی حفظہ اللہ تعالیٰ بھی تھے انھوں نے ایک کتاب دکھاتے ہوئے کہا یہ آپ کی نظر سے گزری ہے اللہ کی شان وہ کتاب ''الصلوۃ علی النبی ﷺ '' ہی تھی جس کی عرصہ سے تلاش میں تھا۔کتاب دیکھتے ہی دل باغ باغ ہوگیا میں نے عرض کیا میں انشاء اللہ تعالیٰ اس کا ترجمہ کروں گا تاکہ درود شریف پر نہایت ہی علمی اور تحقیقی کام سامنے آجائے انہوں نے اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کتاب عنایت کردی۔

ترجمہ کا افتتاح

۲۱ فروری بروز پیر مولانا محمد اشرف مجددی اور مولانا اکرم مجددی ہمارے ہاں تشریف لائے اور بتایا یہ کتاب ہماری ذاتی نہیں بلکہ کسی سے عاریۃً لی تھی اسے جلد واپس کرنی ہے ہمارے پاس اس کا دوسرا نسخہ بڑے سائز میں اس کی فوٹو ہم آپ کو بھجوا دے گے لیکن اگر آپ جلدی ترجمہ شروع کر رہے ہیں تو یہ فوٹو کاپی آنے تک آپ کے پاس رہے میں نے عرض کیا میں اس کا ترجمہ شروع کرنے والا ہوں لہذا اسے ہی رہنے دے بحمد اللہ ۲۴ فروری بروز جمعرات اس کا ترجمہ شروع کر دیا جو بتوفیق اللہ تعالیٰ ۱۸ مارچ بروز ہفتہ مکمل ہو گیا

طباعت کا انتظام

مولانا حافظ محمد اکرم مجددی نے جب ترجمہ کا سنا تو کہنے لگے اس کی اشاعت اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ کی ذمہ داری ہے۔ بندہ نے بھی اسے پسند کیا ایک دن دورانِ ترجمہ ہمارے محترم دوست الحاج صلاح الدین گوندل ملاقات کے لئے آئے اس موقعہ پر علامہ محمد عباس رضوی بھی تشریف فرما تھے میں نے دونوں کو ترجمہ کے بارے میں بتایا تو فی الفور محترم حاجی صاحب نے فرمایا اس کی طباعت میرے لئے سعادت ہوگی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اسے قبول فرمائے۔ اس کے مصنف، مترجم اور معاونین کو دنیا و آخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے ہم سب کو سب سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی توفیق دے اور روز قیامت حضور ﷺ کا قرب خصوصی اور آپ ﷺ کے لواء حمد کے نیچے جگہ عطا فرمائے

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا محمد والہ ومعھم علینا اجمعین

الفقیر الی اللہ تعالیٰ

محمد خان قادری

مرکز تحقیقات اسلامیہ شادمان لاہور

بروز بدھ ۱۵ اپریل ۲۰۰۰ء بعد نماز عشاء

فہرست

باب ا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین وافضل الصلاۃ واکمل التسلیم علی سیدنا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ والتابعین الی یوم الدین

حمد وصلوۃ کے بعد 'اس مختصر اور مفید کتاب میں ہم نے نبی علیہ پر درود شریف سے متعلق چند مباحث کا تذکرہ کیا ہے جن میں اس کے احکام 'فضائل 'فوائد اور بعض اسرار پر بحث ہے اور ان پر احادیث نبویہ اور آثار مرویہ سے دلائل لائے ہیں ہم اس میں نہایت اختصار سے کام لیں گے تاکہ اہل ایمان کو پڑھنے اور عمل واتباع میں آسانی رہے 'اہلِ علم میں سے جس نے بھی درود شریف کے فضائل اور اسرار وانوار کا احاطہ کرنے کا ارادہ کیا تو وہ نہ کر سکا لیکن جس شے کا احاطہ نہ ہو سکتا ہو اسے ترک ہی نہیں کر دیا جاتا۔

ہم نے اس کتاب میں ایسی چیزوں کا تذکرہ کیا ہے جو جاہل کے لئے تعلیم 'غافل کے لئے تذکیر اور عامل صالح کے لئے ہمت وحوصلہ کا ذریعہ ہیں 'امید ہے قارئین کرام اپنی دعاؤں میں ہمیں یاد کریں گے جس سے انہیں اور ہمیں نفع ہو گا۔

نبی کریم علیہ کا ارشاد ہے جس نے بھی اپنے غیر موجود بھائی کے لئے دعا کی اس پر مقرر فرشتہ آمین کہتا ہے اور خوشخبری دیتا ہے کہ اس کی مثل تجھے بھی نصیب ہو۔

ہم اللہ تعالیٰ قریب ومجیب سے اس کے اسم عظیم واعظم 'اس کی ذات کریم و اکرم کے نور اور اسے جو حضور علیہ سے محبت ہے 'کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں اور قارئینِ کتاب کو اپنی رحمت وغفران سے ڈھانپ لے اور ہم سب پر احسان و رضوان کی بارش برسائے 'ہماری آنکھوں اور بصیرتوں سے حجابات اٹھا دے تاکہ ہم دنیا و آخرت میں اسرار وانوار کا مشاہدہ کر سکیں 'اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں دارِ آخرت میں ہمارے حبیب وشفیع اور ہمارے ارواح کے روح سید مختار علیہ کے رفقاء میں سے بنا دے آمین۔

باب ۱

قرآن اور صلاۃ و سلام

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ
یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیماً

سب سے پہلے ہم اس آیت پر گفتگو کرتے ہیں جس میں اللہ تعالی نے درود شریف کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی ﷺ پر اے ایمان والو تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

ا۔آیت مبارکہ میں خبر اور پھر امر ہے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حضور ﷺ کے اس مقام کے بارے میں اطلاع دی جو ملاء اعلی میں اس کے ہاں حاصل ہے بایں طور کہ خود اللہ تعالیٰ اپنے مقربین میں آپ ﷺ پر درود بھیجتا ہے۔اور تمام فرشتے بھی اور یہ آپ ﷺ کے اس فضل و شرف اور بلند مقام کی وجہ سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ملاء اعلی میں آپ کا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے عالم ادنیٰ کو آپ ﷺ پر درود و سلام کا حکم دیا تاکہ علوی اور دنیاوی دونوں جہانوں کے رہنے والوں کی طرف سے آپ کے لئے ثناء، تکریم اور تعظیم کا اجتماع ہو جائے۔ خبر میں تاکید اور عظمت پیدا کرنے کے لئے لفظ "اِنَّ" سے اسے شروع فرمایا گیا ہے۔

بعض اہل تحقیق کا کہنا یہ ہے آیت مبارکہ دو اخبار اور دو عظیم امور پر مشتمل ہے۔

دو خبریں یہ ہیں، ایک یہ کہ اللہ رب العزت جو کبیر متعال ہے وہ خود نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتا ہے دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی درود پڑھتے ہیں۔

ان دونوں کے الگ الگ ہونے کی حکمت واضح ہے کہ دونوں کا صلاۃ جدا ہے کیونکہ ملائکہ کا صلوٰۃ، رب العالمین کے صلوٰۃ کی مانند نہیں بلکہ ان کے درمیان مشابہت بھی نہیں ہو سکتی الغرض اللہ تعالی تمام بندوں پر حضور ﷺ کے اس فضل، شرف منزلت اور مقام کا اعلان فرما رہا ہے جو آپ کو وہاں حاصل ہے اس نے پہلے اس کا اعلان

ملاء اعلیٰ میں فرمایا پھر یہ اعلان عالم سمٰوٰت میں اور پھر عالم زمین پر۔ تو تمام کائنات میں اس مقدس اعلان کا ظہور ہو گیا' صفحاتِ کائنات میں ان آیات نے یہ اطلاع دیتے ہوئے اس بات پر مہر لگادی کہ ربِ عرش عظیم کے ہاں اس نبی کریم ﷺ کو شانِ عظیم حاصل ہے وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بزرگی و شرف' تکریم' فضیلت و تعظیم عطا فرمانے کے لئے درود بھیج رہا ہے اور اس کے ملائکہ آپ ﷺ پر درود پڑھ کر شرف و تبرک حاصل کر کے اس کے انوار و اسرار میں غوطہ زن ہیں جب ملاء ادنیٰ کی مخلوق نے یہ بات سنی تو ان کے دلوں میں انس پیدا ہوا' ان کے عزائم میں چاہت ہوئی کہ ہم بھی نبی کریم ﷺ پر درود شریف کا شرف پائیں اور درود و سلام کے فضائل و کمالات اور اس کے انوار و اسرار سے مالامال ہوں تو انہوں نے بھی زبانِ حال سے عرض کیا یا اللہ ہمیں بھی اپنے حبیب ﷺ پر درود پڑھ کر شرف و برکت حاصل کرنے کی اجازت دے جیسے کہ ملائکہ کو حاصل ہے تو "یاایھاالذین امنوا" کے ساتھ اس اجازت کا نزول ہوا۔ یاایھا کے ساتھ یا برائے تنبیہہ ہے تاکہ بعد میں مذکور حکم کو اچھی طرح تسلیم کیا جائے ارشاد فرمایا۔

یاایھاالذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما گویا پہلے تشویق پھر تذویق ہوئی تو جب ذوق سے پہلے شوق ہو تو پھر ذوق نہایت ہی کامل اعلیٰ اور میٹھا ہوتا ہے (اللہ تعالیٰ ہمیں بھی عطا فرمائے)۔

حرف یا کا استعمال

لغتِ عرب میں معروف ہے کہ لفظِ یا اصلاً نداء بعید کے لئے ہے قریب کے لئے ہمزہ یا ای کا لفظ ہے ہاں کبھی بعض وجوہ کی بناء پر قریب کو بعید کا مقام دے کر اسے یا کے ساتھ ندا کرتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ ندا دینے والے کے اپنے مقام و مرتبہ کی وجہ سے مثلاً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو یا سے ندا فرماتا ہے۔

۲۔ یا جسے پکارا جا رہا ہے اس کے مرتبہ کی وجہ سے مثلاً بندے عرض کرتے ہیں یا رب۔

۳۔ قریبی غافل و سہو والے کو بعید کا درجہ دیدیا جاتا ہے۔

یا ایھا کی اہمیت

اکثر طور پر قرآن مجید میں یایھا (ھا تنبیہ) سے خطاب ہے کیونکہ اللہ تعالی اپنے بندوں کو جن امور نواہی اور وعدو وعید کا حکم دے رہا ہے وہ نہایت ہی عظیم اور اہم ہوتے ہیں تو بندوں پر لازم ہے کہ وہ خوب بیدار ہو کر اور اپنے دلوں کو متوجہ کر کے انہیں سنیں، تو مقام کا تقاضا یہی تھا کہ ندا میں تاکید و مبالغہ کیا جائے مثلاً تم نے کسی کو یہ کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو تو (یا رجل اتق اللہ تعالی) کے بجائے (یاایھاالرجل اتق اللہ تعالی) کہو کیونکہ یہ زیادہ قوی اور ابلغ ہے اس لئے ارشاد ہوتا ہے۔

یاایُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا اذکُرُوا اللّٰہَ	اے ایمان والو، اللہ کو یاد کرو
یٰاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ	اے ایمان والو، اللہ سے ڈرو
یٰاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیہِ وَسَلِّمُوا تَسلِیمًا	اے ایمان والو، ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

صفتِ ایمان کا ذکر

یاایھاالذین امنوا، خطابِ الٰہی میں صفت ایمان کا ذکر تقاضا کرتا ہے کہ بعد میں وارد ہونے والے حکم کو خوب محبت و شدت سے بجا لایا جائے یعنی یہ ان کے ایمان اور دین کا تقاضا ہے جسے وہ قبول کر چکے ہیں تو جس نے بھی ایسے حکم کو ترک کیا اور اس پر عمل پیرا نہ ہوا اس نے اپنے ایمان کو خطرے میں ڈال دیا مثلاً دیکھئے اللہ تعالی کا فرمان ہے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا ارکَعُوا وَاسجُدُوا وَاعبُدُوا رَبَّکُم وَافعَلُوا الخَیرَ لَعَلَّکُم تُفلِحُونَ	ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی بندگی کرو اور بھلے کام کرو اس امید پر کہ تمہیں کامیابی ہو۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَام — اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے

تیسرے مقام پر فرمایا۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ — اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو

تو جس طرح رکوع و سجود، عبادت، روزہ رکھنا اور صبر و نماز کے ذریعے مدد لینا ایمان کا تقاضا ہے اسی طرح حضور ﷺ پر درود، ایمان کا تقاضا ہے یعنی یہ نبی کریم ﷺ پر کسی امتی کا احسان نہیں بلکہ اس کے ایمان کا تقاضا ہے۔

جملہ اسمیہ کا فائدہ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ، جملہ اسمیہ لایا گیا تاکہ واضح ہو کہ یہ عمل دائمی و ہمیشہ جاری ہے اور اس جملہ میں اصل یہی ہے تو معنیٰ آیت یوں ہوگا کہ حضور ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی صلوۃ اور فرشتوں کی صلوۃ کا سلسلہ مسلسل ہمیشہ جاری ہے اس میں کبھی انقطاع نہیں آتا بعض محققین نے فرمایا یہ جملہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ابتداءً اسمیہ ہونے کی وجہ سے دوام و استمرار پر جبکہ آخر کے اعتبار سے جملہ فعلیہ ہونے کی وجہ سے تجدد پر دال ہے تو مفاد یہ ٹھہرا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کی صلوۃ بار بار اور دائمی عمل ہے اس میں کسی قسم کا اختتام و انقطاع ہر گز نہیں۔

نام کے بجائے وصف

آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا نام نہیں لیا بلکہ وصفِ نبوت ذکر کیا حالانکہ تذکرہ انبیاء علیہم السلام فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اکثر ان کا نام ہی لیا ہے تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس عظیم ہستی کو کس قدر مقام و عظمت اور کرامت و عزت حاصل ہے پھر لفظ نبی پر الف لام داخل فرما کر اشارہ کر دیا کہ آپ ﷺ کا وصفِ نبوت مشہور ہیں حضرات انبیاء علیہم السلام کے حوالے سے قرآن مجید میں ان کے اسماء کا تذکرہ ہے مثلاً۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا۔

يٰآدَمُ اسكُن اَنتَ وَزَوجُكَ الجَنَّةَ — اے آدمؑ تو اور تیری بیوی جنت میں رہو

۲۔ حضرت نوح علیہ السلام سے فرمایا۔

قِيلَ يٰا نُوحُ اهبِط بِسَلاَمٍ مِّنَا وَ بَرَكَاتٍ — فرمایا گیا اے نوح کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلام اور برکتوں کے ساتھ۔

۳۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے فرمایا۔

وَنَادَينه' اَن يّٰاِبرَاهِيمَ قَد صَدَّقتَ الرُّؤيا — اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بے شک تو نے خواب سچ کر دکھایا۔

۴۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام سے فرمایا۔

يَا مُوسٰى اَقبِل وَلاَتَخَف اِنَّكَ مِنَ الاٰمِنِينَ — اے موسیٰ سامنے آ اور ڈر نہیں بے شک تجھے امن ہے۔

۵۔ سیدنا داؤد علیہ السلام سے فرمایا۔

يَادَاوُدُاِنَّا جَعَلنَاكَ خَلِيفَةً فِى الاَرضِ — اے داؤد بے شک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا۔

۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا۔

اِذ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسٰى اِنِّي مُتَوَفِيكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ — جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا۔

حبیب ﷺ سے خطاب

لیکن جب اپنے حبیب اکرم ﷺ کو مخاطب فرمایا تو القاب' مدح و ثنا اور وصف نبوت ورسالت کے ساتھ فرمایا۔

۱۔ارشاد گرامی ہے۔

يَاۤاَيُّهَاالنَّبِىُّ اِنَّاۤ اَرسَلنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا

۲۔دوسرے مقام پر فرمایا۔

يَاۤاَيُّهَاالرَّسُولُ لَايَحزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِى الكُفرِ

اے رسول تمہیں غمگین نہ کریں وہ جو کفر پر دوڑتے ہیں۔

۳۔سورۂ مزمل میں فرمایا۔

يَاۤاَيُّهَاالمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيلَ اِلاَّ قَلِيلاً

اے جھرمٹ مارنے والے رات میں قیام فرماسوا کچھ رات کے۔

۴۔سورۂ مدثر میں ارشاد ہوتا ہے۔

يَاۤاَيُّهَاالمُدَّثِّرُ قُم فَاَنذِر

اے بالاپوس اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ۔

اسی طرح متعدد مقامات پر وصفِ نبوت ورسالت کاذکر فرمایا۔

۱۔ایک مقام پر فرمایا۔

وَلٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا مَعَهٗ جَاهَدُوا بِاَموَالِهِم وَاَنفُسِهِم

لیکن رسول اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مالوں جانوں سے جہاد کیا۔

۲۔سورۂ حجرات میں فرمایا۔

وَاعلَمُوا اَنَّ فِيكُم رَسُولَ اللّٰهِ

اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں

۳۔سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

اِنَّ اَولَی النَّاسِ بِاِبراھِیمَ لَلَّذِینَ اتَّبَعُوا وَھٰذَاالنَّبِیُّ وَالَّذِینَ اٰمَنُوا — بے شک سب لوگوں سے زیادہ ابراہیم کے حق دار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوئے اور یہ نبی اور ایمان والے۔

اسی طریق پر آیت "ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی" میں ہے اس طریقہ میں آپ ﷺ کی دوسروں پر فضیلت ومقام رفیع وبزرگی اشکار ہوتی ہے۔

لفظ النبی کی افادیت

لفظِ نبی کو معرفہ لا کر واضح کیا گیا کہ آپ ﷺ ایسے وصفِ نبوت میں نہایت ہی معروف ہیں جو تمام نبوتوں کے لئے خاتم ہے اور حکم درود کی علت کی طرف بھی اشارہ ہے کیونکہ مقامِ نبوت نہایت ہی جلیل منصب اور مقام عظیم ہے' خصائص نبوت کو نبی بنانے اور عطا کرنے والے کے سوا کوئی نہیں جان سکتا عالم ارواح میں آپ ﷺ کی نبوت تمام نبوتوں کا افتتاح اور عالم اجسام میں تمام نبوتوں کی خاتم ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی شاہد ہے۔

وَلٰکِن رَّسُولَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّنَ وَ کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَئٍ عَلِیمًا — ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

عالم ارواح میں افتتاح نبوت

رہا یہ کہ عالم ارواح میں آپ ﷺ کی نبوت سے افتتاح ہوا تو اس پر یہ دلائل شاہد ہیں۔

ا۔امام ترمذی نے حدیث کو حسن صحیح قرار دیتے ہوئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا صحابہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا۔

متی وجبت لك النبوۃ؟ — آپ کی نبوت کب ثابت ہوئی؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

وآدم بین الروح والجسد — جبکہ آدم ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے

۲۔ امام احمد نے حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت بیان کی ہے اسی میں "متی و جبت" کا مفہوم واضح کر دیا گیا ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

متی جعلت نبیاً — آپ ﷺ کو نبی کب بنایا گیا؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا جبکہ آدم ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔

(مسند احمد '۴'۶۶'۵'۹ ۳۷۹)

تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عالم ارواح میں ہی نبوت عطا فرما کر نبی بنا دیا تھا۔

۳۔ امام احمد نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

انی عنداللہ لخاتم النبیین وان آدم علیہ السلام لمنجدل فی طینته — میں اللہ تعالیٰ کے ہاں خاتم النبیین تھا حالانکہ آدم علیہ السلام ابھی مٹی میں تیار ہو رہے تھے۔

میں تمہیں خبر دیتا ہوں میں اپنے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا' حضرت عیسیٰ کی بشارت اور اپنی والدہ کا خواب ہوں اور اسی طرح انبیاء کی مائیں خواب دیکھا کرتیں تھیں۔ (مسند احمد '۴' ۱۲۷)

۴۔ دوسری سند سے اسی صحابی سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا "انی عبداللہ وخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینته" اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ نے حضور ﷺ کی ولادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے تھے۔

۵۔ امام ابو نعیم نے صنابحی سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

متی جعلت نبیا؟ — آپ ﷺ نبی پاک بنائے گئے؟

فرمایا' ابھی آدم علیہ السلام روح و جسم کے درمیان تھے۔

۶۔ ابن سعد نے جعفی کے حوالے سے امام شعبی سے نقل کیا ایک آدمی نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ!

متی استنبئت! | آپ کب نبی بنائے گئے ؟

فرمایا۔

وآدم بین الروح والجسد حیث اخذ منی المیثاق | ابھی آدم علیہ السلام روح و جسم کے درمیان تھے لیکن اس وقت مجھ سے نبوت کا عہد لیا جا چکا تھا۔

ملائکہ کی اضافت

ان اللہ وملائکتہ میں ملائکہ کی باری تعالیٰ کی طرف اضافت و نسبت ہے اس سے یہ امور آشکار ہو رہے ہیں

۱۔ اس سے تمام ملائکہ مراد ہیں

۲۔ ان کی اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی قدر و منزلت ہے

یہ تمام چیزیں نبی اکرم ﷺ کی تعظیم کو مستلزم ہیں کیونکہ وہ تمام کے تمام اس حبیب اکرم ﷺ پر درود پڑھتے ہیں۔

۳۔ اس میں ان کی کثرت کی طرف اشارہ ہے

۴۔ اس میں یہ بھی بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے تمام ملائکہ (جن کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا) ہر وقت اور ہر گھڑی حضور ﷺ پہ درود بھیجتے رہتے ہیں اور یہ بات تعظیم میں نہایت ہی بلیغ اور تکریم میں اعلیٰ و ارفع ہے

۵۔ اس میں آپ ﷺ کی اس فضیلت و عظمت کا بھی اعلان ہے جو آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے ہاں ملاء اعلیٰ اور ادنیٰ میں حاصل ہے کیونکہ ملائکہ خواہ آسمانوں پر ہیں یا زمین پر عرش کے نیچے ہیں یا فرش پر تمام کے تمام نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتے ہیں۔

ملائکہ کی کثرت

قرآن و سنت کی نصوص میں ملائکہ کی کثرت کا تذکرہ موجود ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے

وَمَا يَعلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ اِلَّاهُوَ نہیں جانتا تیرے رب کے لشکروں کو سوائے اس کے

بخاری و مسلم کی حدیث معراج میں ہے آپ ﷺ نے بیت المعمور کے بارے میں فرمایا۔

ویدخله کل یوم سبعون الف ملك ثم لایعودون

اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور پھر وہ دوبارہ نہیں آتے۔

امام ترمذی، امام احمد اور دیگر محدثین نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

انی اری مالاترون واسمع مالاتسمعون اطت السماء وحق لها ان تنط ما فیها موضع اربع اصابع الاوفیه ملك واضح جبهته لله تعالی

میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے آسمان چرچرا رہا ہے اور اس کا حق ہے ان میں کوئی چار انگلیوں کی جگہ نہیں جہاں کوئی فرشتہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز نہ ہو

امام طبری اور طبرانی نے یہ اضافہ بھی کیا۔

مافی السموات السبع موضع قدم ولا شبر ولاکف الاوفیه ملك قائم اوراکع او ساجد

ساتوں آسمانوں میں نہ ایک قدم کی جگہ ہے اور نہ بالشت اور ہتھیلی کے برابر کہ وہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ یا تو حالت قیام میں ہے یا رکوع یا حالت سجدہ میں۔

اہلِ ایمان کو تاکیدی حکم

پہلے یہ عظیم خبر دی کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ پر ہر وقت درود بھیجتا ہے پھر ملائکہ کے بارے میں بتایا کہ وہ تمام، حضور ﷺ پر درود پڑھتے ہیں پھر ربِ عرش عظیم نے اہلِ ایمان کو آپ ﷺ پر صلوۃ وسلام کا حکم دیا اس میں بہت بڑی تاکید ہے کہ اس عمل کو لازماً اپنایا جائے اس میں ہر گز کوتاہی نہ کی جائے جیسا کہ یہ الفاظ شاھد ہیں۔

"یٰاَیُّھَاالَّذِینَ اٰمَنُوا" پھر سلام میں تاکید فرماتے ہوئے "تسلیما" مصدر ذکر کیا تو یہ تمام عظمت حبیب ﷺ کی خاطر ہی ہے۔

صلوۃ کے ساتھ مصدر نہ لانے کی حکمت

سلام کے ساتھ مصدر ذکر کیا مگر صلوۃ کیساتھ نہیں مگر تاکید دونوں کو حاصل ہے ہاں طریق مختلف ہے اس کے ساتھ "انَّ" لایا گیا پھر بتایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضور ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو اس اطلاع و خبر میں خود تاکید ہے وہ اس لئے کہ جب کوئی بھی صاحب عقل اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کے بارے میں یہ سنے گا تو وہ ان کے ہاں حضور ﷺ کی شان و عظمت سے آگاہ ہو جائے گا تو پھر وہ بغیر کسی حکم کے از خود فی الفور آپ ﷺ پر درود پڑھنا شروع کر دے گا کیونکہ اس کے لیے یہی اشارہ کافی ہے۔

اس کے بعد جب صلاۃ کا حکم آگیا تو اب اس میں تاکید کی ضرورت کیا؟ لہذا لفظ صلوۃ کے ساتھ ذکرِ مصدر کی ضرورت نہ تھی بخلاف حکمِ سلام کے سے ذکر مصدر کی ضرورت تھی تاکہ حکم میں تاکید اور بجاآوری میں شدت پیدا ہو تو جیسے صلوٰۃ میں تاکید تھی ایسے ہی سلام میں بھی تاکید آگئی۔

۲۔ سابقہ آیات سے آیت مذکورہ کا تعلق

اس آیتِ مبارکہ سے پہلے متعدد آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے فضائل بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ کے خصائص اور رفعتِ شان کا تذکرہ کیا ہے اور ان کے بعد یہ آیت مبارکہ لائی گئی تاکہ ان فضائل اور خصائص کے اسباب سامنے آجائیں اس کی تفصیل کچھ یوں ہے اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب میں حضور ﷺ کی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے واضح فرمایا حضور ﷺ کا مقام اہلِ ایمان کے لئے ان کے آباء سے زیادہ اعظم، اعلیٰ، اور اکرم ہے آپ ﷺ کی ذات اقدس انہیں اپنی جانوں سے بڑھ کر عزیز و محبوب ہونی چاہئے ارشاد فرمایا۔

اَلنَّبِی اَولٰی بِالمُومِنِینَ مِن اَنفُسِہِم وَاَزوَاجُہٗ اُمَّھَاتُھُم — یہ نبی مسلمانوں کا' ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں

تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کو عزت' احترام' مقام' اور اکرام میں مومنوں کی مائیں قرار دے دیا جس میں ضمناً یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ ﷺ اہل ایمان کے والد ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ ﷺ کا درجہ آباء وابناء اور تمہاری ذوات سے بھی بڑھ کر بے فرمایا۔

اَلنَّبِی اَولٰی بِالمُومِنِینَ مِن اَنفُسِہِم — یہ نبی مسلمانوں کا' ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔

آپ ﷺ مقام آباء پر ہیں بلکہ محبت و تعظیم میں آباء سے اور محبت واکرام میں ابناء سے اور ایثار و محبت میں نفوس سے بھی بڑھ کر ہیں اس لئے کہ آیت مبارکہ میں مسلمانوں کے نفوس سے بڑھ کر بلکہ آباء وابناء سے بڑھ کر مقام بیان ہوا ہے۔

آپ ﷺ کا تذکرہ مقدم

پھر اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہ السلام سے عہد کا ذکر کیا پھر اولوالعزم رسل کا خصوصی ذکر آیا ان میں سب سے پہلے' افضل اور تمام کے امام سیدنا محمد ﷺ سے عہد کی بات کی۔

وَاِذاَخَذنَا مِنَ النَّبِیّنَ مِیثَاقَھُم وَمِنکَ وَمِن نُوحٍ وَّاِبرَاھِیمَ وَمُوسٰی وَعِیسٰی ابنِ مَریَم وَاَخَذنَا مِنھُم مِیثَاقًا غَلِیظًا — اور محبوب! یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم علیہم السلام سے اور ہم نے ان سے پختہ عہد لیا۔

جب اولوالعزم رسولوں کا ذکر آیا تو آپ ﷺ کا ذکر مقدم کیا تاکہ آپ ﷺ کی ان پر افضیلت واضح رہے' جیسا کہ آپ ﷺ بقیہ تمام انبیاء ورسل سے بھی افضل ہیں صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ' علیہ وعلیہم

اپنے حبیب ﷺ کی مدد و نصرت

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے احزاب کے موقعہ پر اپنے حبیب ﷺ کی مدد و نصرت فرماتے ہوئے فرشتوں کو بھیجنے کا ذکر کیا جس کی وجہ سے وہ تمام لشکر بھاگ نکلے' ان کی جمعیت منتشر ہو گئی' اہل ایمان کو اس نعمت کی یاد دلائی اور فرمایا۔

يٰاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اذكُرُوا نِعمَةَ اللّٰهِ عَلَيكُم اِذ جَاءَتكُم جُنُودٌ فَاَرسَلنَا عَلَيهِم رِيحًا وَّجُنُودًا لَّم تَرَوهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعمَلُونَ بَصِيرًا

اے ایمان والوں اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم پر کچھ لشکر آئے تو ہم نے ان پر آندھی اور وہ لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہ آئے اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے۔

(الاحزاب)

تو یہ اللہ کی طرف سے اپنے حبیب ﷺ کی مدد' نصرت' دفاع اور دشمنوں کی ذلت و شکست کا بیان ہے کہ ملائکہ کرام' ہوا اور دیگر لشکر نبی کریم ﷺ کی مدد کے لئے حاضر ہوئے۔

اسوہ کامل ذات نبوی ﷺ

اس کے بعد فرمایا اس کائنات میں اسوہ کامل رسول اکرم ﷺ کی ذات اقدس میں ہے کیونکہ آپ ﷺ اکمل و افضل اور اعلم و امثل ہیں تو آپ ﷺ کے ہی لائق ہے کہ تمام مخلوق کے لئے امام و رہبر کا درجہ پائیں آپ ﷺ ہر قسم کے فضائل و کمالات کے جامع ہیں خلق عظیم' ادب کریم' منہج قویم' راہِ مستقیم' برہان قاطع اور نور ساطع کے مالک ہیں جس نے بھی آپ ﷺ کی اقتداء کر لی وہ نور مبین' ہدایت اور یقین کی راہ پر چل پڑا ارشاد فرمایا۔

لَقَد كَانَ لَكُم فِى رَسُولِ اللّٰهِ اُسوَةٌ حَسَنَةٌ

بے شک تمہیں رسول اللہ ﷺ کی پیروی بہتر ہے۔

آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی احسن و اکمل نہیں (اے اللہ ہمیں بھی اعمال' اقوال' احوال اور اخلاق میں آپ ﷺ کی اتباع کی توفیق دے۔ آمین)

ازواج مطہرات اور اختیار نبوی ﷺ

پھر ازواج مطہرات کے حوالے سے آپ ﷺ کو اختیار دینے کے لئے فرمایا ارشاد ہوتا ہے۔

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا

(الاحزاب، ۲۹)

اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

ان آیات میں حضور ﷺ کی ازواج کی مدح اور شرف و فضل کا بیان ہے انہوں نے کمال رضا کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور آخرت کو اختیار کیا تنگی کے عالم میں دنیا کی تمام زینتوں آسائشوں، اور زیبائشوں سے بالاتر ہو کر اللہ اور رسول ﷺ سے محبت اور آخرت میں رغبت کی بناء پر آپ ﷺ کا ساتھ نبھانے کا فیصلہ کیا یہ چیز ان کے صدق، ایمان و یقین اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے شدید محبت پر شاہد ہے یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ہر شی پر انہیں ترجیح دی پھر واضح طور پر ان کی ثناء کرتے ہوئے ان کی طہارت، ہمت اور تقویٰ کا بیان فرمایا اور ایسا کیوں نہ ہوتا؟ وہ اس ذات کے اہل بیت ہیں جو افضل الانبیاء، امام المرسلین، مہبط اسرار، منبع انوار، اللہ تعالیٰ کے خلیل اعظم اور حبیب اکرم ﷺ ہیں ارشاد گرامی ہوا۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا وَمَنْ

اے نبی کی بی بیو جو تم میں صریح حیا کے خلاف کوئی جرات کریں تو اس پر اوروں سے دوگنا عذاب ہوگا اور یہ اللہ

يَّقْنُتْ مِنكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتَعمَلْ
صَالِحًا نُّؤْتِهَا اَجرَهَا مَرَّتَيْنِ
وَاَعتَدنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا.

کو آسان ہے ۔ اور جو تم میں فرماں بردار
ہے اللہ اور رسول کی اور اچھا کام کرے
ہم اسے اوروں سے دوگنا ثواب دیں
گے اور ہم نے اس کے لئے عزت کی
روزی تیار کر رکھی ہے۔

مسلمہ بات ہے کہ ان سے پاکیزگی، تقویٰ، خشوع اور اعمال صالحہ کا عہد لیا گیا،
اور اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوہرے اجر کا وعدہ دیا گیا کہ رب کریم کی طرف سے
ان کے لئے رزق کریم ہے پھر ارشاد فرمایا۔

يٰنِسَاءَ النَّبِىِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ
اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ
الَّذِى فِى قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا
مَّعْرُوفًا وَّقَرْنَ فِى بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ
تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُولٰى وَاَقِمْنَ
الصَّلٰوةَ وَاٰتِينَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ
وَرَسُولَهٗ اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ
الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ
تَطْهِيرًا وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِى بُيُوتِكُنَّ
مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
لَطِيفًا خَبِيرًا

اے نبی ﷺ کی بی بیو تم اور عورتوں
کی طرح نہیں ہو اگر اللہ سے ڈرو تو بات
میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ
لالچ کرے ہاں اچھی بات کہو اور اپنے
گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ
پھرو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی، اور
نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور اللہ اور اس
کے رسول کا حکم مانو اللہ تو یہی چاہتا ہے
اے نبی ﷺ کے گھر والو کہ تم سے ہر
ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے
خوب ستھرا کر دے اور یاد کرو جو
تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اللہ
کی آیتیں اور حکمت، بے شک اللہ ہر
باریکی جانتا خبردار ہے۔

ان آیات میں ازواج مطہرات کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تکریم اور غیرت کے ساتھ ہدایات و تعلیمات ہیں کیونکہ وہ اس کے محبوب علیہ السلام کی بیویاں ہیں لہذا انہیں کامل تعلیمات سے نوازا گیا یہ ان کی بہت بڑی مدح ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ثناء کرتے ہوئے ان کے لئے بیت محمدی ﷺ کی شرافت و کرامت کا اثبات کیا اور گواہی دی کہ وہ اہل بیت محمدی ﷺ میں سے ہیں جو تمام بیویوں سے اشرف، اطہر اور افضل ہیں۔

ازواج مطہرات یقیناً اہل بیت ہیں

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ اَهلَ البَيتِ — اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے۔

ازواج مطہرات سے خطاب کے درمیان واقع ہے لہذا یہ اہل بیت میں یقیناً داخل ہیں انہیں اہل بیت سے نکالنا ہرگز درست نہیں۔

صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ایک دن آپ ﷺ نے مقام خم پر خطبہ دیا حمد ثناء کے بعد فرمایا لوگو میں انسان ہوں عنقریب میرے اللہ تعالیٰ کی طرف سے (وصال کا) پیغام لانے والا آنے گا میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں پہلی کتاب اللہ عزوجل جس میں ہدایت و نور ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے تھام لو اور اسی سے تمسک کرو کتاب اللہ کے بارے میں آپ ﷺ نے خوب ترغیب دی پھر فرمایا میری اہل بیت، میں تمہیں اپنی اہل بیت کے حوالے سے اللہ کا خوف دلاتا ہوں۔ ابن سبرہ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا اہل بیت کون ہیں کیا آپ ﷺ کی بیویاں اہل بیت ہیں؟ انہوں نے فرمایا آپ ﷺ کی بیویاں اہل بیت میں سے ہیں آپ ﷺ کے اہل بیت وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے عرض کیا وہ کون ہیں؟ فرمایا، آل علی، آل عقیل، آل جعفر، آل عباس رضی اللہ عنہم۔

تو آپ ﷺ کی ازواج مطہرات قطعی طور پر اہل بیت میں شامل ہیں اس

بارے میں کسی صحابی کو کوئی تشکیک نہ تھی۔ جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ سے مروی ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان مرد اور خواتین کے مراتب اور منازل کا ذکر کیا ہے۔

اِنَّ المُسلِمِينَ وَالمُسلِمَاتِ وَالمُومِنِينَ وَالمُومِنَاتِ وَالقَانِتِينَ وَالقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالخَاشِعِينَ وَالخَاشِعَاتِ وَالمُتَصَدِّقِينَ وَالمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالحَافِظِينَ فُرُوجَهُم وَالحافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ اَعَدَّاللّٰه لَهُم وَمَغفِرَةً وَّاَجرًا عَظِيمًا

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور فرماں بردار اور فرماں برداریں اور سچے اور سچیاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

جن خواتین میں یہ صفات ہونگے ان کی ان آیات میں فضیلت و ثناء ہے اس میں اولاً ازواج مطہرات ہی داخل ہیں کیونکہ ثنا و مدح ان کے تذکرہ کے بعد آرہی ہے نزول آیات کا سبب بھی وہی ہیں اور سببِ نزول قطعی طور پر شامل ہوتا ہے۔ اگرچہ مخصوص سبب عمومِ لفظ سے مانع نہیں ہوتا' ہماری گفتگو پر وہ روایت دلیل رہے جسے امام احمد اور نسائی وغیرہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ میں نے رسالت

ماب ﷺ سے عرض کیا، کیا وجہ ہمارا ذکر اس طرح قرآن میں نہیں جیسے مردوں کا ہے ؟ بیان کرتی ہیں۔ میں نے منبر پر آپ ﷺ کی آواز سنی حالانکہ میں بالوں میں کنگھی کر رہی تھی میں نے جلدی سے بال سنبھالے اور اپنے حجرے کی طرف نکلی کان لگائے تو آپ ﷺ فرما رہے تھے لوگو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کی ہیں (ان المسلمین والمسلمات والمئومنین والمئومنات) تو یہ بات نص ہے اس بات پر کہ ان آیات میں وارد مدح وثناء میں ازواج مطہرات شامل ہیں جیسا کہ شرافت اہل بیت بھی انہیں حاصل ہے رضی اللہ تعالیٰ عنھن اجمعین۔

اللہ ورسول کا اختیار

حضور ﷺ کے فضائل بیان کرتے ہوئے یہ چیز واضح کی کہ ہر مومن مرد اور خاتون پر آپ ﷺ کا حکم بجالانا لازم ہے اور اس میں انہیں ہرگز اختیار حاصل نہیں آپ ﷺ کی نافرمانی پر متنبہ بھی کیا پھر حکم کو بجالانے اور اس کی مخالفت سے بچنے کے ذکر میں خود باری تعالیٰ نے اپنے اسم مبارک کے ساتھ حضور ﷺ کا نام گرامی ملایا جس میں آپ ﷺ کے مقام رفیع کا بیان ہے اللہ سبحانہ نے فرمایا۔

وَمَا كَانَ لِلْمُؤمِنٍ وَّلاَ مُؤمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُه' اَمراً اَن يَّكُونَ لَهُمُ الخَيرَةُ مِن اَمرِهِم وَمَن يَّعصِ اللّٰهَ وَرَسُولَه' فَقَد ضَلَّ ضَلاَلاً مُّبِيناً

اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ ورسول کچھ حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی میں گیا۔

اس کے بعد سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کے نکاح کا تذکرہ کرتے ہوئے اس پر مرتبہ حکمت بیان کی۔

فَلَمَّا قَضٰى زَيد'' مِنهَا وَطَراً زَوَّجنَا كَهَا لِكَيلاَ يَكُونَ عَلَى المُؤمِنِينَ

پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی۔ تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی

حَرَجٌ فِي اَزْوَاجِ اَدعِيَا ئِهِم اِذَا قَضَوا مِنهُنَّ وَطَرًا

کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے ان کے لے پالکوں (منہ بولے بیٹوں) کی بیویوں میں جب ان سے ان کا کام ختم ہو جائے۔

اس وجہ سے سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا دوسری ازواج سے بطور فخر کہا کرتیں تمہارا نکاح تمہارے خاندان والوں نے کروایا مگر میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے کیا۔ (البخاری)

مقام خاتم النبیین

پھر اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کا وہ خصوصی مقام بیان فرمایا جو تمام انبیاء مرسلین میں صرف آپ ہی کا حصہ ہے۔

ارشاد فرمایا۔

وَلٰکِن رَّسُولَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیءٍ عَلِیمًا

ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا علم قدیم ہے جس کی ابتداء نہیں وہ جانتا ہے مقام نبوت کے لائق سیدنا محمد ﷺ کی ذات ہی ہے اس لئے اس انعام واکرام کو حضور ﷺ نے بطور نعمت بیان کیا۔

صحیح مسلم میں ہے مجھے انبیاء پر چھ چیزوں کے ساتھ فضیلت دی گئی۔ مجھے جامع کلمات سے نوازا گیا۔ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی، غنائم میرے لئے حلال کئے گئے میرے لئے زمین کو پاک اور جائے سجدہ بنا دیا گیا مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنایا گیا مجھ پر انبیاء کا اختتام ہو گیا۔

پھر یہ واضح کیا کہ اس جہان کے ساتھ حضور ﷺ کا کیا تعلق ہے؟ کہ وہ رسول، شاھد، مبشر، نذیر، اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی طرف داعی اور سراج منیر، ہر منصب کے احکام اور تفاصیل ہیں جن کا ذکر انشاء اللہ ہم اپنی کتاب "مواقفہ" ﷺ میں کریں گے ارشاد فرمایا۔

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرسلنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرا

اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔

پھر آپ ﷺ کے لئے جو خصوصی احکام ہیں ان کا ذکر آیا مثلاً آپ ﷺ کے لئے کون سی خواتین کے ساتھ نکاح جائز ہے' ان میں سے ایک یہ کہ اگر آپ ﷺ چاہیں اس خاتون کے ساتھ بلا مہر نکاح فرما سکتے ہیں جس نے اپنے آپ کو ھبہ کر دیا ارشاد فرمایا۔

وَامرَاَةً مُّومِنَةً اِن وَّهَبَت نَفسَهَا لِلنَّبِيِّ اِن اَرَادَ النَّبِيُّ اَن يَّستَنكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِن دُونِ المُومِنِينَ

اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کرے اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہے یہ خاص تمہارے لئے ہے امت کے لئے نہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ھبہ شدہ خواتین اور لالی میں موجود خواتین کے حوالے سے اختیار دیتے ہوئے فرمایا۔

تُرجِي مَن تَشَاءُ مِنهُنَّ وَتُؤوِي اِلَيكَ مَن تَشَاءُ وَمَنِ ابتَغَيتَ مِمَّن عَزَلتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيكَ

پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں۔

بعض علماء کا کہنا یہ ہے کہ یہ اختیار صرف ہبہ شدہ خواتین کے بارے میں ہے لیکن دوسروں کی رائے ہے کہ یہ اختیار عام ہے حافظ ابن جریر وغیرہ نے کہا یہ آیت دونوں کو شامل ہے حافظ ابن کثیر کہتے ہیں ابن جریر کا مختار قول ہی حسن جید اور قوی ہے اس سے احادیث وارد میں موافقت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ بعض احادیث میں ہے کہ یہ آیت ھبہ کرنے والی خواتین کے بارے میں نازل ہوئی لیکن بعض میں ہے کہ آپ ﷺ کی موجود بیویوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی اس لئے ارشاد ہوا۔

ذلك ادنی ان تقر اعینهن ولایحزن ویرضین بما اتیتهن کلهن

یہ امر اس سے نزدیک تو ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور غم نہ کریں اور تم انہیں جو کچھ عطا فرماؤ اس پر وہ سب کی سب راضی رہیں۔

جب انہیں اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ آپ ﷺ سے تقسیم کا بوجھ اٹھالیا گیا ہے تو اب اپنی پسند کے مطابق کریں چاہیں تو تقسیم جاری رکھیں چاہیں ختم کر دیں یعنی تقسیم آپ ﷺ پر لازم نہیں تو وہ خواتین آپ ﷺ کے حسن سلوک، احسان مساویانہ تقسیم اور انصاف پر خوب مطمئن وخوش ہیں۔

تعلیم ادب نبوی ﷺ

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کا ادب، تعظیم اور تکریم کا لزوم بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ ہر اس شی سے دور رہنا لازم ہے جو آپ ﷺ کی اذیت کا سبب بن سکتی ہو اہل ایمان کو آپ ﷺ کے پاس حاضری اور داخلہ کا ادب سکھایا کہ وہ کسی ایسے وقت میں نہ ہو۔ جو آپ ﷺ کے لئے پریشانی کا سبب ہو تو ہر اس شی سے بچنے کی تلقین فرمائی جو آپ ﷺ کے لئے وجہ مشقت وثقل اور اذیت ہو ارشاد فرمایا۔

يٰاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَاتَدخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَن يُّؤذَنَ لَكُم اِلٰى طَعَامٍ غَيرَ نٰظِرِينَ اِنٰهُ وَلٰكِن اِذَا دُعِيتُم فَادخُلُوا فَاِذَا طَعِمتُم فَانتَشِرُوا وَلَا مُستَاْنِسِينَ لِحَدِيثٍ اِنَّ ذٰلِكُم كَانَ يُؤذِي النَّبِيَّ فَيَستَحيِي مِنكُم وَاللّٰهُ لَايَستَحيِي مِنَ الحَقِّ وَاِذَا سَاَلتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسئَلُوهُنَّ مِن وَّرَاۤءِ حِجَابٍ

اے ایمان والو نبی ﷺ کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بے شک اس میں نبی ﷺ کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ

ذٰلِکُم اَطهَرُ لِقُلُوبِکُم وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا کَانَ لَکُم اَن تُؤذُوا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَآ اَن تَنکِحُوا اَزوَاجَهٗ مِن بَعدِهٖ اَبَداً اِنَّ ذٰلِکُم کَانَ عِندَاللّٰهِ عَظِیماً

(الاحزاب ۵۳)

حق فرمانے میں نہیں شرماتا اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے۔

اس میں بھی ازواج مطہرات کی حرمت اور احترام کا حکم ہے کیونکہ یہ صرف آپ ﷺ کی دنیا میں ہی ازواج نہیں بلکہ آخرت میں بھی ہیں اور یہ تمام اہل ایمان کی مائیں ہیں۔

آیت درود و سلام

اس کے بعد آیت درود و سلام لائی گئی۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّونَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیهِ وَسَلِّمُوا تَسلِیمًا

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

مذکور تمام آیات میں آپ ﷺ کے فضائل و خصائص ذکر کرنے کے بعد یہ آیت لائی گئی جو ان کے اسباب کو واضح کر دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نبی کریم ﷺ کا شان اعلیٰ اور مقام عظیم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کبیر و متعال (جس کا اسم گرامی اللہ تمام اسماء الٰہیہ کو جامع ہے) خود اس نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتا ہے اور اس کے تمام فرشتے بھی، اسی بناء پر اس آیت کو نیا جملہ کے طور پر لایا گیا ما قبل پر عطف نہیں بلکہ اسے الگ

کر دیا گیا نیا جملہ بنانے کی یہ بھی حکمت ہو سکتی ہے کہ اس میں جس بات کا بیان کرنا ہے وہ نہایت ہی اہم واعظم تھی وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے حضور ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اس میں آپ ﷺ کے بلند مقام اور علو شان کا بیان ہے تو ایسا نبی ہی اس لائق ہے کہ اس کا ذکر اس مقام پر کیا جائے جو تمام کائنات سے مخصوص ہو اور وہ ہی اسی لائق ہے کہ اس کا ذکر تنہا کامل اور مستقل ہو تا کہ ان کے رفعتِ ذکر اور فضل کا اعلان وڈنکا بجے ﷺ۔

متعدد فوائد

اس حکم الٰہی میں اہل ایمان کے لئے متعدد فوائد ہیں

۱۔ اس میں اہل ایمان کو حضور ﷺ کی فضیلت سے آگاہ کیا اور آپ ﷺ کے شرف عظیم کا یہ اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے صلوۃ کے ساتھ حضور ﷺ کو شرف عطا فرمایا' ملائکہ اور اہل ایمان کو آپ ﷺ پر درود پڑھنے کے شرف سے نوازا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اہل ایمان کو آپ ﷺ پر درود پڑھنے کا حکم دیا آپ ﷺ کے علاوہ کسی نبی کے بارے میں یہ حکم نہیں تا کہ وہ جان لیں کہ آپ ﷺ کو بقیہ انبیاء و مرسلین پر فضیلت حاصل ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو درود و سلام پڑھنے کا حکم اس لئے بھی دیا کہ آپ ﷺ کا ان پر حق ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نبی کا حق ان کی جانوں سے بھی زیادہ ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّھَاتُھُم

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں

پھر آپ ﷺ ان پر حریص بھی ہیں ارشاد فرمایا۔

حَرِیص" عَلَیکُم بِالمُؤمِنِینَ رَؤُف" رَحِیم"

تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان رحیم ہیں۔

جب یہ آیت

"النبی اولی بالمومنین من انفسھم" نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

مامن مئومن ولا مئومنة الاوانا اولی الناس به فی الدنیا والاخرة

کوئی شخص مرد اور کوئی مومن خاتون ایسی نہیں جس پر میرا حق دنیاوآخرت میں تمام لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔

اور اس پر اس آیت کو بطور تائید پیش فرمایا۔

درود کا مفہوم

بخاری میں حضرت ابو العالیہ سے ہے کہ آپ ﷺ پر اللہ تعالی کی صلوۃ سے مراد ملائکہ میں حضور ﷺ کی مدح و ثنا ہے اور ملائکہ کی صلوۃ سے مراد آپ ﷺ کے لئے دعا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یصلون کا معنی یبر کون (نزول برکات) کیا ہے حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا کہ ابن ابی حاتم نے مقاتل بن حیان سے نقل کیا اللہ تعالیٰ کی صلوۃ' مغفرت اور ملائکہ کی صلوۃ' استغفار ہے حضرت ابن عباس سے ہے کہ اللہ کی صلوۃ سے رحمت اور ملائکہ کی صلوۃ سے استغفار مراد ہے۔ ضحاک بن مزاحم کا قول ہے کہ صلاۃ اللہ سے رحمت اور صلوۃ ملائکہ سے دعا مراد ہے ایک روایت میں انہی سے مغفرت مراد ہونا بھی منقول ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ بہتر قول حضرت ابو العالیہ والا ہے کہ صلوۃ الہی سے مراد اللہ تعالی کا نبی کریم ﷺ کی ثناء اور عظمت بیان کرنا ہے ملائکہ اور دیگر کے صلوۃ سے مراد اللہ تعالیٰ سے طلب کرنا ہے اور طلب سے اصل صلوۃ الہی نہیں بلکہ اس میں اضافہ مراد ہے۔

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ پر اللہ کی صلوۃ دائمی ہے اس میں انقطاع نہیں کیونکہ باری تعالی کا ارشاد ہے "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ" اللہ تعالی تو اپنے حبیب نبی پر دائماً صلوۃ بھیجتا ہے رہا ملائکہ اور دیگر مخلوق کا معاملہ تو ان کی طرف سے اس میں اضافہ کی طلب ہو گی۔

معانی میں تعارض نہیں

اہل علم نے صلاۃ الہی کے جتنے بھی معانی ذکر کئے ہیں سب حق ہیں اور ان میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ ان میں سے ہر ایک نے اس کے معانی میں سے ایک حصہ بیان کر

دیا وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ کی صلوۃ متعدد معانی کو اپنے ضمن میں لئے ہوئے ثنا، تعظیم، تکریم، لطف خاص، رحمت خاص، مغفرت خاصہ اور ان کے علاوہ دیگر معانی جو ہر خیر، فضل، اکرام، نیکی، مدح، ثنا، نور اور ضیا پر مشتمل ہے۔

اور یہ بھی واضح ہے کہ رب العالمین کی مخلوق پر جو صلوۃ ہے وہ کسی پر خاص ہے اور کسی پر خاص الخاص اور کسی پر عام، حضرات انبیاء علیہم السلام پر ان کی نبوت کے مطابق خصوصی صلاۃ ہے اس طرح مقربین اولیاء پہ صلوۃ ان کے مقام کے لائق ہے لیکن اپنے حبیب اکرم امام الانبیاء والمرسلین، خاتم النبیین پر ان کے خصوصی شان کے مطابق خاص الخاص صلوۃ نازل فرماتا ہے اور عام اہل ایمان پر ان کے حسبِ ایمان صلوۃ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

هُوَالَّذِی یُصَلِّی عَلَیکُم وَمَلآئِکَتُه، لِیُخرِجَکُم مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّورِ وکَانَ بِالمُومِنِینَ رَحِیمًا

وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیریوں سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔

یاَاَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیهِ وَسَلِّمُوا تَسلِیمًا کی نبوی تفسیر

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَاَنزَلنَا اِلَیكَ الذِّکرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَانُزِّلَ اِلَیهِم

اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف یہ یادگار اتاری کہ تم لوگوں سے بیان کر دو جو ان کی طرف اترا۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔

اِنَّ عَلَینَا جَمعَه، وَقُراٰنَه، فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِع قُرآنَه، ثُمَّ اِنَّ عَلَینَا بَیَانَه،

بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں اس وقت اس پڑھے ہوئے کی

اتباع کرو پھر بے شک اس کی باریکیوں کا
تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ چیز اپنے ذمہ لی ہے وہ آپ ﷺ کے سینہ اقدس اور قلب انور میں قرآن مجید کو اس طرح جمع و محفوظ فرمائے گا نہ تو آپ ﷺ اسے بھولیں گے اور نہ ہی اس سے کوئی شی ضائع ہو گی اس طرح اس نے یہ بھی ذمہ لیا کہ وہ قرآن کریم کے تمام معانی بھی آپ ﷺ پر آشکار فرمائے گا۔ پھر آپ ﷺ کو حکم دیا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو معانی بیان کئے ہیں اب اس طرح تم لوگوں کو بھی بتاؤ جو ان کی طرف نازل ہوا ہے تو قرآن کے بیان کا مرکز و مرجع سید ولد عدنان ﷺ کی ذات اقدس ٹھہری آپ ﷺ نے نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا اس طرح نماز ادا کرو جیسے تم مجھے ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو طریقہ حج بیان کرتے ہوئے فرمایا مجھ سے حج کے مناسک سیکھ لو' جب یہ آیت کریمہ ''اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ'' نازل ہوئی تو صحابہ نے آپ ﷺ سے صلوۃ کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے طریقہ صلوۃ سے آگاہ فرمایا جیسے کہ طریقہ سلام سے آپ ﷺ پہلے ہی آگاہ فرما چکے تھے۔

ا۔ امام احمد نے حضرت کعب بن عجوہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا جب آیت مبارکہ ''ان اللہ وملائکتہ یصلون'' نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ پر صلوۃ کیسے پڑھیں؟ تو آپ ﷺ نے درود ابراہیمی کی تعلیم دی (مسند احمد ۴، ۲۴۴)

۲۔ امام مسلم نے ابن ابی لیلی سے بیان کیا کہ مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے تو فرمایا میں تمہیں کوئی تحفہ دوں؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا۔

قَد عَرَفنَا كَيفَ نُسَلِّمُ عَلَيكَ فَكَيفَ نُصَلِّي عَلَيكَ؟

ہم نے آپ ﷺ پر سلام عرض کرنا تو سیکھ لیا ہے لیکن آپ ﷺ پر صلوۃ کا طریقہ کیا ہے؟

آپ ﷺ نے درود ابراہیمی کی تعلیم دی۔

۳۔ انہوں نے ہی حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے بشیر بن سعد نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ ﷺ پر صلوۃ کا حکم دیا ہے ہم کس طرح صلوۃ پڑھیں اس پر آپ ﷺ نے اس قدر خاموشی اختیار فرمائی کہ ہم نے خیال کیا ہم سوال ہی نہ کرتے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے درود ابراہیم سکھایا اس میں فی العالمین انک حمید مجید کے الفاظ بھی ہیں پھر فرمایا۔

والسلام کما قد علمتم

سلام کا طریقہ وہی ہے جو پہلے ہی تم سیکھ چکے ہو۔

۴۔ انہوں نے ہی حضرت ابو حمید ساعدی سے روایت کیا صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم آپ ﷺ پر صلوۃ کیسے پڑھیں فرمایا اس طرح پڑھو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

یا اللہ سیدنا محمد ﷺ آپ کی ازواج اور ذریت پر رحمتوں کا نزول فرما جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر فرمایا ہے اور سیدنا محمد ﷺ پر آپ کی ازواج مطہرات اور ذریت پر برکات کا نزول فرما جیسا کہ تو نے آل ابراہیم پر نازل فرمایا بلاشبہ تو ہی حمد و مجد کا مستحق ہے

ان روایات میں اس پر دلیل ہے کہ صحابہ اللہ تعالیٰ کے حکم "صلوا علیه وسلموا تسلیما" پر فی الفور عمل پیرا ہوئے اور اس طریقہ کو اپنایا جو شریعت نے عطا کیا تھا۔

۵۔ امام احمد نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ پر سلام کس طرح پڑھنا ہے اس کا طریقہ ہم جان چکے اب صلوۃ کا طریقہ ہمیں بتا دیجئے آپ ﷺ نے صلوۃ کے یہ الفاظ بتائیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِهٖ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ

یا اللہ اپنی صلوات، رحمتوں اور برکات کا نزول فرما سیدنا محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جیسے کہ تو نے حضرت ابراہیم اور

مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ان کی ال پر نازل فرمایا بلاشبہ تو ہی حمد و مجد کا مالک ہے۔

آیت مبارکہ میں دو حکم

جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے سمجھ لیا کہ اس میں دو حکم ہیں ا۔آپ پر صلوٰۃ کا حکم۔ ۲۔آپ ﷺ پر سلام کا حکم۔

یہی وجہ ہے انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا ہم آپ ﷺ پر سلام پڑھنے کا طریقہ سیکھ چکے ہیں کیونکہ آپ ﷺ نے ہمیں تشہد سکھایا ہے اس میں سلام کا طریقہ موجود ہے کہ ان الفاظ میں سلام کہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

یا نبی ﷺ آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت و برکات ہوں۔

حافظ ابن حجر کہتے ہیں مشہور روایت کے مطابق یہ "عَلِمنَا" ہے لیکن بعض نے اسے مجہول مشدد پڑھا ہے "عُلِّمنَا" ابن عیینہ نے یزید بن ابی زیاد سے بطور شک دونوں روایت کئے ہیں اور کہا ہم نے خلعیات میں ذکر کیا ہے محدث سراج نے بھی دونوں طرح ذکر کئے ہیں۔ (فتح الباری)

بخاری و مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں قرآن کی سورت کی طرح تشہد کی تعلیم دیا کرتے اور یہ کلمات سکھائے۔

اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

مبارک تحیات اور پاکیزہ صلوات اللہ کے لئے ہیں یا نبی آپ ﷺ پر اللہ کا سلام، رحمت اور برکات ہوں ہم پر بھی سلام اور اللہ کے صالح بندوں پر بھی میں اعلان کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں اشھدان محمدا عبدہ ورسولہ کے الفاظ ہیں۔ تو تشہد کے ذریعے آپ ﷺ نے اپنے اوپر سلام کا طریقہ سکھایا اب انہوں نے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے صلوۃ کی تعلیم چاہی کیونکہ صلوۃ و سلام کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا تو اب اس کی تشریح و تفصیل کے لئے اس بیان کی ضرورت تھی جو اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر نازل فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَانُزِّلَ اَلَيهِم — کہ تم لوگوں سے بیان کر دو جو ان کی طرف اترا۔

خیر ہی خیر

محدث ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے ابن بشکوال سے انہوں نے ابن ابی فدیک سے نقل کیا میں نے اپنے اساتذہ سے سنا کہ جو حضور ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر آیت مبارکہ " اِنَّ اللّٰهَ وَمَلاَئِكَتَه' يُصَلُّو ن" کی تلاوت کرے اور پھر ستر دفعہ کہئے ؟

صَلَّ اللّٰهُ عَلَيكَ يَامُحَمَّدٌ — یا محمد ﷺ آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا خوب نزول ہو۔

تو فرشتہ کہتا ہے اے فلاں تجھ پر بھی اللہ کی رحمت کا نزول ہو اب تیری ہر حاجت پوری ہو گی۔ (القول البدیع)

آپ ﷺ کے اسم گرامی کے ساتھ لفظ سیدنا کا اضافہ کر لیا جائے کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے "وَتُوَقِّرُوْهُ" (آپ کی خوب تعظیم کیا کرو)۔

خود رسالت مآب ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ سیادت کا ذکر کر کے ہمیں آگاہ فرمایا بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

انا سید ولد آدم یوم القیمۃ — میں روز قیامت تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔

تو تم اس وصف کا ذکر کیوں نہیں کرتے جس سے آپ ﷺ متصف ہیں۔

واضح رہے سید اسے کہتے ہیں جس کی طرف لوگ مھمات و حاجات میں رجوع کریں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سیدنا رسول اللہ ﷺ سے مخاطب ہو کر عرض کرتے ہیں۔

یارکن معتمد وعصمة لائذ وملاذ منتجع وجار مجاور

(اے مضبوط پناہ گاہ اور ہر پناہ ڈھونڈنے والے کی حفاظت گاہ تکلیف والے کے ملاذ و ملجا)

یا من تخیره الاله لخلقه وحباه بالخلق الذکی الطاهر

اے وہ ذات جسے اللہ تعالیٰ نے خلق کے لئے منتخب کیا اور پاکیزہ خلق کے ساتھ محبوب بنایا۔

انت النبی وخیر عصبة آدم یا من یجود کفیض بحر ذاخر

(آپ ﷺ نبی ہیں اور آدم کی اولاد میں بہتر اے وہ ذات جس کا فیض و سخاوت جاری سمندر کی طرح ہے۔)

میکائیل ملك وجبریل کلاهما مدد لنصرك من عزیز قادر

(حضرت میکائل اور جبرئیل غالب و قادر مطلق کی طرف سے آپ ﷺ کی مدد کے لئے آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (الاستیعاب)

باب ۲

درود شریف کے احکام

صلوا علیہ وسلمُوا تسلیما

بعض اوقات درود شریف فرض ہے اور بعض اوقات واجب یا سنت موکدہ یا مستحب۔

حکم اول۔ فرضیت درود شریف :-درود شریف کی فرضیت پر آیت مبارکہ شاھد ہے "صَلُّوا عَلَیهِ وَسَلِّمُوا تَسلِیمًا" امر کا صیغہ ہے جو فرضیت کے لئے آتا ہے احناف کے ہاں اس میں تکرار نہیں ہوتا لہذا عمر میں کم از کم ایک دفعہ پڑھنا فرض ولازم ہے 'امام شافعی' امام اسحاق بن راھویہ اور دیگر آئمہ کے ہاں نماز کے آخر میں درود شریف پڑھنا فرض ہے امام نووی کہتے ہیں کہ شوافع نے صلوا علیه وسلموا تسلیما سے اس پر استدلال کیا ہے۔ امام شافعیؒ کا فرمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت مبارکہ کے ذریعے درود شریف ہم پر لازم فرمایا ہے اور سب سے بہتر حال اور قیام نماز ہے امام نووی فرماتے ہیں تشھد اخیر میں جو ہم نے فرضیتِ درود کی بات کی ہے یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ' ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ دونوں سے منقول ہے' شیخ ابو حامد نے حضرت ابن مسعود اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے یہی نقل کیا ہے امام بیہقی وغیرہ نے اسے امام شعبی سے بھی نقل کیا امام احمد سے بھی ایک روایت کے مطابق یہی منقول ہے۔ (المجوع شرح المھذب)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔

لا صلوة لمن لم یصل علی النبی صلی الله علیه وسلم	جو حضور ﷺ پر درود شریف نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(التمهید لابن عبدالبر)

عثمان بن ابی شیبہ وغیرہ نے سند متصل کے ساتھ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

ماارى ان صلاة لى تمت حتى صلى بها على محمد وعلى آل محمد صلى الله عليه وسلم (جلاء الافهام)

میں اپنی نماز کو اس وقت تک مکمل نہیں سمجھتا جب تک میں حضور پر اور حضور علیہ السلام کی آل پر درود شریف نہ پڑھ لوں۔

حسن بن شیب نے سند متصل سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

لاتكون صلاة الا بقراة تشهد وصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم (جلاء الافهام)

تشہد اور درود شریف پڑھے بغیر نماز نہیں ہو سکتی

شیخ عمری نے (عمل اليوم والليله) میں سند جید کے ساتھ حضرت ابن عمر سے نقل کیا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔

لاتكون صلاة الابقراة تشهد وصلاة على (فتح البارى)

جب تک تشہد اور مجھ پر درود شریف نہیں پڑھو گے نماز نہ ہو گی۔

امام بیہقی نے خلافیات میں سند قوی کے ساتھ امام شعبی (کبار تابعین میں سے ہیں) سے نقل کیا۔

من لم يصل على النبى صلى الله عليه وسلم فى التشهد فليعد صلاته

جس نے تشہد میں حضور علیہ السلام پر درود شریف نہ پڑھا وہ نماز دوبارہ پڑھے۔

امام دار قطنی اور امام ابن شاہین نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو روایت تشہد نقل کی ہے اس میں درود شریف بھی اس کا حصہ ہے۔

الفاظ روایت یہ ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے قرآن کی سورت کی طرح تشہد کی تعلیم دی اور پھر انہوں نے تشہد کے ساتھ درود ابراہیمی کا تذکرہ بھی کیا اس میں علی محمد کے بعد "وعلی ال بیتہ" کے الفاظ ہیں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں جس نے اللہ کا ذکر نہ کیا اس کا وضو نہیں۔

ولاصلاۃ لمن لم یصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم — جس نے درود نہ پڑھا اس کی نماز نہیں۔

اور اس کی بھی نماز نہیں جو انصار سے محبت نہ رکھے۔

(جلاء الافہام بحوالہ ابن ماجہ، طبرانی)

نماز میں درود شریف لازم ہونے پر یہ بھی ایک اہم دلیل ہے کہ سلام پڑھنا تو بالاتفاق لازم ہے کہ نمازی تشہد میں کہے "السلام علیك ایھاالنبی ورحمة الله وبرکاته" جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی "یا ایھاالذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما" تو صحابہ نے سمجھ لیا۔

کہ اس میں دو حکم ہیں۔ ۱۔ صلاۃ کا حکم۔ ۲۔ سلام کا حکم اور دونوں لازم ہیں پھر انہوں نے محسوس کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تشہد کی صورت میں سلام کا طریقہ اور موقعہ بتادیا ہے اب ہمیں صلاۃ کے بارے میں پوچھ لینا چاہئے انہوں نے یہی بات عرض کی تو آپ ﷺ اللھم صل علی محمد الخ سکھایا تو جیسے سلام نماز میں لازم ہے اسی طرح صلاۃ بھی لازم ہو گا کیونکہ دونوں کا وجوب ایک ہی آیت سے ثابت ہو رہا ہے اس پر تفصیلی دلائل کے لئے کتب فقہ کا مطالعہ مفید رہے گا۔

ان اشعار کے قائل کے اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔

اذا کنت فی باب النبی فلاتخف — وان عارضتك الجن یاخل والانس

(اے دوست جب تو باب نبی پر ہے تو مت ڈر کہ تجھے جن عارض ہو جائے یا انسان)

تعرف لاقوام یدینون حبه — وباعدانا ساقد تخبطهم مس

(ان لوگوں کا ساتھ دے جو محبت نبوی ﷺ کا درس دیتے ہیں اور ان سے دور ہو جا جنہیں شیطانی مس نے دھوکہ دیا)

فان محب الحق یاتوی لاھلہ　بلاریبۃ والجنس یألفہ الجنس
(کیونکہ حق کا محب اپنے ساتھی کی تلاش میں ہوتا ہے اور ہر جنس اپنی جنس سے محبت کرتی ہے)

اسم گرامی کے ساتھ سیدنا کا اضافہ

اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ کو جن خصوصی مراتب اور مقامات سے نوازا ہے ان میں سے سیادت عامہ بھی ہے کہ آپ علیہ تمام کائنات کے سردار ہیں یہی وجہ ہے کہ جیسے آپ علیہ بطور تحدیث نعمت دیگر مقامات عالیہ کا تذکرہ فرماتے اسی طرح اس مقام کا بھی آپ علیہ نے اعلان فرمایا اور یہ سب کچھ اس فرمان باری تعالیٰ کی وجہ سے ہے
وَاَمَّا بِنِعمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّث　اور اپنے رب کی نعمتوں کا خوب اظہار کرو
اس میں فخر نہیں بلکہ اظہار نعمت ہے آپ علیہ فرمایا کرتے روز قیامت میں تمام نبیوں کا امام و خطیب ہونگا۔ اور صاحب شفاعت ہوں گا لیکن کوئی اس پر فخر نہیں۔

آپ علیہ نے یہ بھی فرمایا جب لوگ قبور سے اٹھیں گے تو میں سب سے پہلے اٹھوں گا جب وفد کی شکل میں آئیں گے تو ان کا خطیب و نمائندہ ہوں گا جب مایوس ہونگے تو میں بشارت دینے والا ہوں گا، حمد کا جھنڈا اس دن میرے ہاتھ میں ہو گا۔ اور میں اپنے رب کے ہاں تمام اولاد آدم سے معزز ہوں گا لیکن اس پر فخر نہیں۔
آپ علیہ نے یہ بھی فرمایا سب سے پہلے جنت کا تالہ میں کھولوں گا۔
صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔
انا سید ولد آدم یوم القیامۃ　روز قیامت میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔

میں سب سے پہلے قبر سے اٹھوں گا سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی انہی ارشادات عالیہ کی وجہ سے مناسب یہ ہے کہ آپ علیہ کی توقیر و تعظیم کی وجہ سے آپ علیہ کے اسم گرامی کے ساتھ لفظ سید کا اضافہ کیا جائے اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

لتوء منوا باللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتُعِزِّرُوهُ وَتُوقِرُوهُ

تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو

اس میں آپ ﷺ کے اس مقام کی اطلاع ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فائز فرمایا ہے اور وہ مقام سیادت ہے حضرت ابن عباس نے " تعزروہ" کا معنی تُعَظِّمُوهُ (آپ کی تعظیم کرو) کیا ہے اور "تُوَقِّرُوهُ" کا معنی تحترموہ (آپ کا خوب احترام کرو) ہے۔ اس حکم تعظیم و تکریم کا تقاضا یہی ہے کہ آپ ﷺ کے اسم گرامی کے ساتھ لفظ سیادت ملایا جائے

وہم کا ازالہ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کیا کسی مرفوع یا موقوف روایت میں ایسا ہے؟ ہم جواباً کہیں گے ہاں ایسا موجود ہے۔

ا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے۔

اِذَا صَلَّيتُم عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ فَاَحسِنُوا الصَّلَاةَ فَاِنَّكُم لَاتَدرُونَ لَعَلَّ ذٰلِكَ يُعرَضُ عَلَيهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

جب تم رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھو تو اچھی طرح پڑھا کرو کیونکہ تم کیا جانو یہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا جائے۔

دوستوں نے عرض کیا ہمیں آپ ﷺ پر درود کی تعلیم دیں تو انہوں نے ان کلمات کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی تعلیم دی۔

اَللّٰهُمَّ اجعَل صَلَوَاتِكَ وَرَحمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ المُرسَلِينَ وَاِمَامِ المُتَّقِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدٍ عَبدِكَ وَرَسُولِكَ اِمَامِ الخَيرِ وَقَائِدِ الخَيرِ وَرَسُولِ الرَّحمَةِ اَللّٰهُمَّ ابعَثهُ مَقَامًا مَّحمُودًا يَّغبِطُهٗ بِهِ الاَوَّلُونَ وَالاٰخِرُونَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى الخ

یا اللہ اپنی صلوات، رحمتیں اور برکات کا نزول فرما اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر جو سید المرسلین، امام المتقین اور خاتم النبیین ہیں جو خیر کے امام و قائد ہیں یا اللہ انہیں اس مقام محمود پر فائز فرما جس پر اولین و آخرین رشک کریں یا اللہ حضور ﷺ پر رحمتوں کا نزول فرما

اس سے آگے درود ابراہیمی کے کلمات ہیں

امام منذری کہتے ہیں اس روایت کو امام ابن ماجہ نے سند حسن کے ساتھ موقوف بیان کیا ہے۔

۲۔ امام ابن ابی عاصم نے اسے مرفوعاً بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم سلام پڑھنے کا طریقہ جان چکے اب ہمیں صلاۃ کا طریقہ تعلیم دیجئے آپ ﷺ نے ان کلمات مبارکہ کی تعلیم دی سابقہ الفاظ کے ساتھ یہ اضافہ ہے۔

وَاَبلِغهُ الوَسِيلَةَ وَالْدَرَجَةَ الرَّفِيعَةَ مِنَ الجَنَّةِ اللّٰهُمَّ اجعَل فِی المُصطَفَينَ مَحَبَّتَهٖ وَفِی المُقَرَّبِينَ مَوَدَّتَهٖ وَفِی الاَعلِينَ ذِكرَهٖ وَالسَّلَامُ عَلَيهِ وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

مقام وسیلہ عطا فرما، جنت کا بلند درجہ دے، یااللہ منتخب لوگوں میں آپ کو محبوب، مقربین میں مودت اعلیٰ میں بلندی ذکر اور ان پر سلام رحمت اور برکات کا نزول فرما۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی نے صلاۃ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے سابقہ پہلی روایت کے الفاظ کی تعلیم دی۔

۴۔ امام سخاوی کا کہنا یہ ہے کہ امام نسائی نے "عمل الیوم واللیلۃ" میں حدیث نقل کی ہے جس میں حضرت سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو "یاسیدی" کہہ کر عرض کیا تھا۔

۵۔ بخاری و مسلم میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے نواسے امام حسن کے بارے میں فرمایا۔

ان ابنی ھذا سید — میرا یہ بیٹا سید ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں دو مسلمانوں گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

۶۔ بخاری و مسلم میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ملتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

قوموا الیٰ سید کم — اپنے سردار کی طرف اٹھو۔

۷۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا۔

اما ترضین ان تکون سیدة نساء الجنة — کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ تم جنتی خواتین کی سردار ہو؟

انہی دلائل کی بناء پر فقہاء امت نے آپ ﷺ کے اسم گرامی کے ساتھ لفظ "سید ملانا مستحب قرار دیا۔ در مختار میں ہے لفظ سید کا اضافہ مستحب ہے کیونکہ اس سے مقام کی بھی نشاندہی ہوتی ہے جو سراسر ادب کا تقاضا ہے اور یہ ترک سے افضل ہے امام رملی شافعی نے منہاج نووی کی شرح مین ذکر کیا اس طرح ان کے علاوہ بھی فقہاء نے اس کی تصریح کی ہے۔

یہ بات جھوٹ ہے

بعض لوگ یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

لاتسودونی فی الصلاة — مجھے نماز میں سید نہ کہو۔

لیکن یہ سراسر جھوٹ ہے اس کی ہرگز کوئی اصل نہیں۔

تو نمازی کا" اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد" کہنے میں آپ ﷺ کے سکھائے ہوئے درود پر بھی عمل ہے اور اس کے ساتھ اس مقام کی بھی نشاندہی ہے جس کا اعلان آپ ﷺ ان کلمات میں فرمایا۔

انا سید ولد آدم یوم القیامة — میں روز قیامت تمام اولاد آدم کا سردار ہوں۔

اور اس کے سراپا ادب ہونے میں کوئی شبہ نہیں لہذا یہ عمل افضل واکمل ہی ہے

حکم ثانی

حضور پر درود شریف پڑھنا واجب ہے

جب بھی آپ ﷺ کا نام مبارک لیا جائے تو لینے اور سننے والے پر درود شریف پڑھنا واجب ہو جاتا ہے علماء نے اس کے وجوب پر یہ دلائل دیئے ہیں۔

ا۔ حضور ﷺ نے خود اس پر تاکید فرمائی امام نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من ذکرت عندہ فلیصل علی — جس کے پاس میرا ذکر ہو اسے چاہیے کہ مجھ پر درود پڑھے

حصن حصین میں بحوالہ "نسائی" اور "اوسط للطبرانی" ہے امام نووی نے اذکار میں فرمایا اس کی سند جید ہے اور امام بیہقی کا کہنا یہ ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں

۲۔ اس موقعہ پر درود شریف نہ پڑھنے والے پر شدید وعید ہے بعض احادیث میں اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دوری' ناک کا خاک آلود ہونا' بد بختی' بخل' بے وفائی اور وہ جنت کا راستہ بھول گیا وغیرہ کے الفاظ آئے ہیں (ہم ایسے عمل سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں)

ا۔ اللہ تعالیٰ سے دوری

ا۔ ابن حبان نے صحیح میں امام مالک سے انہوں نے حضرت حسن بن حویرث سے انہوں نے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے بیان کیا رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھنے لگے جب پہلی سیڑھی پر چڑھے تو آمین فرمایا اسی طرح دوسری اور تیسری سیڑھی پر بھی آمین فرمایا اسکے بعد فرمایا میرے پاس جبرائیل امین علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد ﷺ جس نے رمضان پایا اور وہ اپنی بخشش نہ کروا سکا اللہ تعالیٰ اسے برباد کر دے میں نے اس پر آمین کہا پھر انہوں نے کہا جس نے دونوں والدین یا ایک کو پایا مگر اس نے خدمت نہ کی وہ جہنم میں داخل ہو اور اللہ تعالیٰ اسے برباد کر دے میں نے اس پر آمین کہا پھر انہوں نے کہا جس کے پاس آپ ﷺ کا نام لیا گیا اور اس نے آپ ﷺ پر درود نہ پڑھا اسے اللہ تعالیٰ برباد کر دے اور کہا آمین پھر میں نے اس پر بھی آمین کہی۔

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اکرم ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ ﷺ نے تین دفعہ آمین کہا پھر فرمایا تم جانتے ہو میں نے آمین کیوں کہی؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے یہ دعا کی جس کے پاس آپ ﷺ کا ذکر ہو اور وہ آپ ﷺ پر درود شریف نہ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے برباد کر دے میں نے آمین کہی انہوں نے پھر یہ دعا کی جو والدین

میں سے دونوں یا ایک کو پائے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش نہ آئے تو اسے اللہ تعالیٰ برباد کر دے میں نے کہا آمین انہوں نے پھر یہ دعا کی جس نے رمضان پایا اور اس کی بخشش نہ ہوئی تو وہ جہنم میں داخل ہو اور اسے اللہ تعالیٰ برباد کرے میں نے کہا آمین (اسے امام طبرانی نے کمزور سند کے ساتھ روایت کیا ہے امام طبرانی اور بزار نے ایک اور سند سے حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی سے بھی روایت کیا ہے۔

۳۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منبر کے پاس حاضر ہونے کا فرمایا ہم حاضر ہو گئے تو آپ ﷺ نے تینوں سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے آمین کہا جب آپ ﷺ نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آج ہم نے آپ ﷺ سے ایسی بات سنی ہے جو پہلے نہ سنی تھی فرمایا جبرائیل میرے پاس آئے اور انہوں نے یہ دعا کی وہ شخص ہلاک ہو جائے جس نے رمضان پایا اور اس کی بخشش نہ ہوئی میں نے آمین کہی جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو انہوں نے یہ دعا کی وہ ہلاک ہو جائے جس کے پاس آپ ﷺ کا اسم گرامی لیا مگر اس نے درود نہ پڑھا میں نے کہا آمین جب میں تیسری سیڑھی پر گیا تو انہوں نے یہ دعا کی وہ ہلاک ہو جائے جس نے دونوں والدین یا ایک کو پایا اور خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا میں نے اس پر بھی آمین کہی۔

امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا۔

۴۔ اس طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جیسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا۔

(الترغیب للمنذری)

ان تمام روایات میں واضح طور پر دلالت ہے کہ جب آپ ﷺ کا تذکرہ ہو تو درود شریف پڑھنا واجب ہے کیونکہ درود شریف نہ پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ذکر ہے اور ایسے آدمی کا ذکر ان لوگوں کے ساتھ کیا گیا جو بڑے اور کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنے والے ہیں اور وہ اپنے والدین کے نافرمان اور ان کے ساتھ حسن سلوک نہ کرنے والے ہیں۔ اس طرح رمضان پاکر اپنے رب کی طرف رجوع نہ کرنے والے اور اپنے گناہوں پر معافی نہ مانگنے والے تاکہ وہ اس ماہ میں رحمت و مغفرت الٰہی کو پالیتے بلکہ انہوں نے لاپرواہی اور اعراض کیا یہی وجہ ہے کہ ابن حبان کی روایت میں تینوں کو آپ ﷺ نے جمع کرتے ہوئے فرمایا ایسے لوگ جہنم میں داخل ہوں تو جو تذکرہ کے وقت درود نہیں پڑھتا اس پر دخولِ جہنم کی وعید ہے۔

۲۔ ناک خاک آلودہونا

امام ترمذی نے حسن غریب کہتے ہوئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا اس کی ناک بھی خاک آلود ہو جس نے رمضان پایا لیکن اس کی بخشش کے بغیر وہ گزر گیا وہ بھی خاک آلود ہو جس کے والدین بوڑھے تھے اور اس نے ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی۔

حافظ منذری فرماتے ہیں رغم کا معنی خاک آلود ہونا ہے یعنی ذلت و رسوائی' ابن الاعرابی نے غین پر زیر پڑھتے ہوئے کہا اس کا معنی ذلَّ (وہ ذلیل ہوا) ہے' امام قرطبی نے شرح مسلم میں کہا اس کا مفہوم یہ ٹھہرا کہ اللہ تعالیٰ اسے ناک بل گرائے اور اسے ہلاک کردے اور یہ بات اس کے حق میں ہو سکتی ہے جو وجوب کی ادائیگی نہ کرے اس کا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ذلیل فرمائے کیونکہ جس کی ناک (جو

اشرف الاعضاء ہے) مٹی (جو پاؤں کے نیچے اور اخس ہے) کے ساتھ مل گئی وہ غایت درجہ کا ذلیل قرار پائے گا۔ (شرح ابن علان)

۳۔ بدبخت قرار پانا

امام ابن سنی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من ذکرت عندہ فلم یصل علی فقد شقی (الجامع الصغیر)

جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا وہ بدبخت ٹھہرا۔

شقاء خیر سے محروم اور شر میں گر جانا ہے اس کے بدبخت ہونے کی وجہ واضح ہے اس نے درود شریف نہ پڑھ کر اپنے آپ کو اس فضل سے محروم کر لیا جو اسے دخولِ جنت کے قریب اور جہنم سے دور کرنے والا تھا جب اس نے درود شریف پڑھ کر جنت کا قرب حاصل نہ کیا تو وہ جہنم کے قریب ہوگا۔

علامہ ابن علان نے شرح اذکار میں کہا ابن صعد تلمسانی نے "مفاخر اہل الاسلام" میں لکھا اگر کوئی پوچھے ان تینوں، تارک درود شریف، تارک حق رمضان اور تارک بر والدین میں اشتراک کیا ہے جس کی وجہ سے یہ ہلاکت وبعد اور رسوائی میں متحد مشترک ہیں اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ زیادتی و ظلم متحد ہونے کی وجہ سے سزا بھی متحد ہوتی ہے ان تینوں میں متروک شی واحد ہی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ و تبارک کی تعظیم ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے جس میں اس نے قرآن نازل فرمایا جو تمام لوگوں کے لئے ہدایت ہے تو جس نے اس کی تعظیم کی اور ایمان واحتساب کے ساتھ اس کا حق ادا کیا اللہ تعالیٰ اسے عظمت اور خصوصی بخشش عطا فرمائے گا آپ ﷺ کے جملہ "فلم یغفر لہ" میں تعجب ہے یعنی جو صاحب عقل وایمان ہے اس سے یہ بعید ہے کہ وہ رمضان کا احترام نہ کرے اور اس کے حقوق پامال کرتے ہوئے اس کی بے حرمتی کرے اور ایسا کوئی کرتا ہے تو وہ اللہ کی طرف سے ہلاکت و ذلت اور رسوائی کا مستحق ٹھہرے گا۔ اس طرح والدین سے حسن سلوک ہے ان کی تعظیم و توقیر باری تعالیٰ کی تعظیم و تنزیہ کو مستلزم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید اور عبادت کے

ساتھ ان کی عزت وحسن سلوک کو ذکر فرمایا ہے۔

ارشاد فرمایا۔

وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

آپ ﷺ کے جملہ "فلم يد خلاه الجنه" میں تعجب ہے کیونکہ اہل احسان سے یہ بعید ہے خصوصاً بڑھاپے میں جبکہ ان کے حق اور اکرام میں اضافہ ہونا چاہئے اور اگر کوئی اس سے محروم ہوتا ہے مثلاً وہ ان کی توہین کرتا ہے اور ان کے حق کو کوئی وقعت نہیں دیتا۔ تو وہ تمام خیرات سے محروم اور دور ہو جائے گا رہا معاملہ درود پاک کا تو یہ اللہ تعالیٰ سے آپ ﷺ کے لئے زیادہ عزت اور اجلال کی دعا ہے اور یہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی کی تعظیم ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی

تو جس نے اسم گرامی کے ذکر کے وقت آپ ﷺ پر درود پڑھا اس نے آپ ﷺ کی بزرگی اور رفعت مقام کا اظہار کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عزت اور بلندی درجات کا مستحق بن گیا لیکن جس نے اس سے بے اعتنائی کی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس عمل کا حکم دیا اور اس کی فضیلت بیان کی وہ دھتکار، ذلت اور رسوائی کا مستحق ٹھہرے گا اور وہ ہلاکت وخوف کے عذاب سے دوچار ہوگا آپ ﷺ کا جملہ "فلم يصل على" تعجب ظاہر کر رہا ہے کہ جو شخص ایمان رکھنے والا ہے اور ایسے تھوڑے اور آسان عمل سے منہ موڑ رہا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس دفعہ رحمتوں کا نزول (اس سے بڑھ کر کیا چاہئے) اور بلندی درجات کا حصول ہوتا ہے یہ جاننے کے باوجود اگر اس قدر خیر کثیر کو عملاً ترک کرے گا تو وہ ذلت غضب اور ہلاکت ہی پائے گا۔

۴۔ درود نہ پڑھنے والے کا بخیل ہونا

امام ترمذی نے حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیتے ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی — بخیل وہ شخص ہے جس کے پاس میرا تذکرہ ہو اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا

اسے نسائی، ابن حبان، نے صحیح میں اور امام حاکم نے اسے امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے صحیح قرار دیا۔ (الترغیب للمنذری)

حضرت ابوذرر رضی اللہ عنہ سے ہے میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں بتاؤں کون سب سے بڑا بخیل ہوتا ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ضرور، فرمایا۔

من ذکرت عندہ فلم یصل علی فذلك ابخل الناس — جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے وہ سب سے بڑا بخیل ہے

امام منذریؒ فرماتے ہیں اسے ابن ابی عاصم نے کتاب الصلاۃ[1] میں علی بن یزید عن قاسم سے روایت کیا اسے امام ابو نعیم نے بھی نقل کیا۔ (جلاء الافہام)

علامہ فاکہانیؒ کہتے ہیں بخل کے اعتبار سے ایسا شخص سب سے بدتر اور برا ہے اس کے بعد تو کلمہ شہادت کے ساتھ ہی بخل رہ جاتا ہے (اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام اہل ایمان کو اس سے محفوظ فرمائے) اور فرمایا ایسے شخص کو بخیل قرار دینا ان فقہا کی تائید کرتا ہے جو آپ ﷺ کے تذکرہ کے موقعہ پر درود شریف کو واجب قرار دیتے ہیں اور ہمارا مختار بھی یہی ہے ﷺ۔

امام نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا کیونکہ جس نے

من صلی علی مرۃ صلی اللہ علیه عشرا — جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمتوں کا نزول فرماتا ہے

---

[1] نوٹ۔ اس کتاب کا ترجمہ بندہ نے کیا اور وہ "تحفہ درود و سلام" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

صاحب جلاء الافہام نے کہا کہ اس روایت کی سند صحیح ہے اور امر میں وجوب ہی ظاہر ہے۔

محدث سعید بن منصور نے حضرت حسن سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

کفی به شحا ان اذکر عند رجل فلا یصل علی — کسی آدمی کے بخیل ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (الجامع الصغیر)

۵۔ جنت کا راستہ بھول جانا

اس بارے میں احادیث متعدد اسناد سے وارد ہیں جو ایک دوسری کو تقویت دیتیں ہیں۔

امام طبرانی نے امام حسین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔

خطی ء طریق الجنة — وہ جنت کے راستہ سے خطا کر گیا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

من نسی الصلاة علی خطیء طریق الجنة — جس نے مجھ پر درود پڑھنا ترک کیا اس نے راہ جنت ترک کر دی۔

امام منذری کا کہنا ہے کہ اسے امام ابن ماجہ طبرانی اور دیگر محدثین نے جبارہ بن مغلس سے بیان کیا اور ان کے قابل احتجاج ہونے میں اختلاف ہے اور یہ روایت ان کی مناکیر میں شمار کی گئی ہے۔

بندہ کی رائے یہ ہے کہ یہ روایت متعدد صحابہ سے مختلف ایسی اسناد سے مروی ہے کہ وہ ایک دوسری کو تقویت پہنچاتیں ہیں۔ جس سے یہ حسن کے درجہ پر ہے یہی وجہ ہے کہ امام سیوطی نے اسے جامع صغیر میں حسن فرمایا اور حق بات بھی یہی ہے۔

نسیان کا مفہوم۔

علامہ مناوی کہتے ہیں کہ یہاں نسیان کا معنیٰ ترک ہے جیسے فاجر آدمی کے بارے میں فرمان الٰہی ہے۔

اَتَتكَ اٰيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَ كَذَالِكَ الْيَوْمَ تُنسَى — تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں تمہیں تو نے انہیں بھلا دیا ایسے ہی آج تیری کوئی خبر نہ لے گا۔

یعنی تو نے ہماری آیات کو ترک کیا تو تیری سزا یہ ہے کہ تجھے رحمت سے دور کر کے عذاب میں ڈال دیا یہاں نسیان سے مراد بھول نہیں کیونکہ بھولنے والا مکلف نہیں رہتا اور نہ اس پر مواخذہ ہے۔

۶ ـ بے وفائی کرنے والا

امام عبد الرزاق نے مصنف میں معمر سے انہوں نے حضرت قتادہ سے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

من الجفاء ان اذکر عند رجل فلا یصلی علی — یہ بے وفائی ہے کہ کسی کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

حافظ سخاوی کہتے ہیں جفاء کا اطلاق بر اور صلہ کے ترک پر ہوتا ہے، طبع کی سختی پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

آپ کے تذکرہ کے وقت درود نہ پڑھنے پر یہ کس قدر شدید وعید ہے جو صراحتہً دلالت کر رہی ہے کہ ایسے موقعہ پر درود شریف پڑھنا واجب ہوتا ہے علاوہ ازیں اس پر صراحتہً امر ہے اور وہ وجوب کا ہی تقاضا کرتا ہے بشرطیکہ کسی اور معنیٰ پر قرینہ نہ ہو مثلاً۔

امام طبرانی، ابن سنی اور امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من ذكرت عنده فليصل على فانه من صلى على مرة صلى الله عليه عشرا

جس کے پاس میرا ذکر ہو وہ مجھ پر درود پڑھے کیونکہ جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتوں کا نزول فرمائے گا۔

حافظ سیوطی نے اسے صحیح قرار دیا امام نووی نے اذکار میں کہا اس کی سند عمدہ ہے شیخ ہیثمی نے فرمایا اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اہل علم نے مذکور اور دیگر احادیث کی بناء پر کہا کہ آپ ﷺ کا جب بھی تذکرہ ہو اس موقعہ پر درود شریف پڑھنا واجب ہے ان کے مستنبط دلائل یہ ہیں

پہلی دلیل

حضور ﷺ نے ایسے موقعہ پر درود نہ پڑھنے والے کے بارے میں جبرائیل امین کی دعا پر آمین کہی کہ اس کی ناک خاک آلود ہو جو ذلت سے محاورہ ہے کیونکہ اس نے درود نہ پڑھ کر رسول اللہ ﷺ کی تعظیم نہیں کی لہذا اس کے خلاف ذلت کی دعا کی گئی اور یہ تب ہی درست ہے جبکہ ایسے موقعہ پر درود شریف پڑھنا واجب ہو کیونکہ اگر وہ مستحب عمل کا تارک ہوتا تو وہ ہرگز ذلت و رسوائی کی دعا کا مستحق نہ بنتا۔

دوسری دلیل

ابن حبان کی روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تھا کہ آپ ﷺ نے منبر پر جلوہ افروز ہوتے ہوئے تین دفعہ آمین فرمایا اس کے بعد بتایا کہ جبرائیل امین نے کہا ہے جس کے پاس آپ ﷺ کا ذکر ہو اور اس نے درود نہ پڑھا۔

فمات فدخل النار فا بعده الله قل امين قال صلى الله عليه وسلم فقلت امين

وہ فوت ہوا تو جہنم میں داخل ہو گا اور اللہ تعالیٰ اسے برباد فرمائے تم اس پر آمین کہو تو میں نے اس پر امین کہی۔

یہ روایت واضح طور پر وجوب پر دال ہے کیونکہ واجب کا تارک ہی آگ اور ہلاکت کا مستحق بنتا ہے۔

تیسری دلیل

متعدد احادیث میں آیا ایسا شخص بخیل بلکہ سب سے بڑا بخیل ہوتا ہے بلکہ اس قدر ہی بخل کے لئے کافی ہے کیونکہ اس سے بڑھ کر کیا بخل ہو سکتا ہے جیسا کہ پہلے سعید بن منصور کی حضرت حسن سے مروی روایت میں آیا کہ بخل کے لئے یہی کافی ہے کہ میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

شیخ قاسم بن اصبغ نے بھی سند متصل کے ساتھ امام حسن کا یہ قول ان الفاظ میں بیان کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

یحسب المنومن من البخیل ان اذکر عند ہ فلم یصل علی
(جلاء الافہام)

کسی مومن کے بخیل ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ میرے ذکر کے موقعہ پر وہ درود شریف نہ پڑھے۔

ایسے موقعہ پر تارک کو بخیل قرار دینا وجوب کی دلیل ہے کیونکہ بخل نہایت ہی مذموم بلکہ نفس کی ناپسند بیماریوں میں اعظم ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخل سے بڑھ کر کون سی بیماری ہو سکتی ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے بخیل کا ذکر متکبر کے ساتھ فرمایا۔

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ

اور اللہ کو نہیں پسند کوئی شیخی بگھارنے والا بڑاء مارنے والے کو وہ جو آپ بخل کریں اور اوروں سے بخل کا کہیں۔

اور اس لئے بھی کہ بخیل حق واجب کو ادا نہیں کرتا کیونکہ جو کامل طور پر حق کی ادائیگی کر دے اسے بخیل نہیں کہا جا سکتا تمہارا کیا خیال ہے اس شخص کے بارے میں جو اس ہستی کا حق ادا نہیں کرتا جو سب سے زیادہ حق رکھتی ہے اور اس مخلوق میں ہم پر سب

سے بڑا حق جس کا ہے وہ سیدنا محمد ﷺ ہیں جو دنیا و آخرت میں سعادت و کامیابی کا سبب
ہیں۔ آپ ﷺ تمام جہانوں کے لئے ہادی اور اہل ایمان کے لئے سراپا رحمت ہیں دنیا
کے تمام شر' مفاسد اور نقصانات اور آخرت کی تمام ہولناکیوں' پریشانیوں' عذاب اور
تکالیف سے نجات دلانے والے ہیں انسانیت کو جہالتوں' تاریکیوں' ظلم اور سرکشی سے
چھڑانے والے ہیں کیا ایسے عظیم رسول' محسن کریم رؤف رحیم اسی کے مستحق نہیں
کہ ان کی تعظیم و ثنا کی جائے؟ بلکہ جب ان کا تذکرہ آئے تو تمام قوت ان کے شکر و مدح
میں خرچ کر دینی چاہئے کم از کم اس وقت درود شریف پڑھا جائے جب آپ ﷺ کا نام
لیا جائے (اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلام ہوں جب بھی آپ ﷺ کا نام لیا جائے اور
آپ ﷺ کے اوصاف کا تذکرہ کیا جائے۔)

چوتھی دلیل

احادیث مذکورہ میں وجوب پر ایک دلیل یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا
جس نے درود نہ پڑھا اس نے جنت کا راستہ ترک کر دیا تو بلاشبہ جس نے راہِ جنت ترک
کر دی وہ اسے نہ پاسکا اب اس کے لئے دوزخ کا راستہ ہی ہوگا کیونکہ دونوں ہی راستے ہیں
تیسرا تو ہے ہی نہیں۔

پانچویں دلیل

احادیث میں یہ بھی گزرا درود شریف نہ پڑھنے والا بے وفا ہوتا ہے تو کسی
بھی مومن سے بے وفائی ناجائز بلکہ حرام ہے۔
اس شخص کا کیا حال ہوگا جو رسول اللہ ﷺ سے بے وفائی کرے؟ جو ہر حرام
سے بڑھ کر حرام ہے۔ اس لئے کہ آپ ﷺ سے بے وفائی آپ ﷺ سے اس محبت
کے منافی ہے جو ہر مسلمان پر لازم ہے آپ ﷺ سے بے وفائی اس کے منافی ہے جس
کا مسلمان کو حکم ہے کہ وہ محبت میں آپ ﷺ کو اپنی ذات' والد' اولاد' تمام لوگوں' مال
' خاندان اور بیوی سے مقدم رکھے روایت صحیح میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہے

جب انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ میری ذات کے علاوہ ہر شی سے پیارے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا یا عمر نہیں، جب تک میں تمہیں تمہاری ذات سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کی قسم اب آپ ﷺ مجھے میری ذات سے بھی زیادہ محبوب ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا عمر اب ایمان مکمل ہوا ہے۔

بخاری و مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

لایؤ من احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین [1]	تم میں سے کوئی اس وقت ہی مومن ہو سکتا ہے جب وہ مجھے اپنے والدین اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب سمجھے۔

واضح ہے کہ آپ ﷺ سے جفا اس فریضہ محبت کے منافی ہے بلکہ اس توقیر و تعظیم کے منافی ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے "تُوَقِّرُوْهُ" (آپ کی خوب تعظیم کرو) سے دیا ہے۔ [1]

چھٹی دلیل

جو آدمی نام مبارک سن کر درود شریف نہیں پڑھتا وہ بدبخت ہے جیسا کہ احادیث میں گزرا ایک روایت میں ہے۔

شقی عبد ذکرت عندہ فلم یصل علی	بدبخت ہے وہ شخص جس کے پاس میرا تذکرہ ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا

وجوب ہو تبھی تو بدبخت ہو گا۔

ساتویں دلیل

اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایک ادب یہ بھی سکھایا کہ اس کے حبیب ﷺ کو اس طرح نہ بلاؤ جس طرح تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو ارشاد فرمایا۔

---

[1] اس موضوع پر ہماری کتاب "محبت واطاعت نبوی ﷺ" کا مطالعہ نہایت ہی مفید ہے

لَاتَجعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَینَکُم کَدُعَاءِ بَعضِکُم بَعضاً
رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نام یا محض لقب سے بلانا منع فرمادیا بلکہ فرمایا جب بھی بلاؤ تو لقب تعظیم و تکریم کے ساتھ بلاؤ۔

۱۔ جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے لوگ آپ ﷺ کو یا محمد ﷺ یا ابا القاسم کہہ کر پکارتے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی عظمت کے پیش نظر اس سے منع فرمادیا اور کہا یا نبی اللہ یا رسول اللہ ﷺ کہا کرو۔

۲۔ حضرت مجاہد اور حضرت سعید بن جبیر سے بھی اسی طرح منقول ہے حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دے دیا کہ میرے نبی ﷺ کی خوب تعظیم و توقیر کرتے ہوئے آپ ﷺ کو مثلاً سید کے لقب سے بلاؤ کیونکہ آپ ﷺ تمام اولاد آدم کے سرتاج ہیں۔

۳۔ حضرت مقاتل نے اس آیت کے تحت فرمایا اللہ تعالیٰ کے فرمان عالی کا مفہوم یہ ہے کہ جب تم بلاؤ تو نام مت لو یا محمد ﷺ نہ کہو اسی طرح یا ابن عبداللہ نہ کہو ہاں نہایت ہی تعظیم و تکریم سے یا نبی اللہ ﷺ یا رسول اللہ ﷺ کہا کرو۔

۴۔ امام مالک حضرت زید بن اسلم سے اس آیت کی تفسیر یوں نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی خوب تعظیم کا حکم دیا یعنی آپ ﷺ کو اعلیٰ تعظیم کے القابات سے مخاطب کیا جائے۔

بلاشبہ یہ تمام تعظیم و توقیر کا وجوب ہے اسی طرح آپ ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ درود شریف ملایا جائے تاکہ آپ ﷺ کے نام مبارک کے ذکر اور دوسرے کے نام کے ذکر میں واضح فرق ہو جائے جس طرح آپ ﷺ کو بلانے میں پابندی ہے بجز وصف رسالت اور وصف نبوت کا ذکر کیا جائے تاکہ دوسروں سے خطاب سے امتیاز ہو جائے اب اگر ذکر نام گرامی کے موقعہ پر درود واجب نہ ہو تو آپ ﷺ کا تذکرہ

دوسروں کی طرح ہی ہو جائے گا حالانکہ شریعت اس بات کی اجازت نہیں دیتی' اس آیت مبارکہ کی جو تفسیر ہم نے ذکر کی کہ آپ ﷺ کو بلانے اور مخاطب کرنے میں خوب تعظیم و تکریم سے کام لیا جائے یہ جمہور سلف کی تفسیر ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس کی تفسیر منقول ہے کہ آپ ﷺ کے بلانے کو عام بلانا نہ سمجھنا کہ اس کی بجاآوری میں عذر یا مشغولیت کی وجہ سے تاخیر کر دو جیسا کہ ایک دوسرے کیساتھ کرتے ہو ہاں جب بھی آپ ﷺ بلائیں تو فی الفور حاضر ہو جاؤ اور آپ ﷺ کا حکم بجالاؤ اس صورت میں لفظ دعا اپنے فاعل کی طرف جبکہ پہلی صورت میں مفعول کی طرف مضاف ہو گا لیکن قول اول اصح اور مختار ہے کیونکہ قول ثانی پر قرآن کریم کی ایک مستقل آیت موجود ہے۔

يَاۤيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

اور قرآن مجید میں تکرار نہیں علاوہ ازیں آیات کا سباق بھی معنی متعین کر دیتا ہے یہاں ایک اور بھی قول ہے کہ یہ اعتقاد نہ کرنا کہ حضور ﷺ کی دعا تمہاری دعا کی طرح ہی ہوتی ہے کیونکہ آپ ﷺ کی دعا مقبول ہوتی ہے لہذا اس بات سے ڈرو کہیں وہ تمہارے خلاف دعا نہ فرمادیں لیکن قول اول زیادہ واضح ہے کیونکہ الفاظ ہیں۔

لَاتَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا یہ الفاظ نہیں کدعاء بعضکم علی بعض واللہ تعالیٰ اعلم۔

اہل علم کا اختلاف

جب کسی مجلس میں متعدد دفعہ آپ ﷺ کا اسم گرامی لیا جائے تو کیا ہر دفعہ درود شریف پڑھنا واجب ہو گا یا ایک ہی دفعہ اس میں علماء کا اختلاف ہے لیکن اس میں اتفاق ہے کہ ہر دفعہ درود شریف پڑھنا مستحب ہے تنویر الابصار' در مختار اور رد المحتار میں ہے امام طحاوی اور امام کرخی نے ذکر کرنے اور سننے والے پر وجوب کے بارے میں

اختلاف کیا ہے (یاد رہے ابتداءً نام لینا مراد ہے نہ کہ درمیان درود شریف) کیا ہر بار درود شریف لازم ہے یا نہیں امام طحاوی احناف کی ایک جماعت امام حلیمی شوافع کی ایک جماعت امام لخمی مکی امام ابن بطہ حنبلی کا مختار اور ابن العربی مالکی کے بقول احوط یہی ہے کہ ہر بار درود شریف پڑھا جائے خواہ مجلس واحد ہو اس کی وجہ یہ نہیں کہ امر میں تکرار ہے بلکہ سبب متکرر کی وجہ سے وجوب متکرر ہوگا نام لینے سے وہ آدمی کے ذمہ ہو جائے گا جیسے کہ چھینک آنے والے کا حق ہوتا ہے یعنی یہ آپ ﷺ کا حق ہے جس کی ادائیگی ہونی چاہئے پھر فرمایا مذہب یہ ہے کہ ایک دفعہ واجب اور بار بار مستحب ہے در مختار میں ہے کہ فتویٰ اس پر ہے اس میں یہ بھی ہے معتمد مذہب امام طحاوی کا قول (کہ بار بار درود شریف لازم ہے) ہی ہے رد المحتار میں ہے خزائن میں ہے کہ اسے ہی تحفہ وغیرہ میں صحیح قرار دیا ہے اور حاوی میں اسے اکثر کا قول اور شرح منیہ میں اصح کہا ہے امام عینی نے شرح مجمع میں لکھا میرا مذہب یہی ہے باقانی کہتے ہیں معتمد مذہب یہی ہے اور اس کو بحر میں راجح کہا گیا ہے حافظ ابن صلاح فرماتے ہیں آپ ﷺ کے ہر بار تذکرہ پر صلوٰۃ وسلام کا اہتمام کرنا چاہئے اور تکرار سے تھکنا نہیں چاہئے کیونکہ حدیث کے طلبہ حاملین اور کاتبین کے لئے اس کا حصول بہت بڑا فائدہ ہے اور جو اس سے غافل ہے وہ حصہ وافر سے محروم رہا اس میں سے جو ہم لکھ دیتے ہیں وہ دعا ہوتی ہے نہ کہ مروی کلام تو نہ تو اسے روایت کے ساتھ مقید کیا جائے اور نہ ہی اصل پر اکتفا کیا جائے (یعنی اصل میں درود شریف نہیں تو بھی ہم تحریر کر دیں) اس طرح اللہ تعالیٰ کے مقدس نام کا معاملہ ہے وہاں بھی ساتھ کلمات ثنائیہ کا تذکرہ ہونا چاہئے۔

حافظ سخاویؒ کہتے ہیں شیخ ابو القاسم تیمی نے الترغیب میں ابو الحسن حرانی کی سند سے بیان کیا کہ شیخ ابو عروبہ حرانی کے ہاں جو بھی حدیث پڑھتا اسے درود شریف چھوڑنے کی اجازت نہ ہوتی اور وہ فرماتے دنیا میں حدیث کی برکت رسول اللہ ﷺ پر کثرتِ صلاۃ اور آخرت میں انشاء اللہ انعام جنت ہے اور ہمیں حضرت وکیع بن جراح سے بسند ابن بشکوال وغیرہ معلوم ہوا ہے کہ وہ فرماتے ہیں۔

لولاالصلاة علی النبی لی الحدیث ماحدثت احدا

حدیث میں اگر حضور ﷺ پر درود نہ ہوتا تو میں کسی کو حدیث بیان نہ کرتا۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

لولا ان الحدیث افضل عندی من التسبیح ماحدثت

اگر میرے نزدیک حدیث تسبیح سے افضل نہ ہوتی تو میں اسے بیان نہ کرتا۔

بعض جگہ یہ الفاظ بھی ملتے ہیں۔

لواعلم ان الصلاة افضل من الحدیث ماحدثت

اگر میں جان لیتا کہ نفل نماز حدیث کے بیان سے افضل ہے تو میں حدیث بیان نہ کرتا

(القول البدیع،۲۴۹)

حکم ثالث

بعض مقامات پر درود شریف پڑھنا سنت ہے

کچھ مقامات میں آپ ﷺ پر درود شریف پڑھا سنت ہے ہم ان سے کچھ کا تذکرہ کر دیتے ہیں تاکہ غفلت برتنے والا امیدار ہو جائے۔

ا۔ اذان کے بعد

ا۔ مسلم اور اصحاب سنن نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے نقل کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب تم موذن کو سنو تو اس کی مثل کلمات دہراؤ

ثم صلوا علی فانه من صلی علی صلاة صلی الله علیه بهاعشرا

پھر مجھ پر درود پڑھو جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت فرماتا ہے۔

پھر میرے لئے مقام وسیلہ مانگو وہ ایک جنت میں مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے مخصوص بندے کو عطا ہوگا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہی ہونگا جس نے میرے لئے وسیلہ کی دعا کی اس کے لئے شفاعت ثابت ہو گی۔

۲۔ امام احمد اور امام طبرانی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اذان سنی اور یہ دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّى اَرْضًا لَا سَخَطَ بَعْدَهٗ

یا اللہ! دعوت کاملہ اور نماز نافعہ کے مالک سیدنا محمد ﷺ پر رحمت فرما اور مجھ سے ایسا راضی ہو جا کہ اس کے بعد ناراضگی نہ ہو۔

تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔

۳۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ جب اذان سنتے تو یہ دعا کرتے

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاعْطِهٖ سُؤْلَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

یا اللہ! دعوت کاملہ اور نماز قائمہ کے مالک محمد ﷺ پر درود بھیج اور روز قیامت ان کی التجا کو قبول فرما۔

آپ ﷺ کے ارد گرد صحابہ سن کر یہی دعا کرتے اور فرمایا جو اذان سن کر یہ پڑھے گا روز قیامت اس کے لئے شفاعت ثابت ہو جائے گی۔ (المعجم الکبیر للطبرانی)

۴۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس نے اذان سنی اور کہا۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّبَلِّغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيْلَةِ عِنْدَكَ وَاجْعَلْنَا فِىْ شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ

(المعجم الکبیر للطبرانی)

میں اعلان کرتا ہوں اللہ کے سوا کوئی مقصود و معبود نہیں اور وہ ذات و صفات میں یکتا ہے اس کا کوئی مثل و شریک نہیں اور سیدنا محمد ﷺ اس کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر درود بھیج اور انہیں مقام وسیلہ عطا فرما اور روز قیامت ان کی ہمیں شفاعت عطا فرما۔

۲۔ دعا کی ابتداء' وسط اور آخر میں

دعا کی ابتداء' وسط اور آخر میں درود شریف پڑھنا سنت ہے تینوں مقامات پر اس کی ادائیگی دعا کی قبولیت کا قوی سبب اور اجر و ثواب میں خوب اضافہ ہے۔

۱۔ دعا کی ابتداء کے بارے میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے ایک آدمی نے آکر نماز پڑھی اور یہ دعا کی یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما آپ ﷺ نے فرمایا نمازی تو نے بہت جلدی کی ہے آئندہ جب نماز ادا کرلو تو پہلے اللہ تعالیٰ کی اس کے شایان شان حمد کرو۔

وصل علی ثم ادعہ — اور پھر مجھ پر درود پڑھ پھر دعا کر۔

حضرت فضالہ کہتے ہیں پھر ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھی' اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور حضور ﷺ پر درود پڑھا حضور ﷺ نے سن کر فرمایا۔

ایھا المصلی ادع اللہ تجب — اے نمازی اب تو دعا کر قبول کی جائے گی۔ (الترمذی' نسائی' ابو داؤد)

۲۔ امام ترمذی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا میں نماز پڑھ رہا تھا نبی اکرم ﷺ تشریف لائے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے جب میں بیٹھا تو میں نے اللہ تعالیٰ کی ثنا کی پھر نبی اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھا پھر میں نے اپنے لئے دعا کی تو آپ ﷺ نے فرمایا اب مانگو عطا کیا جائے گا۔

۳۔ دعا کے آخر اور وسط میں درود شریف پر امام غزالی نے شیخ ابو سلیمان دارانی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ مستحب یہ ہے کہ دو درودوں کے درمیان دعا ہو کیونکہ یہ مسترد نہیں ہوتی اور کریم ذات کے یہ شایان شان نہیں کہ وہ طرفین کو قبول فرمالے اور وسط کو رد کردے۔

۴۔ امام حسن بن عرفہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

دعا اور آسمان کے درمیان پردہ ہوتا ہے یہاں تک کہ حضور ﷺ پر درود شریف پڑھا جائے جب درود شریف پڑھا جاتا ہے تو حجاب ختم اور دعا قبول اور

اگر درود شریف نہ پڑھا جائے تو دعا قبول نہیں ہوتی۔
۵۔ امام ترمذی نے حضرت سعید بن مسیب سے انہوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے نقل کیا دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے۔
حتی یصلی علی نبیك صلی الله علیه وسلم یہاں تک کہ تم اپنے نبی ﷺ پر درود شریف پڑھو۔
لہذا مستحب و افضل دعا میں یہی ہے کہ اس کے اول، وسط اور آخر میں درود شریف پڑھا جائے اور صرف آخر میں درود پر اکتفا نہ کیا جائے۔
۶۔ کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے سواری کے پیالہ کی طرح نہ بناؤ سوار پیالہ بھر کر لٹکا لیتا ہے اگر اسے ضرورت ہو تو اس سے پی لیتا ہے یا وضو کر لیتا ہے ورنہ اسے انڈیل دیتا ہے مجھے دعا کے اول اور وسط میں کرو نہ کہ آخر میں

۳۔ دخول اور خروج مسجد کے وقت

مسجد میں داخل ہوتے وقت اور اس سے نکلنے پر درود شریف پڑھنا مستحب ہے احادیث میں ہے۔
۱۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ یا اللہ محمد ﷺ پر صلوۃ و سلام کا نزول فرما
۲۔ امام ابن خزیمہ اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا آپ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے اور کہے یا اللہ! مجھے شیطان رجیم سے پناہ دے دیں۔
۳۔ امام احمد نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا (اللہ تعالی ان کی برکات سے ہمیں بھی نوازیں) سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہتے۔

بِسمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغفِرلِی ذُنُوبِی وَافتَح لِي اَبوَابَ رَحمَتِكَ

اللہ کے نام سے اور رسول اللہ پر سلام یا اللہ مجھے معاف فرمادے اور میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور جب مسجد سے نکلتے تو یہی کلمات پڑھتے لیکن رحمت کی جگہ فضل کا لفظ لاتے۔

(مسند احمد)

۴۔ مسلمان سے ملاقات پر

کسی مسلمان سے ملاقات کے موقعہ پر درود شریف پڑھنا سنت ہے

ا۔ امام ابو یعلی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو بندے آپس میں اللہ تعالی کی خاطر ملے اور دونوں نے نبی ﷺ پر درود شریف پڑھا تو جدا ہونے سے پہلے ان کے اگلے پچھلے گناہ صاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(الترغیب' منذری)

حافظ سخاوی نے بھی القول البدیع میں یہی روایت مختلف الفاظ سے نقل کی اور کہا اسے حسن بن سفیان اور ابو یعلی نے مسانید میں ابن حبان نے ضعفاء میں ابن بشکوال اور رشید عطار نے بھی نقل کیا ہے پھر کہا شیخ فاکہانی نے بعض اہل فقر و معرفت سے بیان کیا کہ مجھے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شرف ملا میں نے مذکورہ ارشاد کے بارے پوچھا تو آپ ﷺ نے اس کی تائید فرمادی۔ (اللہ تعالی آپ ﷺ پر خوب درود و سلام کا نزول فرما جب تک اس کا ذکر کرنے والے ذکر کر رہے ہیں اور غفلت کرنے والے اس کے ذکر سے غافل ہیں۔)

۵۔ اجتماعی مجالس میں

جب مسلمانوں کا اجتماع ہو تو وہاں بھی درود شریف پڑھنا سنت ہے اور انہیں چاہئے وہ اپنی مجالس کو اس سے مزین کریں متعدد احادیث میں ایسے مواقع پر درود شریف کی فضیلت اور اس پر عظیم ثواب کا ذکر ہے اور پھر ایسی احادیث بھی ہیں جن میں ایسے اجتماعات کا بغیر درود شریف متفرق و ختم ہو جانے پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے

مجالس اور اجتماعات میں درود شریف پڑھنے پر احادیث میں سے کچھ یہ ہیں۔

ا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ذکر کے حلقے تلاش کرتے ہیں جب وہاں پہنچ جاتے ہیں تو انہیں اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اٹھا کر کہتے ہیں ہم تیرے ان بندوں کے پاس آئے ہیں جو تیری نعمتوں کی تعظیم، تیری کتاب کی تلاوت اور تیرے نبی پر درود پڑھتے ہیں اور تجھ سے آخرت و دنیا مانگ رہے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ ان سے فرماتا ہے انہیں میری رحمت سے ڈھانپ دو یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ہمنشیں بدبخت و محروم نہیں ہو سکتے۔ (مسند بزار، جلاء الافہام)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

زَیِّنُوا مَجَالِسَکُم بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُم عَلَیَّ نُور" لَکُم یَومَ القِیَامَۃِ

(جامع صغیر)

اپنے اجتماعات کو دورد شریف سے مزین کرو کیونکہ درود شریف روز قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔

وہ احادیث مبارکہ جن پر ایسے مواقع پر درود شریف ترک کرنے پر تحذیر و تنبیہ ہے درج ذیل ہیں۔

ا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لوگ کسی جگہ اکٹھے ہوں اور وہاں اللہ عزوجل کا ذکر نہ کریں اور نہ نبی ﷺ پر درود شریف پڑھیں تو روز قیامت انہیں حسرت ہوگی اگرچہ وہ جنت میں جائیں۔

حافظ منذری کہتے ہیں کہ اسے امام احمد نے سند صحیح سے ابن حبان نے صحیح میں نقل کیا امام حاکم نے فرمایا یہ بخاری کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

۲۔ انہی سے مروی ہے جس میں مذکورہ الفاظ کا یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں عذاب دے یا انہیں معاف فرمادے۔

حافظ منذری کہتے ہیں اسے امام ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کر کے کہا حدیث حسن ہے۔

۳۔امام نسائی نے سنن کبریٰ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا جب لوگ اکٹھے ہوئے اور وہ بغیر ذکر الٰہی اور بغیر درود شریف اٹھ گئے۔

الاقاموا علی انتن جیفة — تو وہ بدبو مردار سے اٹھے۔

علامہ مناویؒ نے فرمایا مجلس کے اختتام پر ذکر الٰہی اور درود شریف کی تاکید ہے جن الفاظ سے بھی ہو جائے سنت ادا ہو جائے گی ہاں اکمل ذکر یہ ہے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ — یااللہ تو پاک ہے اور تیری ہی حمد ہے میں اعلان کرتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

کیونکہ یہ حدیث میں وارد ہے اس طرح اکمل درود شریف درود ابراہیمی ہے اس کے الفاظ افضل ہیں کیونکہ حضور ﷺ نے وہ خود صحابہ کو سکھایا اور انہیں اپنے رب کی اس نماز میں شامل کرنے کو کہا جو عبادات میں افضل اور قربات میں اقرب ہے۔

۶۔اسم مبارک لکھتے وقت

جو آدمی کسی جگہ آپ ﷺ کا نام لکھے اس کے ساتھ درود شریف بھی تحریر کرے اس پر متعدد اسانید سے احادیث وارد ہیں ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔

۱۔امام طبرانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

من صلی علی فی کتاب لم تزل الملائکه تستغفر له مادام اسمی فی ذلک الکتاب — جس نے مجھ پر درود لکھا جب تک وہاں میرا نام رہے گا فرشتے اس کے لئے دعا مانگیں گے۔

۲۔شیخ سلیمان بن ربیع نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کتاب میں محمد ﷺ پر درود پڑھا وہ اس کے لئے جاری رہے گا جب تک وہاں میرا نام ہے۔

۳۔ابوالشیخ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر کتاب میں درود شریف لکھا ملائکہ اس کے لئے دعا مغفرت کرتے ہیں۔

جب تک میرا نام اس کتاب میں ہے۔ (جلاء الافہام)

بہت سارے علماء محدثین محققین نے آئمہ سلف صالح محدثین کے بارے میں نقل کیا کہ انہیں موت کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو انہیں آپ کے نام کیساتھ درود شریف لکھنے کی وجہ سے اللہ تعالی نے کبیر فضل اور عظیم بشارات سے نوازا' یہ واضح ہے کہ اچھی خواب اللہ تعالی کی طرف بشارت ہوتی ہے اور مومن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہوتا ہے جو نبوت کے تحت ہو اس میں کذب نہیں ہوتا جیسا کہ صحیح البخاری میں ہے۔

۱۔ ایسی ہی ایک خواب حسن بن محمد سے منقول ہے میں نے خواب میں امام احمد بن حنبل کو دیکھا جو فرمار ہے تھے اے ابو علی کاش تم کتاب میں ہمارے تحریر کردہ درود شریف پڑھنے والی برکات دیکھے۔

حافظ سخاوی نے لکھا کہ اسے ابن بشکوال نے نقل کیا۔

۲۔ ابوالحسن بن علی میمونی سے ہے میں نے ابوالحسن بن عیینہ کو خواب میں دیکھا گویا ان کی انگلیوں پر سونے یا زعفران کا رنگ تھا میں نے پوچھا کچھ لکھا ہوا محسوس ہوتا ہے فرمایا یہ حدیث رسول ﷺ لکھنے کی وجہ سے ہے یا فرمایا حدیث رسول میں درود شریف لکھنے کی وجہ سے ہے۔

۳۔ خطیب کہتے ہیں مجھے مکی بن علی نے انہیں ابو سلیمان حرانی نے بتایا میرے ایک پڑوسی ابوالفضل تھے نماز روزہ کثرت کے ساتھ ادا کرتے انہوں نے بتایا میں حدیث لکھتا مگر درود شریف نہیں لکھتا تھا مجھے خواب میں رسول اللہ ﷺ کا دیدار ہوا فرمایا جب تم لکھتے ہو تو مجھ پر درود کیوں نہیں لکھتے؟ پھر کچھ دنوں کے بعد زیارت کا شرف ملا تو فرمایا تمہارا درود میرے ہاں پہنچتا ہے لہذا تم درود پڑھو تو کہا کرو ﷺ۔

۴۔ شیخ سفیان ثوری کہتے ہیں کہ اگر کتابت حدیث میں درود شریف کے علاوہ کوئی فائدہ نہ ہو تو یہی فائدہ کافی ہے۔ کیونکہ جب تک وہ کتاب میں ہے درود شریف جاری ہے۔

۵۔ محمد بن ابی سلیمان سے منقول ہے میں نے خواب میں اپنے والد کو دیکھا اور پوچھا اللہ تعالی نے کیا معاملہ فرمایا؟۔

کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کتاب میں درود شریف لکھنے کی وجہ سے۔

۶۔ ایک محدث کا بیان ہے میرا ایک پڑوسی تھا فوت ہوا خواب میں دیکھا گیا پوچھا کیسی گزری؟ کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف فرما دیا وجہ پوچھی تو کہا میں جب بھی رسول اللہ ﷺ کا نام لکھتا تو ساتھ درود شریف لکھتا۔

(ابن بشکوال، جلاء الافہام، القول البدیع)

۷۔ سفیان بن عیینہ کا بیان ہے ہمیں خلف صاحب الخلقان نے بتایا ہمارا ایک دوست تھا جو ہمارے ساتھ حدیث پڑھتا تھا فوت ہو گیا خواب میں ملاقات ہوئی تو اس نے سبز رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے میں نے کہا تم تو ہمارے ساتھ حدیث پڑھتے تھے کہا ہاں معاملہ کیا ہے؟ کہنے لگے میں جب بھی حدیث میں حضور ﷺ کا ذکر پڑھتا تو اس کے نیچے ﷺ لکھ دیتا اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ بدلہ عطا فرمایا ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔

(القول البدیع)

۸۔ عبداللہ بن حکم کہتے ہیں میں نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ نے کیا معاملہ فرمایا؟ کہنے لگے اس نے رحم فرما کر میری مغفرت فرما دی اور مجھے دلہن کی طرح آرام دے دیا اور مجھ پر اس طرح رحمت نچھاور فرمائی جس طرح دولہا پر پھول میں نے وجہ پوچھی فرمایا میں نے اپنی کتاب رسالہ میں حضور ﷺ پر درود شریف لکھا تھا میں نے پوچھا وہ الفاظ کیا تھے تو بتایا الفاظ یہ تھے۔

وصلی اللہ علی محمد عدد ماذکرہ الذاکرون وعددما غفل عن ذکرہ الغافلون	اللہ تعالیٰ حضور پر رحمتوں کا نزول فرمائے بمطابق اس کا ذکر کرنے والوں کے اور بمطابق اس کے ذکر سے غفلت برتنے والوں کے۔

صبح میں نے "الرسالہ" دیکھا تو اس میں یہی الفاظ تھے۔

۹۔ خطیب نے ابو اسحاق دارمی المعروف نہشل سے نقل کیا کہ میں حدیث لکھتا تو حضور ﷺ کے نام کے ساتھ ﷺ تسلیما لکھتا میں نے خواب میں حضور ﷺ کی

زیارت کاشرف پایا توآپ ﷺ نے میرا لکھا ہوا دیکھ کر فرمایا یہ عمدہ ہے۔

۱۰۔ عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں مجھے ثقہ دوست نے بتایا میں نے محدث کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے رحم فرمادیا اور مجھے معاف فرمادیا میں نے عرض کیا کیسے ؟ کہنے لگے میں جب بھی حضور ﷺ کا نام لکھتا تو ساتھ درود شریف لکھتا تھا۔

۱۱۔ حافظ ابو موسیٰ نے محدثین کی ایک پوری جماعت کے بارے میں لکھا کہ انہیں وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا اور انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے بخشش دیا اس درود شریف کی برکت سے جو ہم ہر حدیث میں لکھا کرتے تھے۔

۱۲۔ امام ابوزرعہ کو خواب میں فرشتوں کے ساتھ آسمان پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا گیا پوچھا یہ مقام کیسے ملا ؟ فرمایا میں نے ہاتھ سے لاکھ حدیث لکھیں جب بھی حضور ﷺ کا نام آتا تو میں درود شریف پڑھتا ﷺ اور حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت فرماتا ہے۔

۱۳۔ الدر المنضود میں اہل علم کی جماعت سے نقل کیا کہ ابوالحسن شافعی کہتے ہیں۔ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کا دیدار پایا تو عرض کیا امام شافعی نے اپنی کتاب الرسالہ میں جو مذکورہ درود شریف پڑھا ہے اس کا اجر آپ ﷺ کی طرف سے کیا ہے ؟ فرمایا انہیں میری طرف سے اجر یہ ہے کہ روز قیامت انہیں حساب کے لئے روکا نہیں جائے گا۔

۱۴۔ بعض علماء کو آپ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ محمد بن ادریس (امام شافعی) آپ ﷺ کے چچازاد بھائی ہیں انہیں آپ ﷺ نے کوئی خصوصی کرم فرمایا ہے فرمایا ہاں میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا ہے کہ ان کا حساب نہ لیا جائے انہوں نے عرض کیا اس کی وجہ کیا ہے ؟ فرمایا انہوں نے مجھ پر اس طرح درود پڑھا کہ اس طرح کسی نے بھی نہیں پڑھا اور اس کے الفاظ پیچھے گزر چکے ہیں۔

۱۵۔ در منضود میں ہے امام بیہقی کا بیان ہے امام شافعی کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا گیا

اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے بتایا اس نے مجھے معاف فرما دیا عرض کیا کس وجہ سے؟ فرمایا پانچ کلمات کی بناء پر جن کے ساتھ میں حضور ﷺ پر درود پڑھتا تھا اور وہ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَن صَلّٰی علیه

یا اللہ! حضور ﷺ پر درود پڑھنے والوں کی تعداد کے مطابق رحمتیں نازل فرما

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَن لَّم یُصَلِّ عَلَیهِ

یا اللہ! درود نہ پڑھنے والوں کی تعداد کے برابر رحمتیں نازل فرما۔

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرتَ اَن یُّصَلّٰی عَلَیهِ

یا اللہ! حضور ﷺ پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَن یُّصَلّٰی عَلَیهِ

حضور ﷺ پر اس طرح رحمتیں نازل فرما جس طرح تو آپ ﷺ پر پسند فرماتا ہے اور

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنبَغِی اَن یُّصَلّٰی عَلَیهِ

حضور ﷺ پر رحمتیں نازل فرما جیسا کہ آپ ﷺ کی شایان شان ہے۔

۱۶۔ حافظ سخاوی نے ابو طاہر مخلص سے ابن بشکوال کی روایت سے بیان کیا کہ انہوں نے خواب میں حضور ﷺ کو دیکھا سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے چہرہ انور پھیر لیا یہ دوسری جانب سے حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے چہرہ پھیر لیا عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے چہرہ انور کیوں پھیر لیا ہے؟ فرمایا تم اپنی کتاب میں میرے نام کے ساتھ درود شریف نہیں لکھتے اس کے بعد میں جب بھی آپ ﷺ کا نام لکھتا ہوں تو ساتھ یہ الفاظ بھی تحریر کرتا ہوں ﷺ تسلیما کثیرا کثیرا۔

۱۷۔ ایک آدمی حدیث لکھتا اور کاغذ میں بخل کی وجہ سے آپ ﷺ پر درود شریف نہ لکھتا تو اس کے دائیں ہاتھ میں پھوڑا نکل آیا۔ (ہم اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں وہ ہمیں ہمیشہ آپ ﷺ پر درود شریف والا بنا دے۔

۱۸۔ امام محمد بن ذکی الدین منذری کو ملک صالح کے دور میں خواب میں دیکھا گیا۔

انہوں نے خواب والے سے پوچھا تم بادشاہ پر خوش ہو بتایا لوگ خوش ہیں فرمایا ہم تو جنت میں ہیں اور ہمیں حضور علیہ کی دست بوسی بھی نصیب ہوئی اور فرمایا ان لوگوں کو مبارک ہو جو اپنے ہاتھوں سے یہ لکھتے ہیں قال رسول اللہ علیہ تو وہ ہمارے ساتھ جنت میں ہونگے۔

(اے اللہ حضور علیہ کے جاہ و مقام کے صدقہ میں ہمیں بھی ان میں شامل فرمادے)

۱۹۔ یہی وجہ ہے حافظ ابن صلاح کہتے ہیں حدیث بیان کرنے والے کو آپ علیہ کے اسم گرامی کے ساتھ درود شریف کا اہتمام کرنا چاہئے اور اس عمل میں کوتاہی نہ کرے کیونکہ طلبہ اور کاتبین حدیث کے لئے یہ سب سے بڑا نقدی فائدہ ہے اور جس نے غفلت کی وہ حصہ وافر سے محروم ہو جائے گا ہمیں اس بارے میں متعدد محدثین کے خواب بیان کئے ہیں اور جو درود شریف لکھتا ہے وہ دعا ہوتی ہے نہ کہ مروی کلام یہی وجہ ہے کہ یہ روایت کے ساتھ ہی مقید نہیں اور نہ ہی اصل پر اکتفا کی پابندی ہے۔

۲۰۔ علامہ ابن ہیتمیؒ کہتے ہیں اس کے بعد ابن صلاحؒ نے صورۃ صلوۃ میں تخفیف پر تنبیہ کی جیسا کہ بعض محروم لوگ مکمل علیہ لکھنے کے بجائے صلعم لکھ دیتے ہیں اس طرح انہوں نے معنا کمی پر بھی تحذیر کی مثلاً لفظ سلم نہیں کہتے اور پہلے گزرا کہ صلوۃ و سلام میں سے ایک پر اکتفا مکروہ ہے ایک محدثین کی جماعت "سلم" نہیں لکھتی تھی تو انہوں نے رسول اللہ علیہ کو خواب میں ناراض پریشان یا اس پر زجر فرمانے والا پایا بعض کو فرمایا تم آپنے کو چالیس نیکیوں سے کیوں محروم کر لیتے ہو کیونکہ "وسلم" کے چار حروف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ہیں۔

۲۱۔ اس سلسلہ میں حافظ رشید الدین عطار نے ابو سلیمان حرانی سے نقل کیا کہ میں نے خواب میں دیدار مصطفیٰ علیہ کیا آپ علیہ نے مجھے فرمایا اے ابو سلیمان جب تم حدیث میں میرا ذکر کرتے ہوئے صلوۃ پڑھتے ہو "وسلم" کیوں نہیں پڑھتے حالانکہ اس کے چار حروف ہیں اور ہر حرف کے عوض دس نیکیاں میں تم چالیس نیکیاں کیوں چھوڑ دیتے ہو۔

۲۲۔ شیخ ابن صلاح نے حمزہ کتانی سے نقل کیا میں حدیث لکھتا مگر "وسلم" نہیں لکھتا تھا میں نے خواب میں زیارت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا وجہ تم مجھ پر کامل صلوۃ نہیں پڑھتے تم صلی اللہ علیہ لکھتے ہو مگر "وسلم" نہیں لکھتے

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم میں فرمایا علماء نے تصریح کی ہے کہ تسلیم کے بغیر صرف صلوۃ پر اکتفا مکروہ ہے واللہ اعلم امام قسطلانی کہتے ہیں ابن صلاح نے بھی تصریح کی ہے کہ صرف علیہ السلام پر اکتفا مکروہ ہے (شرح الاذکار ۳۔۳۳۱)

۷۔ ہر اچھے کلام کے وقت

ہر اچھے کلام کی ابتدا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کے نبی ﷺ پر درود سے مستحب ہے الحمد للہ سے ابتداء کرنے کے بارے میں سنن ابوداؤد اور مسند احمد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کلام کی ابتدا حمدِ الٰہی سے نہ ہو وہ بے برکت ہوتا ہے۔

ابتداء کلام میں درود شریف کے بارے میں ابو موسیٰ مدینی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر وہ کلام جس کی ابتدا ذکر الٰہی سے نہ کی جائے۔

وبالصلاة علی فهوا قطع ممحوق	اور نہ مجھ پر درود شریف پڑھا تو وہ ہر
من کل برکة	برکت سے محروم و خالی ہوتا ہے۔

محدث ابن مندہ کی روایت میں اس قسم کے سخت الفاظ ہیں۔

(جلاء الافہام الدر المنضود)

۸۔ وعظ 'اشاعت علم خصوصاً حدیث شریف پڑھتے وقت

تبلیغ علم 'افتتاح وعظ و نصیحت 'افتتاح درس 'اختتام درس خصوصاً حدیث نبوی ﷺ کی قرات کے موقعہ پر ابتداءً اور اختتاماً درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

۱۔ امام نووی ؒ اذکار میں فرماتے ہیں حدیث اور اسی طرح کے دیگر علوم کے قاری کے لئے مستحب ہے کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کا نام آئے بلند آواز سے صلوۃ و سلام پڑھے لیکن آواز زیادہ بلند نہ کرے اور فرمایا جن لوگوں نے اس بات کی تصریح کی ہے ان میں حافظ ابو بکر خطیب بغدادی جیسے لوگ ہیں۔

ہمارے اصحاب اور دیگر علماء نے اس پر بھی تصریح کی ہے کہ تلبیہ کے بعد بلند آواز سے درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔ (الاذکار)

۲۔ امام اسماعیل اسحاق نے سند کے ساتھ جعفر بن برقان سے نقل کیا حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے لکھا حمد و صلوۃ کے بعد کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو عمل آخرت سے دنیا کے طالب ہیں کچھ قصہ گو ایسے ہیں جنہوں نے حضور ﷺ پر صلوۃ کے بجائے امراء اور بادشاہوں پر صلوۃ شروع کر دی ہے میرا پیغام پہنچنے کے بعد تمام لوگوں کو آگاہ کر دو صلوۃ فقط انبیاء پر 'دعا عام مسلمانوں کے لئے اور اس کے علاوہ اجازت ہے۔
(الدر المنضود)

۳۔ امام ابو نعیم نے اوزاعی سے نقل کیا حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے گورنروں کی طرف لکھا اور قصہ گو لوگوں کو اس بات کا پابند بنا دیا کہ صلوۃ صرف رسول اللہ ﷺ کے لئے ہے تو محدث 'واعظ اور مدرس کو چاہئے وہ اپنے کلام کا افتتاح حمدِ باری تعالیٰ اور پھر درود شریف سے کرے اور اختتام بھی درود شریف پر ہی کرے خطوط کی ابتداء میں درود شریف لکھنا بھی اسی میں شامل ہے واقدی نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا انہوں نے عمال کو لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خلیفہ رسول ﷺ ابو بکر کی طرف سے طریقہ بن حاجز کی طرف ہے سلام علیک' میں حمد کرتا اس ذات اقدس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس

سے عرض کرتا ہوں کہ وہ حضرت محمد ﷺ پر درود بھیجے حافظ ہیتمی کہتے ہیں خطوط کی ابتدا میں صلوۃ لکھنا خلفاء راشدین کی سنت ہے اور اسی پر تمام امت کا عمل چلا آرہا ہے امام نووی نے اذکار میں لکھا حماد بن سلمہ سے مروی ہے کہ مسلمانوں کے درمیان مراسلت یوں ہوئی تھی من فلان الی فلان اما بعد سلام علیك فانی احمد الیك الله الذی لا اله الا ھو اسأ له ان یصلی علی محمد وعلی آل محمدالخ

۹۔ صبح وشام درود شریف

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر صبح کے وقت دس دفعہ اور شام کے وقت دس دفعہ درود شریف پڑھا۔

ادر کته شفاعتی یوم القیامة(جامع صغیر) روز قیامت اسے میری شفاعت پالے گی

۱۰۔ نیند اور قلتِ نیند کے وقت

ا۔ حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو آدمی بستر پر لیٹے پھر سورۂ ملک پڑھے پھر کہے یا اللہ حل وحرم کے رب رکن و مقام کے رب مشعر حرام کے رب حق ہر آیت جو تو نے رمضان میں اتاری روح محمد ﷺ پر تحیہ وسلام کا نزول فرما یہ چار دفعہ پڑھے تو اللہ تعالی اس پر دو فرشتے مقرر کرتا ہے حتی کہ وہ حضور ﷺ کے پاس جا کر عرض کرتے ہیں فلاں بن فلاں نے آپ ﷺ پر اللہ کی رحمت اور سلام کہا ہے آگے سے میں کہتا ہوں فلاں بن فلاں پر میری طرف سے سلام اور اللہ تعالی کی رحمت وبرکات ہوں۔ (المختارہ)

۲۔ القول البدیع میں ہے کہ ابن بشکوال نے عبدوس رازی سے بیان کیا کہ کم نیند آدمی سونے سے پہلے یہ آیت پڑھے ان اللہ وملائکتہ یصلون اور اس کے بعد آپ ﷺ پر درود شریف پڑھے

۱۱۔ نیند سے اٹھنے کے وقت

امام نسائی نے سنن الکبری میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا اللہ تعالی ان دو بندوں سے کامل راضی ہوتا ہے ایک وہ جو دوسرے ساتھیوں کے ساتھ

جہاد میں شریک ہوا دوسرے بھاگ گئے لیکن وہ ثابت قدم رہا اگر قتل ہو گیا تو شہادت پا گیا اور اگر بچ گیا تو تب بھی اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا دوسرا وہ جو رات کو خفیہ اٹھا کامل وضو کیا پھر اللہ تعالیٰ کی تحمید و تمجید کی نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھا اور قرآن کی تلاوت کی اس پر اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے اور فرماتا ہے دیکھو میرا بندہ قیام کر رہا ہے اور اسے میرے سوا کوئی نہیں دیکھ رہا حافظ عبد الرزاق نے بھی اسے روایت کیا۔

۱۲۔ کان بجنے کے وقت

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی کے کان بجے تو وہ مجھے یاد کرتے ہوئے مجھ پر درود شریف پڑھے۔ اور کہے اللہ تعالیٰ اس کا بہتر ذکر کرے جس نے مجھے یاد کیا ہے۔

علامہ مناویؒ نے شرح کرتے ہوئے کہا ذکر سے محمد رسول اللہ ﷺ یا اس کی مثل مراد ہے امام زیلعی نے فرمایا یہ روایت واضح کر رہی ہے کہ محض ذکر پر اکتفا نہ ہو بلکہ درود شریف بھی پڑھا جائے۔

پھر لکھا یہ اس لئے ہے کہ ارواح نہایت ہی صاحب طہارت و نظافت ہوتی ہیں ان کے لئے سننے اور دیکھنے کی قوت ہوتی ہے جس کا اتصال آنکھوں سے ہوتا ہے اور وہ فضا میں بلند اور سفر کرتیں ہین پھر اس مقام تک چڑھتیں ہیں جہاں سے ان کی ابتداء ہوئی جب وہ نفس کے قید سے جدا ہو جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس قدر طاقت پاتی ہے کہ انسان اس کے تصور سے بھی قاصر ہے اگر وہ نفس میں مقید نہ ہو تو وہ عجائبات ملاحظہ کرے لیکن وہ نفس کی میل میں ملوث ہو جاتی ہے اور گناہوں کی محبت کے جام کی وجہ سے مکدر ہو جاتی ہے ہمارے آقا ﷺ کی روح طیبہ سے جب پوچھا گیا اب کہاں جانا ہے فرمایا سدرۃ المنتہی کی طرف اور آپ ﷺ کی روح طیبہ وہاں یہی عرض کر رہی ہے رب امتی امتی یہاں تک کہ نفخہ اولی یا ثانیہ پھونکا جائے گا تو کان کا بجنا روح کی وجہ سے ہے وہ لطیف مطہر اور بلند اور اسے اس مقام کا شوق ہوتا ہے جس پر حبیب خدا ﷺ تشریف فرما ہیں جب کان بجے تو خیر کی طرف متوجہ ہوا جائے یہی وجہ ہے آپ ﷺ نے درود شریف پڑھنے کی تعلیم دی کیونکہ آپ ﷺ اس وقت اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں یاد فرما رہے

تھے تواس سے درود کا مطالبہ فرمایا تاکہ درود پڑھ کر آپ ﷺ کا حق ادا کرنے کی کوشش کرے۔

ہاں یہ مقام ان اہل ایمان کی نسبت ہے جن کے دل ذات رسول اللہ ﷺ سے متعلق اور ان کے ارواح عالم ارواح میں روح شریفہ سے متعارف ہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے اس طرف اشارہ فرمایا ارواح مجتمع لشکروں کی طرح ہیں جن کی آپس میں معرفت ہے ان میں محبت ہو گی اور جن میں پہچان نہیں ان میں اختلاف ہو گا۔

رہا معاملہ غیر اہل ایمان کا تو ان کے کان بجنے کے دیگر اسباب روحیہ ہو سکتے ہیں لیکن وہ علوی وسدری نہیں بلکہ ظلماتی وسفلیہ ہونگے۔

۱۳۔ بات بھول جانے پر

ا۔ شیخ ابن سنی نے حضرت عثمان بن ابی حرب باھلی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی کوئی بات بیان کرنا چاہتا تھا مگر اسے وہ بھول گئی۔

فلیصل علی فان فی صلاتہ علی خلفا	وہ مجھ پر درود پڑھے کیونکہ اس کی صلاۃ
من حدیثہ وعسی ان یذکرہ	میں اس بات کا ازالہ موجود ہو گا اور اسے
(دیلمی، ابن بشکوال)	وہ یاد آجائے گی۔

۱۴۔ نمازوں کے بعد

نمازوں کے بعد بھی درود شریف پڑھنا مستحب ہے بہت سے اہل علم نے اس پر خصوصی فصول وعنوان قائم کیئے ہیں مثلاً حافظ ابو موسی مدینی نے سند کے ساتھ شیخ ابو بکر محمد بن عمر سے نقل کیا میں ابو بکر بن مجاہد کے پاس تھا شیخ شبلیؒ آئے انہوں نے اٹھ کر معانقہ کیا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا میں نے ابن مجاہد سے عرض کیا میرے سر تاج تم نے شبلیؒ کا اس قدر احترام کیا حالانکہ اہل بغداد اسے دیوانہ سمجھتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے ان کے ساتھ وہی کیا جو ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو میں نے کرتے دیکھا میں نے خواب میں دیکھا رسول اللہ ﷺ نے شبلیؒ کے آنے پر قیام فرمایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ عطا فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول

اللہ ﷺ شبلی پر اتنی شفقت؟ فرمایا یہ نماز کے بعد لقد جاء کم رسول من انفسکم (آخر تک) کی تلاوت کر کے مجھ پر درود شریف پڑھتے ہیں۔

ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ یہ ہر فرض نماز کے بعد ان آیات کی تلاوت کر کے تین دفعہ عرض کرتے ہیں۔

صلی اللہ علیک یامحمد اے مجموعہ خوبی آپ پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتوں کا نزول ہو۔

توجب شبلی میرے پاس آئے میں نے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی بات بتائی۔

(جلاء الافہام)

القول البدیع میں ہے کہ یہ واقعہ ابن بشکوال نے ابو القاسم الخفاف سے یوں بیان کیا کہ ایک دن میں ابو بکر نامی آدمی کے پاس قرآن مجید پڑھ رہا تھا وہ اللہ تعالیٰ کے ولی تھے انہوں نے مجھے طویل واقعہ سنایا جس کا آخری حصہ تھا کہ حضرت شبلیؒ مسجد ابو بکر بن مجاہد میں گئے تو انہوں نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا ان کے تلامذہ نے عرض کیا آپ تو وزیر علی بن عیسی کے لئے قیام نہیں فرماتے لیکن شبلی کے لئے قیام کیا انہوں نے فرمایا کیا میں اس کے لئے قیام نہ کروں جس کی عزت خود رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہو؟ میں نے خواب میں رسالت مآب ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا ابو بکر کل تیرے پاس جنتی آدمی آئے گا اس کا احترام کرنا میں نے چند راتوں کے بعد پھر زیارت کا شرف پایا تو فرمایا اے ابو بکر جس طرح تو نے اس جنتی کا احترام واکرام کیا اللہ تعالیٰ تجھے بھی اسے طرح اکرام سے نوازے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ شبلی کو یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟ فرمایا یہ پانچ وقت نماز کے بعد مجھے یاد کرتے ہوئے لقد جاء کم رسول من انفسکم الخ کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کا یہ عمل اسی (۸۰) سال سے جاری ہے کیا میں ایسے شخص کا اکرام نہ کروں؟

حافظ سخاوی کہتے ہیں نماز کے بعد درود شریف پر حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت سے استدلال کیا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس

نے ہر فرض نماز کے بعد یہ دعائیں کہی روز قیامت اسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ اَعطِ مُحَمَّدانِ الوَسِیلَۃَ وَاجعَل فِی اَلمُصطَفِینَ مَحَبَّتَہ' وَفِی العَالَمِینَ دَرَجَتَہ' وَفِی المقَرِبینَ دَارہ (الطبرانی)	یا اللہ حضور ﷺ کو مقام وسیلہ عطا فرما اور منتخب لوگوں میں انہیں محبوب بنا تمام جہانوں میں انہیں بلند فرما اور مقربین میں ان کا خصوصی مقام بنا۔

۱۵۔ قرآن کریم کے ختم پر

ختم کا موقعہ دعا کا وقت ہوتا ہے لہذا اس وقت بھی آپ ﷺ پر درود شریف پڑھا جائے۔

۱۔ ابن ابی داؤد نے فضائل قرآن میں حکم سے نقل کیا کہ میرے پاس حضرت مجاہد اور ابن ابی لبابہ نے پیغام بھجوایا ہم قرآن ختم کر رہے ہیں اور اس وقت دعا قبول کی جاتی ہے تو پھر انہوں نے اس موقعہ پر مختلف دعائیں کیں۔

۲۔ اسی کتاب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

من ختم القرآن فله دعوة مستجابة	جس نے قرآن ختم کیا اس کی دعا متقبول ہوتی ہے۔

۳۔ حضرت مجاہد کا قول ہے۔

تنزل الرحمة عند ختم القرآن	ختم قرآن کے وقت خصوصی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔

۴۔ ابو عبید نے فضائل قرآن میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا مدینہ طیبہ میں ایک آدمی متعدد دوستوں کے درمیان اول تا آخر قرآن کی تلاوت کرتے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

يضع عليه الرقباء	ان کے گلے میں ہار ڈالتے۔

اور جب ختم قرآن قریب آتا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی تقریب میں شرکت فرماتے

۴۔امام احمد نے ختم قرآن کے موقعہ پر دعا کرنے پر تصریح کی ہے اور فرمایا کرتے۔

کان انس رضی اللہ عنہ اذا ختم القرآن جمع اھلہ وولدہ

(جلاء الافہام)

حضرت انس رضی اللہ عنہ جب قرآن کریم ختم کرتے تو اپنے اہل اور اولاد کو اس تقریب میں جمع فرماتے۔

۱۶۔ مصیبت و پریشانی کے وقت

مصیبت، پریشانی اور حالت غم میں درود شریف پڑھا جائے کیونکہ ان تمام چیزوں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

۱۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے میں نے عرض کیا میں اپنی تمام دعائیں آپ ﷺ پر بصورت درود شریف ہی پڑھوں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

اذا تکفی ھمك ویغفر ذنبك

تیری تمام پریشانیوں کے ازالہ اور گناہوں کی مغفرت کے لئے یہ کافی ہے

۲۔امام طبرانی نے حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میرے والد گرامی سیدنا محمد باقر رضی اللہ عنہ کو جب بھی کوئی پریشانی لاحق ہوتی وضو فرماتے دو رکعات نماز ادا کرتے اور اس کے بعد یہ عرض کرتے۔

اَللّٰھُمَّ اَنتَ ثِقَتِی فِی کُلِّ کَربٍ وَرَجَائِی فِی کُلِّ شِدَّۃٍ وَاَنتَ لِی فِی کُلِّ اَمرٍ نَزَلَ بِی ثِقَۃٌ وَعِدَّۃٌ فَکَم مِن کَربٍ قَد یَضعِفُ عِندَالفُؤَادِ وَتُقِلُّ فِیہِ الحِیلَۃُ وَیَرغَبُ عِندَہٗ الصَّدِیقُ وَیَشمُتُ بِہٖ العَدُوُّ اَنزَلتُہٗ بِكَ وَشَکَوتُہٗ اِلَیكَ فَفَرَّجتَہٗ وَکَشَفتَہٗ

یا اللہ! تو ہی میرا ہر مشکل میں سہارا اور ہر سختی میں میری امید اور ہر نازل ہونے والی آفت میں ماوی اور ملجا ہے بہت سی مصیبتوں نے میرے دل کو کمزور کر دیا ہے تدبیر جواب دے گئی ہے اور دوستوں نے منہ پھیر لیا ہے دشمن خوش ہو رہے ہیں میں تیری

فَاَنتَ صَاحِبُ كُلِّ حَاجَةٍ وَوَلِيُّ كُلِّ نِعمَةٍ وَاَنتَ الَّذِى حَفِظتَ الغُلَامَ بِصَلَاحِ اَبوَيهِ فَاحفِظنِى بِهٖ حَفِظتَه' بِهٖ وَلَاتَجعَلنِى فِتنَةً لِلقَومِ الظَّالِمِينَ اَللّٰهُمَّ وَاَسئَالُكَ بِكُلِّ اِسمٍ هُوَلَكَ سَمَّيتَه' فِى كِتَابِكَ اَوعَلَّمتَه' اَمرًا مِن خَلقِكَ اَواستَاثَرتَ فِى عِلمِ الغَيبِ عِندَكَ وَاَسئَالُكَ بِاسمِكَ الاَعظَمِ الاَعظَمِ الاَعظَمِ الَّذِى اِذَا سُئِلتَ بِهٖ كَانَ حَقًّا عَلَيكَ اَن تَجِيبَ اَنْ تُصَلِّىَ عَلىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلىٰ آلِ مُحَمَّدٍ وَاَسئَالُكَ اَن تَقضِى حَاجَتِى اَللّٰهُمَّ اَنتَ اَعلَمُ بِحَاجَاتِى فَاقضِهَا

(الدرالمنضود)

بارگاہ میں آیا ہوں اور تیری طرف ہی رجوع کر رہا ہوں۔ میری تکلیف کو دور فرما اور میری حاجت کو پورا فرما تو ہی حاجت میں میرا مالک ہے۔ اور ہر نعمت کا تو ہی والی ہے اور تو نے اس نوجوان کی حفاظت کی اس کے والدین کی برکت کی وجہ سے میری بھی حفاظت فرما جس طرح کہ ان کی تو نے حفاظت فرمائی اور مجھے قوم کے ظلم کی آزمائش میں مبتلا نہ فرما اللہ! میں تیرے ہر نام کے وسیلہ سے مانگتا ہوں جو کتاب میں ہے یا مخلوق میں سے کسی کو سکھائے ہیں یا تو نے علم غیب کی صورت میں مخفی رکھا ہے میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے نام سے جو سب سے بڑا سب سے بڑا ہے جس کی برکت سے جب بھی تجھ سے مانگا جاتا ہے تو اس دعا کو قبول فرماتا ہے۔

یا اللہ! خصوصی رحمتیں نازل فرما حضور ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر اور میں عرض کرتا ہوں کہ میری حاجت کو پورا فرما یا اللہ! تو میری حاجات سے سب سے زیادہ آگاہ ہے۔ انہیں پورا فرما دے۔

۱۷۔ دعا حاجت میں

۱۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ مجلس میں تشریف لائے فرمایا جس کی کوئی حاجت ہے خواہ اللہ عزوجل کی طرف یا کسی بندے کی طرف تو وہ اچھی طرح وضو کرے، دو رکعتیں ادا کرے پھر اللہ تعالیٰ کی ثنا کرے اور نبی ﷺ پر درود شریف پڑھے پھر یہ دعا کرے۔

لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ سُبحَانَ رَبِّ العَرشِ العَظِيمِ وَالحَمدُلِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ اَسأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغفِرَتِكَ وَالغَنِيمَةَ مِن كُلِّ بِرٍ وَالسَّلاَمَةَ مِن كُلِّ ذَنبٍ لاَتَدَع لِي ذَنبًا اِلاَّ غَفَرتَه، وَلاَ هَمًّا اِلاَّفَرَّجتَه، وَلاَ حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلاَّ قَضَيتَهَا يَا اَرحَمَ الرَّاحِمِينَ

(الترمذی، ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مطلوب و معبود نہیں وہ پاک ہے عرش عظیم کا رب اور تمام حمد اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنہار ہے میں تیری رحمتوں کے اسباب، تیری مغفرت کے سائے ہر نیکی کا حصول ہر گناہ سے سلامتی مانگتا ہو میرے ہر گناہ کو معاف فرما دے میری ہر تکلیف کو دور فرما [illegible] ری ہر حاجت جو تجھے پسند ہے پوری فرما دے اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی حاجت ہو وہ اچھی طرح وضو کرے دو رکعتیں نماز ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ اور آیت الکرسی پڑھے دوسری میں فاتحہ اور امن الرسول (سورہ بقرہ کی آخری آیات) پڑھے تشہد و سلام کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ يَامُونِسَ كُلِّ وَحِيدٍ وَيَا صَاحِبَ كُلِّ فَرِيدٍوَيَاقَرِيبًا غَيرَ بَعِيدٍ وَيَا شَاهِدًا غَيرَ غَائِبٍ وَيَاغَالِبًا غَيرَ

یااللہ ہر اکیلے غمخوار، اے ہر شخص کے سہارا، اے قریب نہ کہ بعید، اے شاہد نہ کہ غائب اے غالب نہ کہ مغلوب

مَغلُوبٍ یَاحَیُّ یَا قَیُّومُ یَاذَاالجَلَالِ وَالاِکرَامِ یَا بَدِیعَ السَّمٰوٰاتِ وَالاَرضِ بِاسمِكَ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اَلحَیَّ القَیُّومُ الَّذِی عَنَت بِهِ الوُجُوهُ خَشَعَت لَهُ الاَصوَاتُ وَوَجِلَت لَهُ القُلُوبُ مِن خَشیَتِهِ اَن تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَاَن تَقُلَ بِی کَذَا (الدیلمی)

اے زندہ اے قائم اے صاحب جلال واکرام آسمانوں اور زمین کو بغیر مادہ کے پیدا فرمانے والے تیرے نام رحمٰن رحیم حی قیوم کا صدقہ جس کے سامنے تمام چہرے جھکتے ہیں آوازیں پست ہو جاتیں ہیں دل دہل جاتے ہیں اپنے حبیب محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر رحمتوں کا نزول فرما اور میری اس حاجت کو بھی پورا فرما۔

پھر اپنی حاجت کا تذکرہ کرے۔

۱۸۔ خطبہ نکاح کے موقعہ پر

ا۔ امام نووی اذکار میں لکھتے ہیں کہ خطبہ دینے کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور حضور ﷺ پر درود شریف پڑھتے ہوئے یہ کہے میں اعلان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ ذات و صفات میں بے مثل ہے اور یہ بھی اعلان کرتا ہوں حضرت محمد ﷺ اسی کے منتخب بندے اور رسول ہیں اس کے بعد ایجاب و قبول ہو۔

۲۔ حافظ سخاوی کہتے ہیں ہمیں بیان کیا گیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی "ان الله وملائکته" کے تحت فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی توصیف اور ان کے لئے خصوصی مغفرت و رحمت عطا کرتا ہے اور ملائکہ کو ان کے کے لئے استغفار کا حکم دیتا ہے یایها الذین امنوا صلو علیه وسلموا تسلیما کا معنی یہ ہے کہ تم اپنی نمازوں، مساجد، ہر خصوصی موقعہ اور خطبہ نکاح میں درود شریف پڑھا کرو۔

۳۔ انہوں نے ہی یہ بیان کیا کہ حضرت ابو بکر بن حفص نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو جب نکاح کروانے کے لئے دعوت دی جاتی تو آپ ﷺ تشریف لے اور فرماتے لوگو ہمارے اردگرد جمگھٹا نہ کرو۔

اَلحَمدُلِلّٰہِ وَصَلَّ اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ — تمام تعریف اللہ کے لئے ہے اور اللہ کی خصوصی رحمتوں کا حضور پر نزول ہو۔

پھر ایجاب و قبول کرواتے ہوئے فرماتے فلاں نے تمہیں پیغام نکاح دیا ہے اگر تم قبول کرلو توالحمد للہ اور اگر تم رد کردو تو سبحان اللہ۔

۴۔ شیخ عتبی نے اپنے والد سے بیان کیا حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے خطبہ نکاح ان کلمات میں دیا۔

اَلحَمدُلِلّٰہِ ذِی العِزَّۃِ وَالکِبرِیَاء وَصَلَّ اللّٰہَ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الاَنبِیَاءِ — تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو عزت و کبریائی کا مالک ہے اور اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتوں کا نزول ہو خاتم الانبیاء ﷺ پر۔

حمد و صلوۃ کے بعد تمہاری دعوت کو ہم نے قبول کیا اور ہمارا اس کے بارے میں حسن ظن ہے جسے تم نے بیٹی دی ہے۔ اور ہم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نکاح کیا کہ معروف طریقہ سے نبھائے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دے۔

۱۹۔ جمعہ کے دن اور رات میں کثرت درود

حضور ﷺ صحابہ کو جمعہ کے دن اور رات میں کثرت درود کی ترغیب دیتے اور انہیں آگاہ فرماتے کہ جمعہ کے دن درود شریف خصوصی طور پر میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے اور اس کی خصوصی عظمت و شان ہے اس سلسلہ میں متعدد صحابہ سے کثرت کے ساتھ احادیث مروی ہیں۔

۱۔ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسالت مآب ﷺ نے فرمایا تمہارے دنوں میں افضل جمعہ کا دن ہے اس میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اس میں ان کا وصال ہوا اس میں ان میں روح پھونکی گئی اور اس میں قیامت بپا ہوگی۔

فاکثروا علی من الصلاۃ فیہ فان صلاتکم معروضۃ علی — اس میں مجھ پر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے

صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہمارا درود آپ ﷺ کی خدمت میں کیسے پیش ہوگا حالانکہ آپ ﷺ وصال کے بعد بوسیدہ ہو چکے ہونگے ؟آپ ﷺ نے فرمایا۔

ان اللہ عزوجل حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء	بلاشبہ اللہ تعالی نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے اجسام کا کھانا حرام کردیا ہے

(ابو داؤد ٫نسائی)

اسے ابن حبان نے صحیح میں اور امام حاکم نے نقل کر کے صحیح کہا ہے۔

(المستدرک ٫ا۔۴۹۱)

۲۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے روز کثرت کے ساتھ مجھ پر درود شریف پڑھا کرو اس دن ملائکہ حاضر ہوتے ہیں جب بھی کوئی درود پڑھتا ہے۔

عرضت علی صلاتہ حتی یفرغ منھا	پڑھتے ہی اس کا درود میری بارگاہ میں پیش کردیا جاتا ہے۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا وصال کے بعد بھی ؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے جسم کو کھانا مٹی پر حرام فرمادیا ہے (ابن ماجہ نے اسے سند جید کے ساتھ روایت کیا ہے)

۳۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر جمعہ کے روز مجھ پر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھا کرو۔

فان صلاۃ امتی تعرض علی فی کل یوم جمعۃ	کیونکہ ہر جمعہ کو امت کا درود شریف میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔

اور جس کا درود شریف زیادہ ہوگا وہ ٹھکانے کے اعتبار سے میرے زیادہ قریب ہوگا۔

۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے روز مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو کیونکہ رب عزوجل کی طرف سے ابھی جبرائیل آئے اور انہوں نے

بتایا فرمان باری تعالیٰ ہے۔ زمین پر جو آدمی بھی آپ ﷺ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھتا ہے اس پر

صلیت انا وملائکتی علیه عشرا
(الطبرانی)

میں اور میرے فرشتے اس پر دس دفعہ صلاۃ بھیجتے ہیں۔

۵۔ امام ابن جوزی نے الوفاء میں اس پر یہ اضافہ نقل کیا۔

ولایکون لصلاته منتهی دون العرش لاتمر بملك الاقال صلوا علی قائلها کما صلی علی النبی محمد صلی الله علیه وسلم
(القول البدیع)

وہ درود عرش سے نیچے نہیں رہتا جس فرشتہ کے پاس سے وہ گزرتا ہے وہ اس پڑھنے والے کے لئے رحمت کی دعا کرتا ہے جس طرح اس نے حضور ﷺ پر درود پڑھا

۶۔ شیخ ابن ابی عاصم نے یہ اضافہ بھی نقل کیا مجھ پر قیامت کے روز پیش کیا جائے گا۔

۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رحمتہ للعالمین ﷺ نے فرمایا جمعہ کے روز مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھا کرو۔

فان صلاتکم تعرض علی
(جلاء الافهام)

کیونکہ تمہارا درود میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔

۸۔ خطیب نے حضرت انس رضی الہ عنہ سے نقل کیا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے جمعہ کے روز اسی دفعہ یوں درود شریف پڑھا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِهٖ وَسَلِّمْ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبَ ثَمَانِیْنَ عَامًا

یااللہ حضرت محمد ﷺ نبی امی پر درود و سلام بھیج اور ان کی آل پر بھی۔ تو اس کے اسی سال کے گناہ صاف ہو جائیں گے

۹۔ دیلمی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے جمعہ کے روز مجھ پر درود پڑھا روز قیامت اسے میری شفاعت حاصل ہو گی۔

۱۰۔ شیخ محمد بن یوسف عابد، اعمش سے وہ زید بن وھب سے کہ مجھے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جمعہ کے روز ان کلمات سے ہزار دفعہ درود شریف پڑھنا ترک نہ کرنا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ — یا اللہ حضرت محمد ﷺ نبی امی پر اپنی خصوصی رحمتوں کا نزول فرما۔ (الدر المنضود)

اسے در منشور میں شیخ شیرازی کی کتاب القاب کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے۔

۱۱۔ امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا مجھ پر روشن رات اور پُر نور دن یعنی جمعہ کی رات اور دن میں کثرت سے درود شریف پڑھا کرو۔ (الفتح الکبیر)

۱۲۔ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روشن رات اور مبارک دن میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔

۱۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نوری رات اور روشن دن میں مجھ پر کثرت کیساتھ درود شریف پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔

فادعو لکم و استغفر — تو میں تمہارے لئے دعا اور طلب مغفرت کرتا ہوں۔ (القول البدیع)

۱۴۔ عارف کامل شیخ ابو طالب مکیؒ نے فرمایا کثرت کی کم مقدار تین صد ہے لہذا ہر مسلمان کو چاہیے وہ ہر جمعہ کی رات اور دن میں کم از کم تین سو دفعہ درود شریف پڑھے پھر افضل یہ ہے کہ ہزار دفعہ پڑھا جائے کیونکہ احادیث میں ہے۔

من صلی علی یوم الجمعة الف مرة لم یمت حتی یری مقعده من الجنة — جس نے مجھ پر جمعہ کے دن ایک ہزار دفعہ درود شریف پڑھا وہ فوت ہونے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا

۱۴۔ اور پیچھے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گزرا وہ تابعین کو ایک ہزار دفعہ درود پڑھنے کی تعلیم دیا کرتے تھے اور بہتر یہ ہے کہ جمعہ کے دن ان الفاظ میں درود پڑھا جائے۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِیِّ الأُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلِّم

یا اللہ ہمارے آقا سیدنا محمد ﷺ پر رحمتوں کا نزول فرما جو تیرے پیارے بندے، نبی اور رسول اور نبی امی ہیں اور آپ ﷺ کی آل و اصحاب پر بھی اور سلام بھی بھیج

۱۵۔ کیونکہ ابن بشکوال اور دار قطنی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے جمعہ کے روز اسی دفعہ درود پڑھا اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ کون سے الفاظ میں؟ آپ ﷺ نے مذکورہ الفاظ بتائے اور ایک انگلی بند فرمائی لہذا یہی افضل و اولی ہے ہاں اس پر جو اضافہ کرے اللہ تعالی اس کے لئے خیر و نیکی میں اضافہ فرمائے۔

۱۶۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے تمام علاقوں میں حکم جاری فرمایا کہ جمعہ کے روز علم کی اشاعت کرو کیونکہ علم کے لئے نسیان آفت ہے لہذا جمعہ کے روز حضور ﷺ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھو تو علم کی اشاعت جمعہ کے اندر محبوب ہے کیونکہ یہ اللہ تعالی کے فرشتوں کی آمد کا دن ہے اور وہ مجالس علمیہ میں آتے ہیں اور پھر باری تعالی کی خدمت میں بلند ہوتے ہیں کیونکہ مجالس علمیہ میں ہدایت اور وہ نور ہوتا ہے جو اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمایا اور اللہ تعالی کے ہاں علم کی اشاعت و تعلیم افضل عبادت ہے اور اس کے ناشر کے لئے افضل صدقہ کا ثواب ہے۔

۱۷۔ امام طبرانی کبیر میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

ماتصدق الناس بصدقة مثل علم ینشر

علم پھیلانے والے کے برابر کوئی آدمی صدقہ نہیں کر سکتا۔

۱۸۔ ابو یعلی اور بیہقی نے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد سب سے بڑا سخی وہ ہے جس نے علم سیکھا اور پھر پھیلایا اسے روز قیامت ایک امت کے طور پر اٹھایا جائے گا۔

۱۹۔ امام بیہقی نے حیاۃ الانبیاء میں اور اصبہانی نے الترغیب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا حضور ﷺ نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن اور رات میں ایک سو دفعہ درود پڑھا اس کی سو حاجات اللہ تعالیٰ پوری فرمائے گا جن میں ستر دنیاوی اور تیس اخروی حاجات ہونگی۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو میرے پاس

یدخله علی فی قبری کما یدخل علیکم الھدایا ان علمی بعد موتی کعلمی فی الحیاۃ

(الحاوی للفتاوی)

مزار اقدس میں تمہارا درود شریف پیش کرتا ہے جیسے کہ تمہیں ہدایات و تحائف دیئے جاتے ہیں وصال کے بعد بھی میرا علم اس طرح ہے جس طرح ظاہری حیات میں تھا

۲۱۔ بیہقی کے الفاظ ہیں وہ فرشتہ مجھے درود پڑھنے والے کا نام اور اس کے نسب کے بارے بتاتا ہے۔

فاثبته عندی فی صحیفة بیضاء

اور اسے روشن و خوبصورت میرے رجسٹر میں درج کردیتا ہے۔

در منثور میں بیہقی کی شعب کے حوالے سے ہے ابن منذر نے تاریخ میں اور ابن عساکر نے اسے نقل کیا۔

ان تمام احادیث مبارکہ میں اسی بات کی تصریح ہے کہ جمعہ کے دن اور رات میں درود شریف میں کثرت کی جائے کیونکہ ان کی فضیلت اور ان میں کئی گنا ثواب کی وجہ سے درود شریف پر عظیم اجر و خیر اور نیکی نصیب ہو گی۔ جمعہ کا دن چونکہ سید الایام، افضل الایام ہے اس لئے اس میں سید الانام اور افضل الانام سیدنا محمد ﷺ پر درود شریف پڑھنا زیادہ مناسب ہے۔

۲۳۔ حضرت ابو لبابہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول مکرم ﷺ نے فرمایا جمعہ کا دن اللہ

تعالیٰ کے ہاں سید الایام اور اعظم الایام ہے اور یہ اس کے ہاں یوم اضحیٰ اور فطر سے افضل ہے کیونکہ اس میں پانچ خصائص ہیں اس میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم کو پیدا فرمایا اس میں آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا اس میں سیدنا آدم علیہ السلام کا وصال ہوا اس میں ایسی گھڑی ہے جس میں جو کچھ مانگے ملتا ہے بشرطیکہ وہ حرام کے لئے دعا نہ ہو اس میں قیامت قائم ہوگی ہر مقرب فرشتہ آسمان' زمین' ہوا' پہاڑ اور سمندر سب کے سب جمعہ کے دن ڈرتے ہیں۔ امام منذری فرماتے ہیں اسے امام احمد اور ابن ماجہ نے ایک ہی الفاظ میں نقل کیا اور ان کی سند میں ایسے راوی ہیں جن سے امام احمد وغیرہ نے استدلال کیا اور امام احمد اور محدث بزار نے اسے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

۲۰۔ ادائیگی مناسک حج کے موقعہ پر

حاجی اور عمرہ کرنے والے کو چاہئے کہ ہر موقعہ پر درود شریف میں کثرت رکھے۔

مثلاً تلبیہ کے ساتھ امام دار قطنی' شافعی' اسماعیل قاضی نے حضرت قاسم بن محمد (یہ سیدنا ابو بکر کے بیٹے ہیں) سے نقل کیا عہد صحابہ میں یہ معمول تھا کہ جب تلبیہ پڑھ لیتے تو حضور ﷺ پر درود پڑھتے۔ (القول البدیع)

۲۔ اسی طرح طواف اور سعی کے وقت درود شریف مستحب ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ المکرمہ میں خطبہ دیا اور فرمایا ہر حاجی بیت اللہ کے ارد گرد طواف کے لئے سات چکر لگائے مقام ابراہیم پر دو نفل پڑھے پھر صفا پر جائے بیت اللہ کی طرف دیکھے سات مرتبہ تکبیرات کہے دونوں تکبیرات کے درمیان اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے اور اپنے لئے دعا کرے اسی طرح مروہ پر عمل کرے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے وہ صفا پر تکبیر کہتے اور پڑھتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا اور حمد بھی اسی کی وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ ہر شی پر قادر ہے پھر حضور پر درود پڑھتے پھر دعا کرتے اور قیام و دعا لمبی کرتے اسی طرح مروہ پر ان کا معمول تھا۔
(فضل الصلوۃ للقاضی)

۳۹۔ حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے درود شریف

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے جب وہ حجر اسود کو بوسہ دیتے تو یہ کلمات پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اِیْمَانًا بِكَ وَتَصْدِیْقًا بِكِتَابِكَ وَاِتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِیِّكَ ثُمَّ یُصَلِّی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیَسْتَلِمُه' (الطبرانی)

یااللہ تجھ پر ایمان' تیری کتاب کی تصدیق تیرے نبی کی سنت کی اتباع کرتے ہوئے پھر وہ حضور ﷺ پر درود شریف پڑھ کر بوسہ لیتے۔

۴۰۔ عرفات میں کثرت درود شریف

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا عرفات میں ٹھہرنے والا حاجی شام کو قبلہ کی طرف منہ کرے اور یہ پڑھے اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں اس کی ذات و صفات میں کوئی شریک نہیں ملک و حمد اس کے لئے ہے وہ زندگی اور موت کا مالک ہے اور وہ ہر شی پر قادر ہے ایک سو دفعہ پڑھے سورہ اخلاص سو دفعہ پڑھے پھر سو دفعہ درود ابراہیمی پڑھے۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتوں اس بندے کو کیا بدلہ دوں؟ اس نے میری تسبیح، تحلیل، کبریائی، عظمت اور بڑھائی بیان کی اس نے مجھے پہچانا میری ثنا کی اور میرے نبی پر درود پڑھا گواہ ہو جاؤ میں نے اسے معاف کر دیا اور میں اس کی شفاعت قبول کرتا ہوں اگر یہ بندہ تمام یہاں ٹھہرنے والوں کی شفاعت کرے تو میں قبول کر لوں اسے بیہقی نے شعب الایمان اور فضائل اوقات میں نقل کیا ہے شعب میں کہا اس کا متن غریب ہے لیکن اس کی سند میں ایسا کوئی راوی نہیں جو واضع ہو حافظ سخاوی نے کہا تمام راوی ثقہ ہیں مگر ان میں طلحی مجہول ہے۔

امام سیدنا جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے ہے جمعرات کے روز بعد عصر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو زمین پر بھیجتا ہے اور ان کے ساتھ چاندی کے صفحات اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ اس دن جمعہ کی رات و دن میں حضور ﷺ پر پڑھا گیا درود لکھتے ہیں۔ (الصلات والبشر)

امام شافعی کا فرمان ہے۔

احب كثرة الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم فى كل حال وانا فى يوم الجمعة وليلتها اشد استحبابا

مجھے ہر حال میں کثرت درود محبوب و پسند ہے لیکن جمعہ کے دن اور رات میں زیادہ محبوب ہے۔

حافظ رشید الدین عطار نے کیا خوب کہا

(اے ثواب واجر کے اور پشت توڑنے والے سابقہ گناہوں کی مغفرت کے امیدوار)

(کامل ہادی شفیع الوری احمد ﷺ پر ہمیشہ کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھا کر)

(آپ ﷺ تمام بنی آدمی میں افضل، نسب کے لحاظ سے پاک اور حسب کے لحاظ سے اشرف ہیں)

(صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمتوں کا نزول فرماتا ہے جو ایک دفعہ درود پڑھے)

(تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر جب تک روشنی اور فجر طلوع ہو رہی ہے اپنی خصوصی رحمتوں کا نزول فرمائے)

باب ۳

فضائل صلاۃ و سلام

من صلى على صلاة واحدة صلى الله عليه عشرا

درود شریف کے فضائل بہت زیادہ ہیں قلم ان کے احاطہ سے عاجز ہے کتب انہیں شمار نہیں کر سکتی ہاں اختصار اً درج ذیل ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس رحمتیں

امام مسلم اور اصحاب سنن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا آپ ﷺ نے فرمایا۔

من صلی علی صلاۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا

جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت نازل فرماتا ہے

۲۔ امام احمد نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ ایک دن باہر تشریف لے گئے میں بھی ساتھ ہو لیا حتی کہ آپ ﷺ نخلستان میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ نے اس قدر طویل سجدہ فرمایا کہ مجھے خوف ہوا کہیں آپ ﷺ کا وصال تو نہیں ہو گیا میں نے پاس آکر دیکھنا شروع کیا آپ ﷺ نے سر اقدس اٹھایا فرمایا عبد الرحمٰن کیا معاملہ ہے۔ میں نے عرض کیا تو فرمایا کیا میں تمہیں بشارت نہ دوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

من صلی علیک صلیت علیہ ومن سلم علیک سلمت علیہ

جو آپ ﷺ پر صلوۃ پڑھے میں اس پر صلاۃ بھیجتا ہوں اور جو آپ ﷺ پر سلام پڑھے میں اس پر سلام بھیجتا ہوں۔

تو میں نے اس پر بطور شکر سجدہ کیا۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دعا

جو حضور ﷺ پر درود پڑھتے اسے آپ کی طرف سے بھی دعا نصیب ہوتی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من صلى علي بلغتني صلاته وصليت عليه — جس نے مجھ پر درود پڑھا اس کا درود میرے پاس پہنچتا ہے اور میں اس کے لئے دعا کرتا ہوں۔

اور اس کے لئے اس کے علاوہ بھی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں امام طبرانی نے اوسط میں اسے ایسی سند سے نقل کیا جس میں کوئی حرج نہیں۔ (الترغیب للمنذری)

۳۔ ملائکہ کی طرف سے دعا

درود شریف پڑھنے والے کو فرشتوں کی دعائیں نصیب ہوتیں ہیں۔

ا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے آپ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو کیونکہ جبرائیل امین نے آکر بتایا ہے رب العزت کا فرمان ہے جو مسلمان بھی آپ پر ایک دفعہ صلاۃ پڑھے میں اور میرے ملائکہ اس پر دس دفعہ صلاۃ بھیجتے ہیں۔ (الطبرانی)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے جس نے ایک دفعہ حضور ﷺ پر درود شریف پڑھا اللہ تعالی اور اس کے فرشتے اس پر ستر دفعہ درود بھیجتے ہیں اسے امام احمد نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا در منضود میں ہے یہ حکم مرفوع میں ہے کیونکہ مسئلہ غیر قیاسی ہے۔

۳۔ حضرت عامر بن ربیعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے مجھ پر درود پڑھا جب تک وہ درود پڑھتا ہے فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں (اسے امام احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن ماجہ نے نقل کیا، حافظ ہیثمی کے مطابق اس کی سند حسن ہے) ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اب بندہ کی مرضی وہ درود زیادہ پڑھے یا کم (فتح الباری میں اسے امام احمد، ابن ماجہ اور ضیاء کی طرف منسوب کیا ہے)

۴۔ درود پڑھنے والے کے درجات میں بلندی، حسنات میں اضافہ اور گناہ مٹ جاتے ہیں

ا۔ امام نسائی اور طبرانی نے حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر اخلاص کے ساتھ ایک دفعہ درود پڑھا اس پر اللہ تعالیٰ دس دفعہ رحمت نازل فرماتا ہے اس کے دس درجات بلند' دس نیکیاں تحریر اور دس گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (الترغیب للمنذری)

۲۔ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے ہے حضور ﷺ ایک صبح ہوتے ہی خوشی کے عالم میں تھے کہ خوشی آپ کے چہرہ اقدس پر واضح تھی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ آج نہایت ہی خوش ہیں؟ فرمایا ہاں میرے رب عزوجل کی طرف سے فرشتہ آیا اور اس نے بتایا کہ جو آپ پر ایک دفعہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی دس نیکیاں لکھے گا اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور دس درجات بلند فرمائے گا اور اس کی مثل درود بھیجے گا (امام منذری کے بقول اسے امام احمد اور نسائی نے نقل کیا ہے)

۳۔ امام احمد کی روایت میں ہے ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر خوشی ہی خوشی تھی عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نہایت ہی خوشی پا رہے ہیں؟ فرمایا آج اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتہ یہ پیغام لایا ہے یا محمد ﷺ کیا آپ ﷺ اس پر خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے جو آپ ﷺ کا امتی درود شریف پڑھے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا جو آپ ﷺ پر ایک مرتبہ سلام پڑھے گا میں اس پر دس مرتبہ سلام نازل کروں گا عرض کیا میں کیوں خوش نہ ہونگا (امام منذری کہتے ہیں اسے ابن حبان نے صحیح میں نقل کیا)

حضرت قاضی عیاض درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کے صلاۃ کا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں کہ اس پر رحم فرماتے ہوئے اس کے اجر میں کئی گنا اضافہ فرما دیتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا — جس نے ایک نیکی کی اس کے لئے اس کے مثل دس ہیں۔

اور کبھی صلاۃ اپنے ظاہر پر ثناء و تعظیم کے معنیٰ میں ہے جیسے ملائکہ سنتے ہیں جس میں درود پڑھنے کی تعظیم و تشریف ہے جیسا کہ حدیث قدسی ہے۔

وان ذکرنی فی ملأ ذکرتہ فی ملأ خیر منہ — اگر کوئی میرا ذکر مجلس میں کرے تو اس کا ذکر اس سے بہتر مجلس میں کرتا ہوں

مذکورہ تمام احادیث واضح کر رہی ہیں کہ درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں ہوتیں ہیں اللہ تعالیٰ کا بندے کو ذکر فرمانا کئی گنا نیکیوں سے کہیں بڑھ کر ہے کیونکہ جس طرح اس نے اپنے ذکر کے بارے میں فرمایا جب بندہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسی طرح یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے اجتماع میں یاد کرے تو اس سے بہتر مجلس میں اس کا ذکر کرتا ہوں اس طرح اس نے اپنے نبی اور حبیب ﷺ کے ذکر پر جزاء وانعام کا اعلان فرمایا جو اس کے حبیب ﷺ پر درود پڑھے گا اس کا اللہ تعالیٰ ذکر اپنی رحمت و ثناء اکرام وبر کے ساتھ فرمائے گا۔

علامہ شیخ برہان الدین بن ابی شریف ؒ لکھتے ہیں جس نے فکر کی اور اسے اپنا معمول بنالیا اس پر مولیٰ عزوجل کی طرف سے خوشی و سرور کے تحائف آتے ہیں وہ کیسی بشارت ہوگی جو رگوں اور جسم کے ہر انگ میں سرایت کر جاتی ہے بندے کا صلاۃ کہاں اور مالک کا صلاۃ کہاں؟ یہاں کیا حسن و مقام ہے کہ بندہ نبی پر ایک دفعہ صلاۃ پڑھ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ، مولیٰ تعالیٰ بندے کو کس قدر ثواب عمیم اور اجر عظیم سے نواز رہا۔ (شرح الاذکار لابن علان)

درود پڑھنے والے کو جو ثواب عظیم، اجر کبیر اور کئی گنا نیکیاں نصیب ہو رہی ہیں اس میں حبیب خدا ﷺ کی تکریم کی اطلاع آپ کے اس مقام کا اعلان ہے جو تمام انبیاء و مرسلین پر حاصل ہے صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین اس لئے جب جبرائیل علیہ السلام نے بشارت دی تو آپ ﷺ نے اس خصوصی عطیہ اور انمول تحفہ پر سجدہ شکر ادا فرمایا۔

حافظ منذری کہتے ہیں ابن ابی الدنیا اور ابو یعلی نے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں دن رات چار یا پانچ صحابہ موجود رہتے تھے حضرت عبدالرحمن کہتے ہیں ایک دن میں آپ ﷺ کے ساتھ نکلا آپ ﷺ ایک باغ میں

میں داخل ہوئے نماز ادا کی اور طویل سجدہ کیا میں رو پڑا اور خیال کیا شاید اللہ تعالی نے آپ ﷺ کی روح طیبہ قبض کر لی ہے آپ ﷺ نے سر اقدس اٹھا کر مجھے طلب کیا اور فرمایا کیا ہوا عرض کیا آپ ﷺ کے طویل سجدہ کی وجہ سے میں گھبرا گیا شاید اللہ تعالی نے آپ ﷺ کی روح طیبہ قبض کر لی ہے میں نے ایسا کبھی ہوتے نہیں دیکھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب کی بارگاہ میں اس لئے سجدہ کیا کہ اس نے میری امت کو انعام واکرام سے نوازا ہے جو امتی مجھ پر درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا۔

۵۔ درود پڑھنے پر اللہ کی رضا کے لئے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ہے رسالت ماب ﷺ نے فرمایا جس نے بھی ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تعالی اس کے لئے دس نیکیاں تحریر فرما دیتا ہے اس کی دس برائیاں مٹا دیتا ہے اور دس درجات بلند کر دیتا ہے۔

وکن له عدل عشر رقاب — اور وہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے

حافظ المنذری کہتے ہیں اسے ابن ابی عاصم نے کتاب الصلاۃ مولی براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۶۔ گناہوں کی مغفرت کا سبب

درود شریف پڑھنے والے کے اخلاص، ایمان اور محبت کے مطابق گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے امام ابن ابی عاصم اور طبرانی نے حضرت ابو کاہل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا جس نے محبت و شوق سے تین دفعہ دن اور تین دفعہ رات کو مجھ پہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے کہ وہ اس کے اس دن رات کے گناہ معاف فرما دے گا۔ (جلاء الافہام)

۷۔ طلب مغفرت اور قبر میں دوری وحشت

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے فرشتہ لے کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوتا ہے ہمارا رب تعالی فرماتا ہے

اذ هبوا الی قبر عبدی تستغفر لصاحبها وتقر بها عینه — اسے میرے بندے کی قبر میں لے جاؤ یہ اس کے لئے بخشش طلب کرے گا اور اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گا۔

(الفردوس للدیلمی)

۸۔ رسول اللہ ﷺ کی شفاعت

ابن ابی داؤد نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا میں نے حجتہ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ سے سنا فرمایا اللہ تعالیٰ استغفار پر گناہ تمہیں ھبہ دیتا ہے جو نیت صادقہ سے معافی مانگ لے اسے معافی مل جاتی ہے اور جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس کا اعمالنامہ بھاری و پُر ہو جائے گا۔

ومن صلی علی کنت شفعیه یوم القیامة — جس نے مجھ پر درود پڑھا روز قیامت میں اس کا شفیع ہوں گا

(الصلات والبشر)

۹۔ فقر دور اور خیر و برکت کا حصول

اس پر ایسی متعدد اسناد کے ساتھ روایات مروی ہیں جو ایک دوسرے کو تقویت دیتی ہیں امام ابو نعیم نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ، اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے مقبول عمل کونسا ہے فرمایا سچی بات اور امانت کی ادائیگی عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس پر اضافہ فرمایئے فرمایا رات کی نماز اور دن کا روزہ عرض کیا اس پر اضافہ فرمایئے فرمایا۔

کثرة الذکر والصلاة علی تنفی الفقر — ذکر اور درود شریف کی کثرت فقر کو دور کر دیتا ہے۔

عرض کیا اضافہ فرمایئے فرمایا امام بننے والا تخفیف سے کام لے کیونکہ مقتدیوں میں بوڑھے، بیمار، کمزور اور صاحب حاجت ہوتے ہیں۔ (الدر المنضود)

حافظ ابو موسیٰ مدینی نے حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا فقر اور تنگی روزی کا شکوہ کیا

آپ ﷺ نے فرمایا جب تم گھر جاؤ وہاں کوئی ہو تو اسے سلام کہو اور کوئی نہیں تو۔

ثم قل سلم علی واقرأ قل هو الله احد مرة واحدة — مجھ پر سلام کہو پھر ایک دفعہ سورۃ اخلاص پڑھو۔

اس آدمی نے اسی طرح کیا۔

فادرالله علیه الرزق حتی افاد علی جنیرانه واقربائه — تو اللہ تعالیٰ نے اسے اتنا رزق عطا فرمایا کہ اس کے پڑوسی اور رشتہ دار بھی اس سے کھاتے۔ (القول البدیع، ۱۲۹)

۱۰۔ درود میں کثرت کرنے والا سب سے زیادہ آپ ﷺ کے قریب ہو گا

امام ترمذی نے حسن قرار دیتے ہوئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسالت مآب ﷺ نے فرمایا۔

اولی الناس بی یوم القیامة اکثر هم علی صلاة — روز قیامت میرے سب سے قریب وہ ہو گا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھے گا۔

محدث ابن حبان نے کہا یہ حدیث واضح کر رہی ہے کہ روز قیامت محدثین آپ ﷺ کے زیادہ قریب ہونگے کیونکہ امت میں ان سے بڑھ کر درود پڑھنے والا کوئی نہیں۔

علامہ ھیتمی فرماتے ہیں دیگر اہل علم کا بھی یہی قول ہے اس میں خدمت حدیث کرنے والے کے لئے عظیم بشارت ہے کیونکہ وہ آپ ﷺ پر قول، فعل دن اور رات میں قرأت و کتابت حدیث کے وقت درود پڑھتے ہیں اور اس میں سبقت لے جانے والے ہیں اس وجہ سے انہیں یہ خصوصیت (قرب نبوی) حاصل ہو گی۔

۱۱۔ اس کی برکت صرف پڑھنے والا ہی نہیں پاتا بلکہ اس کی اولاد در اولاد بھی پاتی ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔

الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم تدرك الرجل وولده وولد ولده (الدر المنضود) — حضور ﷺ پر درود شریف صرف آدمی کو ہی فائدہ نہیں پہنچاتا بلکہ اس کی اولاد در اولاد کو فائدہ دیتا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْهِ وَکَمَا تُحِبُّ اَنْ یُصَلّٰی عَلَیْهِ وَکَمَا یُحِبُّ وَاَنْ یُصَلّٰی عَلَیْهِ کَمَا هُوَ اَهْلُهٗ عِنْدَكَ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِیْنَ.

اجتماعات میں درود نہ پڑھنے پر تنبیہہ

جو آدمی کسی مجلس میں شریک ہو تو وہاں اٹھنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور حضور ﷺ پر درود شریف پڑھے جو ایسا نہیں کرے گا اس کے لئے وہ مجلس روز قیامت افسوس اور ندامت کا سبب ٹھہرے گی۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو قوم مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھے وہ مجلس ان کے لئے حسرت و نقص کا سبب بن جائے گی اللہ تعالیٰ چاہے تو معاف فرمادے چاہے تو عذاب دے۔

۲۔ ابن منیع نے سند میں حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو لوگ کسی مجلس میں شریک ہوں پھر وہ ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھے بغیر جدا ہو جائیں تو وہ مجلس روز قیامت ان کے لئے حسرت کا سبب بن جائے گی۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں نے مجلس میں اگر اللہ عزوجل کا ذکر نہ کیا اور نہ درود شریف پڑھا تو وہ مجلس ان کے لئے حسرت بن جائے گی اگرچہ وہ ثواب کی بناء پر جنت میں داخل ہو گئے۔

امام ابن حجر ہیتمی لکھتے ہیں انہیں میدان محشر میں ترک درود پر افسوس ہو گا۔ کیونکہ وہ بہت سے ثواب کو ضائع کر گئے اگرچہ ان کا ٹھکانہ جنت ہو گا یہ معنی نہیں کہ جنت کے داخلہ کے بعد حسرت ہو گی۔

۴۔ امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا لوگ جمع ہوں اور پھر ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھے بغیر جدا ہو جائیں تو وہ بدبودار مردار سے اٹھے۔

(درمنضود میں ہے کہ یہ روایت شرط مسلم پر سند صحیح سے مروی ہے)

تو مجلس کے ہر شریک کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے خواہ تسبیح ہو یا تحمید، تکبیر ہو یا استغفار اسی طرح حضور ﷺ پر درود شریف پڑھے، مجلس سے اٹھنے کے وقت ایسا عمل کرنے کی تاکید ہے علامہ مناوی نے کہا ذکر اور صلوٰۃ میں ہر صیغہ سے سنت پوری ہو جائے گی ہاں مخصوص الفاظ افضل ہیں جیسے کہ پیچھے گزرا اور اسی طرح درود ابراہیمی اکمل ہے۔

باب ۴

فوائد صلاۃ و سلام

ان اولی الناس بی یوم القیامة اکثرهم علی صلاة

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والے بھائی جان لو درود شریف کے بڑے ہی بہتر فوائد و منافع ہیں حبیب کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے پر جو فوائد حاصل ہوتے ہیں ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہم اس میں سے چند کا ذکر کر رہے ہیں تاکہ جاہل کو علم، غافل بیدار اور عاقل کو یاد دہانی ہو جائے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وذکر فان الذکری تنفع المومنین — اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

ا۔ روز قیامت قرب نبوی ﷺ کا ذریعہ ہے۔

ا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ان اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثر هم علی صلاۃ — سب سے زیادہ میرے۔ قریب روز قیامت مجھ پر زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا

(الترمذی، ابن حبان)

۲۔ حضرت امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جمعہ کے روز مجھ پر کثرت کے ساتھ صلاۃ پڑھا کرو کیونکہ جمعہ کو میری امت کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

فمن کان اکثر هم علی صلاۃ کان اقربهم منی منزلۃ — تو جس کا درود زیادہ ہوگا وہ ٹھکانہ کے اعتبار سے میرے زیادہ قریب ہوگا۔

اسے امام بیہقی نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا حافظ ابن حبان کہتے ہیں ان احادیث کے ذریعے واضح کر دیا گیا کہ آپ ﷺ کے سب سے زیادہ قریب محدثین ہونگے کیونکہ امت میں ان سے بڑھ کر درود پڑھنے والا کوئی نہیں، خطیب بغدادی کہتے ہیں ہمیں امام ابو نعیم نے فرمایا یہ روایات و آثار نقل کرنے والوں کی ہی فضیلت ہے کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی آدمی درود نہ تو لکھتا ہے اور نہ پڑھتا ہے' حافظ ابن حجر حضرت سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں کہ حدیث کی خدمت کرنے والے کے لئے اگر اس کے علاوہ کوئی اور فائدہ نہ بھی ہو تو یہی کافی ہے کیونکہ جب تک کتاب ہے اس کے لئے دعا ہوتی رہتی ہے۔

کثرت کی حد

شیخ عارف ابو طالب مکی نے فرمایا کثرت کی کم از کم حد تین سو ہے شیخ ابن حجر ہیثمی کہتے ہیں حدِ کثرت' اوقاتِ عبادت کو اس میں صرف کرنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے جیسا کہ فرمایا۔

والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات — اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں۔

رہا معاملہ تعداد کا تو اس کی حد کثرت یہ ہو سکتی ہے کہ اگر اسے ظاہر کیا جائے تو وہ لوگوں کے درمیان معروف ہو۔

۲۔ خصوصی شفاعت کا حصول

ا۔ حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے یہ کلمات درود پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ — یا اللہ حضرت محمد پر خصوصی رحمتوں کا نزول فرما انہیں روز قیامت قرب میں

فوَجَبَت لَه' شَفَاعَتی — اور بلند درجہ عطا فرما تو اسے میری شفاعت حاصل ہوگی۔

(المحجم الکبیر للطبرانی)

۲۔امام طبرانی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دس دفعہ صبح اور دس دفعہ شام درود شریف پڑھا۔

ادر کته شفاعتی یوم القیامة — اسے روز قیامت میری شفاعت سنبھال لے گی۔

(جامع صغیر)

۳۔پڑھنے والے کے لئے طہارت کا سبب ہے

ا۔امام ابن ابی شیبہ اور ابو شیخ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پڑھو۔

فان الصلاة علی زکوة لکم — کیونکہ مجھ پر درود تمہارے لئے پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔

۲۔امام ابن ابی عاصم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پڑھو۔

فان الصلاة علی کفارة لکم — مجھ پر درود تمہارے لئے کفارہ ہے۔

اور جس نے مجھ پر ایک دفعہ صلاۃ پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمتیں نازل فرماتا ہے پہلی حدیث میں درود کو زکوۃ فرمایا اور لفظ زکوۃ اپنے اندر اضافہ' برکت اور طہارت کا مفہوم رکھتا ہے جیسے کہ زکوۃ' اموال میں ہے کہ اس مین اضافہ اور اس کی پاکیزگی کا سبب بنتی ہے' دوسری روایت میں کفارہ قرار دیا کہ درود شریف گناہوں کا کفارہ ہے خود اس آدمی سے بھی اور اس کے اعمال نامہ سے گناہ مٹا دیتا ہے یہ دونوں احادیث واضح کر رہی ہیں کہ درود شریف سے انسان کا نفس گناہوں کی میل سے پاکیزگی حاصل کرتا ہے بلکہ نفس کے کمالات و محاسن میں خوب اضافہ ہو جاتا ہے۔اس عمل سے نفس رزائل سے پاک اور فضائل سے مزین ہو جاتا ہے جس سے وہ سعادت اور کمال کی طرف لوٹتا ہے اس سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ نفس کا کمال درود شریف کے

بغیر نہیں کیونکہ یہ آپ ﷺ سے تمام مخلوق سے بڑھ کر محبت' اتباع اور تقدیم کی وجہ سے ہے۔

شیخ کے قائم مقام

یہی وجہ ہے محققین اہل معرفت نے فرمایا جو کامل مرشد نہ پائے وہ درود شریف وظیفہ بنالے یہ اس کے لئے مرشد کامل بن جائے گا عارف باللہ احمد زروق نے قاعدہ نمبر ۱۱۴ میں بیان فرمایا ہے

۳۔ شیخ اسماعیل قاضی نے "کتاب الصلاۃ علی النبی ﷺ"[1] میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا آپ ﷺ نے فرمایا۔ مجھ پر درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود تمہاری زکوۃ ہے اور فرمایا میرے لئے مقام وسیلہ کی دعا کرو اور فرمایا وسیلہ جنت کا سب سے اعلی مقام ہے وہ خاص آدمی کو ملے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ آدمی میں ہی ہوں۔

۴۔ تنگدست آدمی کے لئے صدقہ کے قائم مقام

۱۔ ابن حبان نے صحیح میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا آپ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے پاس صدقہ کے لئے کچھ نہ ہو وہ اپنی دعا میں یہ کلمات کہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

یا اللہ اپنے بندے اور رسول حضرت محمد ﷺ پر خصوصی رحمتوں کا نزول فرما اہل ایمان مرد اور خواتین' اہل اسلام مرد و خواتین پر بھی۔

تو یہ اس کے لئے صدقہ' زکوۃ ہو جائے گا

۲۔ انہی سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی حلال ذریعہ سے کمائی کرتا ہے اس پر گزارا ہی ہوتا ہے لیکن دوسرے آدمی کے پاس کثیر مال ہوتا ہے اور اس پر صدقہ واجب ہوتا ہے۔ (لیکن وہ صدقہ دیتا نہیں) پہلا آدمی اگر مذکورہ کلمات پڑھے تو یہ اس کے لئے صدقہ بن جائیں گے۔

---

[1] اس کتاب کا ترجمہ بنام فضیلت درود از علامہ محمد عباس رضوی مرکز نے نے شائع کر دیا ہے

۵۔ دنیاو آخرت کے غموں کے لئے کافی

ا۔امام طبرانی نے سند حسن کے ساتھ حضرت محمد بن یحیی بن حبان اور انہوں نے اپنے داد اسے بیان کیا ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی دعا کا تہائی درود کر دوں ؟ فرمایا ہاں عرض کیا دو تہائی کروں ؟ فرمایا تم چاہو تو ٹھیک ہے عرض کیا میری تمام کی تمام دعا آپ پر درود ہی ہو گی فرمایا۔

اذایکفیك الله مااهمك من امر دنیاك و آخر تك — اب اللہ تعالی اسے تیرے دیناو آخرت کے غموں کے لئے کافی فرما دے گا۔

۲۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہے جب رات کا چوتھائی حصہ گزر جاتا رسول اللہ ﷺ فرماتے لوگو اللہ کا ذکر کرو قیامت آنے والی ہے۔ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کثرت کیساتھ درود شریف پڑھنا چاہتا ہوں میں اپنی دعا میں کس قدر درود پڑھوں فرمایا جس قدر چاہو میں نے عرض کیا چوتھائی 'فرمایا جس قدر چاہو اگر اس پر اضافہ کر لو تو تمہارے لئے بہتر ہو گا' میں نے عرض کیا نصف کر دوں 'فرمایا جس طرح چاہو مگر اضافہ کر لو تو بہتر ہو گا عرض کیا دو تہائی کر لوں ؟ فرمایا ٹھیک ہے مگر اگر اضافہ کر لو اور بہتر ہو جائے گا میں نے عرض کیا۔

اجعل لك صلاتي كلها — میں تمام دعا درود شریف ہی پڑھوں گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

اذاتكفى همك ويغفرلك ذنبك — تمہارے غموں کے لئے یہ کافی ہے اور تمہارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

حافظ منذری کہتے ہیں اسے امام احمد 'امام ترمذی اور حاکم نے نقل کر کے صحیح قرار دیا ہے امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۔امام منذری نے یہ بھی فرمایا کہ امام احمد نے اس صحابی سے نقل کیا ایک آدمی نے

عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ کا اس بارے میں کیا فرمان ہے کہ میں تمام دعا درود شریف ہی پڑھوں فرمایا۔

اذا یکفیك الله تبارك وتعالی ماھمك من دنیاك وآخرتك — ایسی صورت میں اللہ تعالی تیرے تمام دنیاوآخرت کے غموں کا اس سے ازالہ فرمادے گا۔

اس کی سند عمدہ ہے اور امام منذری حضرت ابی رضی اللہ تعالی کے قول میں چاہتا ہوں کہ کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھوں۔ فکم اجعل لك من صلاتی (میں اپنے رب کے حضور اکثر دعا والتجا کرتا ہوں تو اس میں کتنا حصہ آپ کے لئے صلاۃ پڑھوں) اب معنی ہوگا کیا میں اپنی دعا کا چوتھائی 'نصف یا دو تہائی حصہ یا تمام دعا صلاۃ ہی پڑھوں۔

یہ احادیث بتا رہی ہیں کہ یہ ایک صحابی کا معاملہ نہیں بلکہ متعدد صحابہ نے ایسا کر رکھا تھا جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ وہ درود شریف کا کس قدر اہتمام کرتے اور اس کی کس قدر عظمت مانتے تھے۔

حافظ سخاوی کہتے ہیں یہ حدیث ان لوگوں کی عظیم دلیل ہے جو قرأت قرآن کے بعد یہ کلمات کہتے ہیں۔

اجعل ثواب ذلك لسیدنا رسول الله صلی الله علیه وسلم — میں اس کا ثواب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتا ہو۔

کیونکہ حدیث کے الفاظ بھی یہی ہے

اجعل لك صلاتی کلها — میں اپنی تمام دعا آپ ﷺ کے لئے کروں گا۔

۶۔ نفاق اور دوزخ سے بری ہونا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھا اللہ تعالی اس پر دس دفعہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جس نے دس

دفعہ درود پڑھا اس پر اللہ تعالیٰ سو دفعہ رحمت فرماتا ہے اور جس نے مجھ پر سو دفعہ درود پڑھا۔

كتب الله له بين عينيه براءة من النفاق وبراءة من النار واسكنه الله يوم القيامة مع الشهداء

(المعجم الصغير للطبراني)

اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور دوزخ سے بری ہے اور اسے روز قیامت شہداء کے ساتھ ٹھہرائے گا۔

یہ درود شریف پڑھنے والی کی بہت بڑی فضیلت اور فائدہ ہے کیونکہ نفاق سے بری ہو جانا کمالِ ایمان ہے اور دوزخ سے بری ہونا گناہوں سے حفاظت ہے اور جنت میں شہداء کی سنگت رحمٰن عزوجل کی رضا ہے جو سب سے بڑا انعام ہے۔

۷۔ دنیا و آخرت کی حاجات کا حصول

۱۔ حافظ ابن مندہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہر روز مجھ پر سو دفعہ درود پڑھا۔

قضى الله له مائة حاجة سبعين منها لآخرته وثلاثين لدنياه

(جلاء الافهام)

اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات کو پورا فرماتا ہے ان میں سے ستر آخرت اور تیس دنیا کی ہوتی ہیں۔

۲۔ حافظ احمد بن موسیٰ نے اس صحابی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد کسی سے گفتگو سے پہلے سو دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات کو پورا فرمائے گا۔ ان میں سے تیس دنیاوی اور ستر اخروی ہوتیں ہیں۔ اسی طرح نماز مغرب کے بعد کا معاملہ ہے۔

۸۔ رزق میں کشادگی اور فقر سے نجات

۱۔ امام ابو نعیم نے سند کے ساتھ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ایک آدمی نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے ہاں اقرب عمل کون سا ہے؟ فرمایا۔

صدق الحدیث واداء الامانة — بات کا سچا ہونا اور امانت کی ادائیگی

میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس میں اضافہ فرمایئے فرمایا رات کی نماز اور دن کا روزہ میں نے اضافہ کے لئے عرض کیا فرمایا۔

کثرة الذکر والصلاة علی تنفی الفقر — ذکر الٰہی کی اور مجھ پر درود کی کثرت فقر سے نجات دیتی ہے۔

میں نے اضافہ کا عرض کیا تو فرمایا جو آدمی کسی قوم کا امام بنے وہ تخفیف سے کام لے کیونکہ نمازیوں میں ضعیف بوڑھے بیمار اور صاحب حاجت ہوتے ہیں۔ (المنضود)

۲۔ امام شعبی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن کی تلاوت کی، رب اکرم کی حمد کی حضور ﷺ پر درود پڑھا اپنے رب سے معافی مانگی۔

فقد طلب الخیر من مظانه — اس نے صحیح مقام سے رزق طلب کیا۔

(شعب بیهقی)

۳۔ امام حسن بصری سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور درود شریف پڑھا اس نے رزق حلال صحیح جگہ سے طلب کیا۔ (القول البدیع)

۹۔ پل صراط پر نور

شیخ ابو سعید نے شرف المصطفیٰ میں ذکر کیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

صلاة علی نور علی الصراط یوم القیامة — مجھ پر تمہارا درود تمہارے لئے روز قیامت نور بن جائے گا۔

۲۔ محدث دیلمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا حضور ﷺ نے فرمایا اپنی مجالس کو مجھ پر درود سے مزین کیا کرو۔

فان صلاتکم علی نور لکم یوم القیامة (القول البدیع، ۱۳۰) — کیونکہ مجھ پر تمہارا درود تمہارے لئے روز قیامت نور بن جائے گا۔

۱۰۔ قیامت کی ہولناکیوں سے نجات

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے حضور ﷺ نے فرمایا لوگوں روز قیامت

کی ہولناکیوں اور مقامات پر سب سے زیادہ نجات پانے والا

اکثر کم علی صلاۃ فی دار الدنیا — دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنا والا ہے۔

کیونکہ یہ اللہ اور ملائکہ کے لئے بھی ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی پھر اس کے بعد اہل ایمان کو حکم ملا ہے۔

۱۱۔ مغفرتِ ذنوب اور گناہوں کا مٹنا

۱۔ پیچھے روایت گزری ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے جس نے مجھ پر درود پڑھا اس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔

۲۔ ایک روایت میں ہے اس کے دس گناہ معاف اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جائیں گے۔

۳۔ شیخ نمیری اور ابن بشکوال نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا۔

الصلاۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امحق للخطایا من الماء للنار والسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل من عتق الرقبۃ وحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل من مہج الانفس

رسول اللہ ﷺ پر صلاۃ پانی کے آگ کو بجھانے سے بڑھ کر گناہوں کو مٹاتا ہے حضور ﷺ پر سلام غلام آزاد کروانے سے افضل ہے اور آپ ﷺ سے محبت سے دل و جاں سے افضل ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد سے افضل ہے علامہ ابن حجر ہیتمی فرماتے ہیں یہ روایت حکم مرفوع میں ہے کیونکہ یہ غیر اجتہادی بات ہے۔ (الدر المنضود)

۱۲۔ پل صراط پر آسانی

حافظ ابو موسیٰ مدینی وغیرہ نے حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ

سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ مسجد میں ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں نے
پچھلی رات عجیب بات دیکھی میں نے ایک امتی کو دیکھا ملائکہ عذاب نے اس کو گھیرا
ہوا ہے اس کے وضو نے اسے نجات دلوائی' ایک امتی کو دیکھا وہ انبیاء کے حلقے کے پاس
آتا ہے تو اسے دور کر دیا جاتا ہے اس کا غسل جنابت آیا اس نے اسے پکڑ کر میرے پہلو
میں بٹھا دیا' ایک آدمی کو دیکھا اس پر عذاب قبر مسلط تھا اس کی نماز نے وہاں نجات دلوائی
ایک امتی کو دیکھا شیاطین نے اسے گھیر رکھا ہے ذکر الہی نے اسے وہاں چھڑا دیا ایک
امتی کو دیکھا جو پیاس سے خاک چاٹ رہا تھا رمضان کے روزہ نے آکر اسے سیراب کر دیا
ایک امتی کو دیکھا اس کی ہر طرف دائیں بائیں آمنے سامنے اور اوپر نیچے تاریکی ہی تاریکی
ہے اس کے حج اور عمرہ نے اسے نجات دلائی ایک امتی کو دیکھا ملک الموت روح قبض
کرنے کے لئے آئے لیکن والدین سے حسن سلوک کی وجہ سے وہ واپس لوٹ گئے ایک
امتی کو دیکھا وہ اہل ایمان سے کلام کی کوشش میں ہے مگر وہ اس سے ہمکلام نہیں ہوتے
اس کی صلہ رحمی آئی اور اس نے کہا صلہ رحمی کیا کرتا تھا پھر انہوں نے اس کے ساتھ
کلام کیا بلکہ ان کا ساتھی بن گیا ایک امتی کو دیکھا جیسے ہاتھوں سے منہ کی طرف آگ جلا
رہی تھی اس کا صدقہ آیا اور اس نے اس پر سایہ کر دیا اور اس کے چہرے کو ڈھانپ لیا میں
نے ایک امتی کو دیکھا اسے عذاب نے پکڑا اس کا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر آیا اور
اسے نجات دلوائی ایک امتی کو دیکھا جو آگ میں لٹکا ہوا ہے اس کے خشیت الہی کے آنسو
آئے انہوں نے اسے دوزخ سے نکال لیا ایک امتی کو دیکھا اس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ
میں ہے اس کا خوف الہی آیا اس نے صحیفہ دائیں ہاتھ میں تھما دیا ایک امتی کو دیکھا اس کا
ترازو ہلکا تھا اس کا فوت شدہ چھوٹا بچہ آیا اس نے بھاری کر دیا ایک امتی کو دیکھا وہ دوزخ
کے کنارے پر تھا اس کی خشیت الہی نے اسے نجات دلائی۔ ایک امتی کو دیکھا وہ کھجور کی
شاخ کی طرح اضطراب میں تھا اللہ تعالی کے ساتھ اس کے حسن ظن نے آکر اسے
سہارا دیا میں نے ایک امتی کو دیکھا پل صراط پر کبھی گر رہا ہے اور کبھی اٹھتا ہے۔

فجاء ته صلاته علی فاخذت بیده — مجھ پر اس کا درود و سلام آیا اس نے اسے

فاقامته علی الصراط حتی جاوز — کھڑا کیا حتی کہ وہ پل صراط سے گزر گیا

ایک امتی کو دیکھا جب وہ جنت کے دروازے تک پہنچا تو دروازہ بند کر دیا گیا اس کا کلمہ شہادت آیا اس نے

فاخذت بیده فادخلته الجنة — ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دیا۔

(جامع صغیر)

۱۴۔ بارگاہ نبوی میں درود پڑھنے والے کا تذکرہ

۱۔ محدث بزار نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میرے مزار اقدس پر ایک فرشتہ مقرر کر رہا ہے جو تمام مخلوق کے نام جانتا ہے قیامت تک جو آدمی بھی مجھ پر درود و سلام پڑھے گا۔

ابلغنی باسمه واسم ابیه هذا فلان بن فلان قد صلی علیك۔ — وہ مجھے اس آدمی کا نام اس کے والد کا نام لے کر بتاتا ہے کہ وہ آپ پر درود پڑھ رہا ہے۔

۲۔ حافظ منذری کہتے ہیں محدث ابو الشیخ اور ابن حبان نے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے اس نے تمام مخلوق سے سماعت کی قوت عطا کی ہے اور میرے مزار پر حاضر ہے جو بھی کوئی درود پڑھتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے۔

یامحمد صلی الله علیه وسلم صلی علیك فلان بن فلان — یا نبی! آپ ﷺ کی خدمت میں فلاں بن فلاں درود پڑھ رہا ہے۔

فرمایا رب تبارک و تعالیٰ اس بندے پر ہر دفعہ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے (الجامع الصغیر)

امام طبرانی نے بھی اس طرح کی روایت نقل کی؟

۳۔ ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ جسے تمام بندوں سے سماعت کی قوت حاصل ہے جو بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ مجھے سنا دیتا ہے اور میں نے اپنے رب

سے عرض کیا ہے جو بندہ بھی مجھ پر درود پڑھے تو اس پر اس کی مثل دس دفعہ رحمت کا نزول فرما۔ (فیض القدیر'۲-۴۸۳)

کسی بھی مسلمان کے لئے یہ شرف کمال اور فضل یہی کافی ہے کہ اس کے نام کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ مقدسہ میں ہو جائے اس سلسلہ میں یہ اشعار ہیں۔

ومن خطرت منه ببالك خطرة حقيق بان يسمووان يستقدما

(جس کا تصور تیرے دل میں آجائے وہی بلند اور وہی مقدم ہے)

ایک اور شاعر نے کہا۔

اهلاعن لمن اكن اهلا لموقعه قول المبشر بعدالياس فالفرج

لك البشارة فاخلع عليك فقد ذكرت ثم على مافيك من عوج

تجھے مبارک ہو تو وہاں کے اہل نہ تھا مگر بشارت دینے والے خوشخبری سنادی کہ تیرا ذکر وہاں ہو گیا ہے یہاں امکان نہ تھا

۱۵۔ محبت نبی ﷺ کا ذریعہ

امام ترمذی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ درود پڑھنے والا روز قیامت تمام لوگوں سے میرے زیادہ قریب ہوگا۔ (صحیح لابن حبان)

تو کثرت کے ساتھ درود پڑھنے والا آپ ﷺ سے محبت' قرب اور خصوصی شفاعت میں سب سے زیادہ قریب ہوگا۔

ومن مذهبی حب النبی واله وللناس فيما يعشقون مذاهب

(میں تو نبی ﷺ اور آپ ﷺ کی آل سے محبت کرنے والا ہوں اور لوگوں کے اپنے اپنے مراکز محبت ہیں)

۱۶۔ بھولی ہوئی شی کا یاد دلانا

محدث دیلمی نے حضرت عثمان بن ابی حرب باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی بھولی ہوئی شی کو یاد کرنا چاہئے وہ مجھ پر درود پڑھے کیونکہ مجھ پر درود اس بات کا حصہ ہے امید ہے کہ وہ یاد آئے گی۔

۱۷۔ عرش کا سایہ

محدث دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا روز قیامت تین آدمی کو عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔

من فرج عن مکروب من امتی واحیا سنتیّ واکثر الصلاۃ علی

جس نے میرے کسی امتی سے تکلیف کو دور کیا میری سنت کو زندہ کیا جس نے مجھ پر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھا۔

۱۸۔ تمام اہل ایمان کے لئے خیر ونور

ا۔ صحیح ابن حبان میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو وہ اپنی دعا میں یہ کہے یا اللہ اپنے پیارے بندے اور رسول محمد ﷺ پر درود بھیج اہل ایمان مردوں اور خواتین پر اور اہل اسلام مرد اور خواتین پر کیونکہ یہ زکوۃ ہے اور مومن جنت کے سوا مطمئن نہیں ہوتا۔

۲۔ دوسری روایت میں ہے جس آدمی کے پاس اتنا ہی ہو کہ وہ اپنے اہل کو کھلائے اور پلائے تو یہ بھی اس کے لئے زکوۃ ہے اور جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ مذکورہ الفاظ میں دعا کرے۔

۱۹۔ مقبولیت دعا کا عظیم سبب

حافظ عبد الرزاق نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا جب تم اللہ تعالی سے دعا کرو تو پہلے اللہ کی شایان شان حمد وثنا کرو پھر نبی ﷺ پر درود پڑھ

پھر مانگو یہ قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔

۲۰۔ عظیم ثواب کا ذریعہ

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

من صل علی صلاۃ کتب اللہ له قیراطا والقیراط مثل احد

جس نے مجھ پر درود پڑھا اس کے لئے (قیراط) احد پہاڑ کی مانند ثواب ہے

(جامع صغیر)

علامہ مناوی شرح میں لکھتے ہیں۔ وہ عظمت کی مقدار میں احد پہاڑ کی طرح ہے اور یہ بات دخول جنت کو مستلزم ہے کیونکہ جو جنت میں نہ گیا اس کے لئے کوئی ثواب نہیں اور فرمایا یہاں قیراط سے مراد حصہ اجر ہے اور بطور تشبیہ بیان ہوا کہ معنی عظیم کو جسم عظیم کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور قیراط کا ذکر اکثر استعمال کی وجہ سے ہے مراد ثواب کی عظمت ہے اس بڑے پہاڑ کے ساتھ مثال دی جو اہل ایمان کو محبوب ہے اور ممکن ہے یہ حقیقت پر بھی محمول ہو بندہ کو (عبداللہ) کے نزدیک اسے حقیقت پر محمول کرنا ہی حق ہے جیسا کہ اہل حقیقت کے ہاں ہے بایں طور کہ اللہ تعالی روز قیامت درود شریف کو احد کی مانند اور وزن میں جسم مثالی عطا فرمادے اس بحث کا تعلق عالم مثال سے ہے جس پر ہم نے الایمان بالملائکہ علیہم السلام میں تفصیلا گفتگو کی ہے اور وہاں اس پر ہم نے کتاب و سنت کے دلائل ذکر کئے ہیں وہ عالم بہت وسیع ہے اس میں محسوسات، معنویات، معقولات، اجسام اور ارواح اپنے حسب مراتب متمثل ہوتے ہیں مذکورہ کتاب کا مطالعہ نہایت ہی مفید رہے گا کسی شاعر نے خوب کہا۔

اذا انت اکثرت الصلاۃ علی الذی صلی علیه اللہ فی الایات

وجعلتها دردا علیك محتما لاحت علیك دلائل الخیرات

جب تم اس ہستی پر درود پڑھو گے جس پر آیات میں اللہ تعالی نے درود بھیجا ہے اگر تم اسے پکا وظیفہ بنا لے تو تم پر خیرات کی برسات کا نزول ہو۔

باب ۵

تمام اوقات میں کثرت درود و سلام

من سره ان یلقی الله راضیا فلیکثر الصلاة علی

ہر مسلمان کو چاہیے وہ تمام اوقات میں حتی الوسع درود شریف پڑھتا رہے اور اس میں دوام اور پستگی خیر کثیر اور فضل کبیر کا ذریعہ ہے۔

ا۔ امام احمد نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے لئے کیا اجر ہو گا اگر میں اپنی تمام دعا درود شریف کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے تمام دنیاوی آخروی غموں سے نجات کے لئے اسے کافی بنادے گا۔

۲۔ محدث محمد بن یحییٰ بن حیان اپنے دادا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اپنی دعا کا تہائی حصہ درود کر دوں؟ فرمایا اگر تمنا ہے تو کر لو عرض کیا دو تہائی کر لوں؟ فرمایا ہاں عرض کیا میں تمام دعا درود شریف ہی پڑھوں گا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے دنیاوی اور آخروی غموں کے لئے اسے کافی فرما دے گا۔ (الطبرانی)

۳۔ پیچھے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے گزرا عرض کیا۔

اجعل لك صلاتي یارسول اللہ؟ میں تمام دعا درود شریف ہی پڑھوں گا

تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

اذا تكفى همك ويغفر ذنبك یہ تمہارے غموں کے ازالہ اور گناہوں کی معافی کے لئے کافی ہو جائے گا۔

یہ تمام روایات اس پر واضح دلیل ہیں کہ متعدد صحابہ نے آپ ﷺ سے اس (تمام دعا درود کی صورت میں ہی مانگوں گا) بارے میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے انہیں حسب

طاقت کثرت درود پر ہی ترغیب دی یہی وجہ ہے صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم تمام اوقات و احوال میں کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھتے تھے۔

امام ابن ابی شیبہ نے مصنف میں حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا میں جب بھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملا خواہ مجلس ہوتی یا دستر خوان وہ اللہ تعالی کی حمد کرتے حضور سرور عالم ﷺ پر درود شریف پڑھتے اگر کسی جگہ بازار میں غفلت محسوس کرتے تو وہاں بھی بیٹھ کر حمد باری اور درود شریف پڑھتے تاکہ غافل کو تنبیہ ہو اور جاہل کو علم ہو جائے۔

امام ابو نعیم اور ابن بشکوال نے حضرت سفیان ثوریؒ سے بیان کیا میں حج پر تھا جیسے ایک ایسے نوجوان ملا جو ہر قدم پر اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد پڑھتا میں نے پوچھا جو پڑھ رہے ہو اس کے بارے میں جانتے ہو؟ کہا ہاں اور مجھ سے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے نام بتایا سفیان ثوریؒ کہنے لگا تم عراقی ہو میں نے کہا ہاں کہنے لگا تم نے اللہ تعالی کو پہچانا ہے میں نے کہا ہاں پوچھا کیسے؟ میں نے کہا وہی ہے جس نے رات کو دن اور دن کو رات میں داخل زیادہ ہے اور وہی رحم مادر میں بچے کو صورت دیتا ہے کہنے لگا تم نے اللہ تعالی کا حق معرفت ادا نہیں کیا میں نے کہا تو نے اللہ تعالی کو کیسے پہچانا؟ کہنے لگا عزائم اور ہمتوں کے فسخ ہو جانے سے میں نے ارادہ کیا تو وہ ٹوٹ گیا۔ میں نے عزم کیا تو وہ بھی ختم ہو گیا تو میں نے جان لیا میرا رب ہے جو میرے لئے تدبیر فرماتا ہے میں نے پوچھا کثرت درود کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے بتایا میں نے حج کیا میری والدہ بھی ساتھ تھیں۔ انہوں نے مجھے بیت اللہ کے اندر لے جانے کا کہا لیکن وہ گر گئیں سخت زخمی ہو گئیں اور ان کا چہرہ مرض اور تکلیف کی وجہ سے سیاہ ہو گیا میں ان کے پاس غمگین حالت میں بیٹھ کر آسمان کی طرف ہاتھ بلند کئے اور عرض کیا اب تیرے گھر میں داخل ہونے والے کے ساتھ یہ ہوتا ہے؟ اس کے بعد اچانک تہامہ کی طرف سے بادل آئے سفید لباس پہنے ہوئے ایک شخصیت بیت اللہ میں داخل ہوئی اور انہوں نے میری والدہ کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو وہ نہایت ہی سفید و خوبصورت ہو گیا پھر ان کے زخموں پر

ہاتھ پھیرا وہ بھی صحیح ہو گئے تمام تکلیف جاتی رہی جب وہ واپس جانے لگے تو میں نے
دامن پکڑ لیا اور عرض کیا ایسے موقعہ پر کام آنے والے اپنا پتہ تو بتا دے فرمایا۔

انا نبیك محمد صلی الله علیه وسلم — میں تمہارا نبی ہوں

عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے نصیحت فرمائیں فرمایا!

لاترفع قدمً ولا تضع اخری الا وانت تصلی علی محمد وعلی آل محمد صلی الله علیه وسلم ابدا — ہر قدم پر مجھ پر اور میری آل پر درود شریف پڑھو۔

(القول البدیع، ۲۴۰)

کثرت درود کی فضیلت

کثرت درود شریف کی فضیلت پر متعدد احادیث مبارکہ ہیں ان میں سے

چند درج ذیل ہیں۔

ا۔ خصوصی شفاعت

کثرت درود والے کو حضور ﷺ کی خصوصی شفاعت نصیب ہو گی جیسا کہ

حدیث میں آیا۔

اولی الناس بی یوم القیامة اکثر هم علی صلاة — روز قیامت سب سے زیادہ میرے قریب مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہو گا۔

۲۔ اللہ تعالی کی رضا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من سره ان یلقی الله راضیا فلیکثر الصلاة علی — جو آدمی چاہتا ہے کہ میں اس حال میں اللہ تعالی سے ملوں کہ وہ راضی ہو تو وہ مجھ پر درود کی کثرت کرے۔

(مسند الفردوس)

۳۔ عرش کا سایہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے روز قیامت تین آدمیوں کو اللہ تعالی عرش کا سایہ عطا فرمائے گا اور اس دن اور کوئی سایہ نہ ہو گا عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں فرمایا۔

۱۔ جس نے میرے امتی کی تکلیف دور کی۔

۲۔ جس نے میری سنت پر عمل کیا۔

۳۔ کثرت کیساتھ مجھ پر درود پڑھنے والا۔

صلی اللہ علیہ وسلم کثیر افوائد الخلعی

۴۔ حضور ﷺ کی گواہی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے جس نے مجھ پر دس دفعہ درود پڑھا اللہ تعالی اس پر سو دفعہ رحمت نازل فرمائے گا جس نے سو دفعہ پڑھا اس پر ہزار دفعہ رحمت ہو گی۔

ومن زاد صبابة وشوقا كنت له شفيعا وشهيدا يوم القامة

جس نے محبت وشوق سے اس پر اضافہ کیا روز قیامت میں اس کے لئے شفیع اور گواہ ہوں گا۔

۵۔ ٹھکانہ کے اعتبار سے قریبی

امام بیہقی نے سند حسن کے ساتھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا حضور ﷺ نے فرمایا جمعہ کے روز مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھو کیونکہ اس دن تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے جس کا درود زیادہ ہو گا۔

كان اقربهم منى منزلة

وہ ٹھکانہ کے اعتبار سے میرے زیادہ قریب ہو گا۔

٦۔ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی صلاۃ

ا۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دوران خطبہ یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے درود پڑھا۔

لم تنزل الملائكة تصلي عليه ماصلى علي — تو جب تک وہ پڑھتا رہتا ہے ملائکہ اس کے لئے دعا کرتے ہیں

اب آدمی چاہے تو زیادہ پڑھے یا کمی کرے۔

حافظ منذری کہتے ہیں کہ امام احمد' ابن ابی شیبہ اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا یہ حدیث متابعات میں حسن ہے۔

۲۔ ابن شاہین ابن بشکوال اور ابن جریر طبری نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھا۔

صلى الله عليه بها عشر صلوات — اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت بھیجے گا۔

اب آدمی چاہئے تو کثرت کرے یا کمی کرے۔ (القول البدیع)

۷۔ محبت نبی ﷺ کی علامت

درود شریف محبت نبی ﷺ کی علامت بھی ہے کیونکہ جس سے زیادہ محبت ہو اس کا تذکرہ آدمی زیادہ کرتا ہے آدمی اپنے محبوب کے محاسن کا ذکر کرتے ہوئے اس کے قرب کی جدوجہد کرتا ہے اور ہر اس شئی کو حاصل کرتا ہے جو محبوب کو پسند ہو اور اسے خوشی دے۔

اللهم اجعلنا من المحبين الصاديقين لحبيبك الاكرم صلى الله عليه وسلم فضلا منك ونعمة بلا ابتلاء ولا محنة

باب ٦

درود شریف پر اجر و ثواب

من صلى على صلاة واحدة صلى الله عليه عشراً

درود شریف پر اللہ تعالیٰ کے ہاں ثواب کبیر اور اجر عظیم ہے اس میں سے کچھ کا تذکرہ اہل تحقیق و معرفت نے کیا ہے تاکہ دلوں کو خوشی، عزائم میں پختگی اور نیت میں کثرت درود کی تحریک و تشویق ہو 'القول البدیع' جلاء الافہام اور الدر المنضود وغیرہ کتب میں اس کی تفصیل موجود ہے اور اس پر سابقہ گفتگو میں بھی کچھ تفصیل گزری ہے۔ اس پر مرتب ثواب میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ درود پڑھنے والے پر صلاۃ بھیجتا ہے اہل معرفت رضی اللہ عنہم نے فرمایا۔

لوان انسانا ارادان يحبط على	اگر انسان رب العالمین کی طرف سے
نور صلاة واحدة من صلوات	ایک دفعہ صلاۃ کے نور کا احاطہ کرنا
رب العالمين لما استطاع ذلك	چاہے تو اس میں یہ طاقت کہاں؟

خود حضور سرور کائنات ﷺ بھی اس آدمی پر صلاۃ بھیجتے ہیں اس طرح اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی، اس سے انسان کے گناہوں کا کفارہ، درجات میں بلندی، گناہوں کی بخشش تزکیہ اعمال، اس کے لئے بخشش کی دعا اور پہاڑ جتنے اجر کا وعدہ اس قدر اجر عظیم کہ کثرت کرنے سے دنیا و آخرت کے معاملات کے لئے کفایت، اسی سالہ گناہوں کا مٹنا غلاموں کی آزادی جتنا ثواب، احوال قیامت سے نجات اور حضور ﷺ کی گواہی حاصل ہو جاتی ہے۔ وجوب شفاعت، اللہ تعالیٰ کی رضا، جہنم سے آزادی، پل صراط سے گزر، موت سے پہلے جنت میں ٹھکانہ کا دیکھنا اور جنت میں کثرت ازواج جیسے فوائد کا حصول ہوگا، تنگدست کے لئے صدقہ کا قائم مقام بن جاتا ہے اس میں زکوۃ و طہارت بھی ہے اس کی برکت سے مال میں اضافہ، سویلہ اس سے زائد حاجات کا حصول ہوتا ہے، یہ سراپا عبادت ہے اس سے مجالس مزین و منور ہوتیں ہیں اسی سے فقر اور تنگدستی سے نجات ملتی ہے، اس سے اصل مقام سے رزق طلب کیا جاتا ہے، اس سے درود شریف پڑھنے والے اور اس کی اولاد در اولاد کو فائدہ و نفع ہوتا ہے اس سے اللہ عزوجل اور

اس کے حبیب ﷺ کا تقرب حاصل ہوتا ہے اس لئے سب سے زیادہ درود پڑھنے والا آپ ﷺ کے زیادہ قریب ہوگا۔ یہ درود پڑھنے والے کے لئے نور ہے دشمنوں پر اس کی برکت سے مدد حاصل کی جاتی ہے' اس سے دلوں کو نفاق وزنگ سے پاکیزگی ملتی ہے اس سے لوگ محبت کرنے لگتے ہیں' یہ خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کا سبب عظیم' یہ بندے کو غیبت سے بچالیتا ہے یہ بہت بڑا بابرکت افضل اور دین ودنیا میں اس کا نفع کثیر ہے' یہ مجلس کی پاکیزگی کا سبب ہے اور اس عمل والوں پر روز قیامت حسرت نہیں ہو گی۔ یہ اس بندے سے بخل کی نفی کر دیتا ہے جو درود نہ پڑھنے سے بنتا ہے' اس سے آدمی ناک خاک الود ہونے والی دعا سے نجات پاجاتا ہے اس سے جنت کا راستہ ملتا ہے جیسا کہ تارک اسے بھول جاتا ہے یہ اس کلام کے کامل ہونے کی دلیل ہے جس کی ابتدا حمد باری تعالی اور درود شریف سے کی گئی' اس کے سبب انسان بے وفائی سے نکل جاتا ہے۔

شیخ ابن قیم لکھتے ہیں اللہ تعالی کی اہل سماء اور زمین والوں کے درمیان درود پاک' اپنے پڑھنے والے کے لئے ثناء کا سبب بنتا ہے کیونکہ یہ آدمی اللہ تعالی سے عرض کرتا ہے کہ وہ اپنے رسول ﷺ کی ثنا کرے اور انہیں اور تکریم وتشریف سے نوازے اور کسی بھی عمل پر جزاء اس کی جنس سے ہوتی ہے۔ یہ پڑھنے والے کی ذات' عمل' عمر اور اسبابِ مصالح میں برکت کا سبب ہے کیونکہ ایسا آدمی اللہ تعالی سے حضور ﷺ کی آل کے لئے برکت کی دعا کرتا ہے اور یہ دعا مقبول ہے اور جزا جنس سے ہی ہوتی ہے یہ حضور ﷺ سے دائمی محبت اس میں اضافہ اور مزید اس میں کئی گنا اجر کا سبب ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ﷺ کی محبت ایمان کا ایسا حصہ ہے جس کے بغیر وہ مکمل نہیں ہوتا اس لئے بندہ جب محبوب کا کثرت کے ساتھ ذکر اور اپنے دل میں اس کے احسان اور کمالات کو لاتا ہے تو وہ محبت میں اضافہ اور پہلے سے بڑھ کر شوق پیدا کرتا ہے اور وہ اس کے تمام دل کا احاطہ کر لیتا ہے جب محبوب کے ذکر سے اعراض بڑھ جائے اور اس کے محاسن ذہن میں متحضر نہ رہیں تو محبت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

محبوب کی زیارت سے بڑھ کر کوئی شی محب کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک نہیں

بنتی اور نہ محبّ کے دل کے لیئے اس کے ذکر اور اس کے محاسن سے بڑھ کر سکون ملتا ہے جب یہ چیز دل میں پکی ہو جائے تو اس کی زباں سے محبوب کی مدح، ثنا اور محاسن کا ذکر ہو گا اور ان چیزوں کی کثرت و کمی محبت میں کثرت و کمی کا سبب بن جاتی ہے اور حس و عقل اس پر شاہد ہیں کسی نے خوب کہا۔

عجبت لمن یقول ذکرت حبی　　وھل انسی فساذکرما نسیت

(مجھے تعجب ہے اس پر جو کہتا ہے کہ مجھے محبوب کی یاد آئی کیا وہ محبوب کو بھول گیا تھا کہ اب یاد آرہا ہے)

جیساکہ درود شریف بندے سے آپ ﷺ کی محبت کا ذریعہ ہے کیونکہ جب یہ درود پڑھنے والے کو حضور ﷺ کا محبّ بنادیتی ہے تو اس بندے سے حضور ﷺ سے محبت کا ذریعہ بھی بن جائے گا کہ یہ بندے کی ہدایت اور اس کے دل کی زندگی کا سبب عظیم ہے کیونکہ جب وہ درود شریف کی کثرت کرے گا تو محبت دل کا احاطہ کرلے گی حتی کہ اس کے دل میں ایسی شی باقی نہیں رہ جائے گی جو آپ ﷺ کے حکم کے مخالف ہو بلکہ آپ ﷺ جو تعلیماتِ شریعت لے کر آئے ہیں وہ اس کے سینہ میں نقش ہو جائیں گیں اور ہر قدم پر انہیں پڑھے گا اور ان سے ہدایت، کامیابی اور متعدد علوم کو پا لے گا۔ (اللہ تعالیٰ اپنے فضل و انعام سے ہمیں بھی عطا فرمائے۔)

درود شریف حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں اپنے پڑھنے والے کے نام کے تذکرہ کا سبب بنتا ہے جیساکہ پیچھے گزرا آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا درود میری خدمت میں پیش کیا جاتا ہے اور یہ بھی فرمایا اللہ تعالیٰ کے فرشتے زمین پر چلتے ہیں اور امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں اور کسی بندے کے لئے یہی شرف و منزلت کافی ہے کہ اس کا تذکرہ حبیب خدا ﷺ کی بارگاہ میں ہو جائے۔

درود شریف ذکر و شکر الٰہی اور بندوں پر حضور ﷺ کی صورت میں انعام الٰہی کی معرفت بھی ہے تو درود شریف 'اللہ تعالیٰ کے ذکر' اس کے رسول کے ذکر اور اس دعا پر مشتمل ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے صلاۃ کے ذریعے حضور ﷺ کو ان کے شایان شان جزا عطا فرمائے۔

درود شریف بندے کی طرف سے اپنے رب کی بارگاہ میں دعا و عرض ہے اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کی ثنا فرمائے اور آپ ﷺ کی شرافت و تکریم اور رفعت ذکر میں اضافہ فرمائے اور اس میں کوئی شک نہیں اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے اور اس کے رسول ﷺ بھی، تو درود پڑھنے والے نے اپنی رغبت، دعا اور طلب کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے اپنی حاجتوں پہ حضور ﷺ کو ترجیح دی بلکہ یہ مطلوب اس کے لئے تمام امور سے محبوب ٹھہرا تو اس نے اسے ترجیح دی جو اللہ اور اس کے رسول کو محبوب ہے اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کی محبت کو باقی چیزوں پر فوقیت دی چونکہ جزا جنس عمل سے ہوتی ہے تو جس نے اللہ تعالیٰ کو ہر شی پر ترجیح دی اللہ تعالیٰ اسے ہر شی پر ترجیح عطا فرمائے گا۔ اللھم آمین

درود شریف کے فوائد میں سے اچھی زندگی، معاش میں برکت و آسانی بھی ہے ابو موسیٰ مدینی نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ایک آدمی نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر فقر اور تنگدستی کے بارے میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تم گھر میں داخل ہوں اگر وہاں کوئی موجود ہو تو اسے سلام کہو اور اگر وہاں موجود نہ ہو تو۔

ثم سلم علی واقرأ قل هوالله احد مرة

تو مجھ پر سلام عرض کرو اور ایک دفعہ سورۂ اخلاص پڑھو

اس آدمی نے اسی طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کی اس قدر فراوانی فرمادی کہ اس کے رشتہ دار اور پڑوسی بھی اس سے استفادہ کرنے لگے۔

حافظ سخاوی نے یہ حدیث نقل کرنے کے بعد لکھا امام ابو عبداللہ قسطلانیؒ نے خواب میں رسالت مآب ﷺ کی زیارت کی تو اپنے فقر کے بارے میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّهَب لَنَا اللّٰهُمَ مِن رِزقِكَ الحَلَالِ الطَّيِّبِ المُبَارَكِ مَاتَصُونُ بِهٖ وُجُوهَنَا عَنِ التَعرُّضِ اِلٰى اَحَدٍ مِّن خَلقِكَ وَاجعَل لَّنَا اللّٰهُمَّ اِلَيهِ طَرِيقًا سَهلاً مِّن غَيرِ تَعَبٍ وَّلَا نَصَبٍ وَّلَا مِنَّةٍ وَّلَاتَبِعَةٍ وَجَنِّبنَا اَللّٰهُمَّ اَلحَرَامَ حَيثُ كَانَ وَاَينَ كَانَ وَعِندَ مَن كَانَ وَحُل بَنَينَا وَبَينَ اَلمِلَةِ وَاقبِض عَنَّا اَيدِيهِم وَاصرِف عَنَّا قُلُوبَهُم حَتّٰى لَا نَتَقَلَّبُ اِلَّافِيمَا يُرضِيكَ وَلَا نَستَعِينُ بِنِعمَتِكَ اِلَّا عَلٰى مَاتُحِبُّ يَا اَرحَمُ الرَّاحِمِينَ

یااللہ خصوصی رحمتوں کانزول فرما حضور پر اور آپ کی آل پر۔ یااللہ! ہمیں رزق حلال مبارک طیب عطا فرما جو ہمیں مخلوق کی طرف رغبت سے بچالے یااللہ ہمارے لئے رزق حلال کے لئے راستہ آسان فرما نہ اس میں مشقت ہو اور نہ پریشانی ہمیں حرام سے بچاوہ جہاں بھی اور جیسے بھی ہو۔ اس حرام اور ہمارے درمیان تو حائل ہو جا ہمارے ہاتھ روک دے۔ دل کو ان سے پھیر دے حتیٰ کہ وہ تیری رضا کے حصول کے کوشاں ہوں اور ہر نعمت پر تیری ہی مدد مانگیں یاارحم الرحمین۔

دیلمی مسند فردوس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یااللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں یااللہ یارحمٰن یارحیم پناہ طلب کرنے والے کو پناہ دینے والے ڈرنے والوں کو امن بلکہ بے سہارا بے اسرا کے آسرا بے ذخیرہ کے ذخیرہ ضعفاء کی محفوظ گاہ فقراء کے خزانہ یاعظیم الرجا ہلاکت سے نجات دینے والا غرق ہونے سے بچانے والے یا محسن، جمال دینے والے یا منعم، یا مفضل، یا عزیز یا جبار یا منیر تیری بارگاہ میں رات کی سیاہی، دن کی روشنی، سورج کی شعاعیں، درخت کی شاخیں، پانی کی آوازیں چاند کا نور سربسجود ہے یااللہ، انت اللہ، تیرا کوئی شریک نہیں۔

اسألك ان تصلى على محمد عبدك ورسولك وعلى آل محمد (سعادة الدارين)

ہماری عرض یہ ہے کہ اپنے مخصوص بندے اور رسول اور ان کی آل پر درود و سلام کا نزول فرما۔

جب تمہیں کوئی حاجت یا کوئی پریشانی عارض آجائے تو مذکورہ دعا پڑھو اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے حصول اور مشکل کے حل و آسانی کے لئے عرض کرو کیونکہ یہ اجابت کا سبب ہے۔

دعا کی قبولیت کے لئے یہ الفاظ بھی منقول ہیں۔

اَللّٰهُمَّ یَا دَآئِمَ الفَضلِ عَلٰی اَلبرِیَّةِ یاباسط الیدین بالعطیۃ یا صاحب المواھب السنیۃ یا غافر الذنب والخطیئۃ صل وسلم علی سیدنا محمد خیر الوری سجیۃ وعلی آلہ واصحابہ البررۃ النقیۃ فی کل لمحۃ ونفس وغدوۃ وعشیۃ وفرج عنا کل ھم وغم وبلیۃ واحفظنا من کل بلاء وشدۃ ورزیۃ بانوار الطلعۃ المحمدیۃ واسرارھا النبویۃ واشراقھا البھیۃ یا رب البریۃ ثلاثاً

یا اللہ مخلوق پر ہمیشہ فضل فرمانے والے خوب عطا فرمانے والے، اے اعلیٰ ہدایا دینے والے، اے گناہوں کو معاف فرمانے والے سیدنا محمد خیر الوریٰ پر اور آپ ﷺ کی آل منتخب پر ہر لحہ آن، صبح و شام درود و سلام کا نزول فرما اور ہم سے ہر غم، پریشانی اور سختی دور فرما بوسیلہ انوار محمدیہ اور اسرار نبوی کے پھر تین دفعہ کہے اے تمام مخلوق کے رب

باب ۷

دربار نبوی میں

صلاۃ وسلام کی پیشگی

ان صلاتکم تبلغنی حیثما کنتم

۱۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جہاں بھی مجھ پر درود پڑھو۔

حافظ منذری کہتے ہیں امام طبرانی نے اسے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من صلی علی بلغتنی صلاته وصلیت علیه

جس نے مجھ پر درود پڑھا اس کا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور میں اس کے لئے دعا کرتا ہوں۔

اور اس کے لئے اس کے علاوہ دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں حافظ منذری لکھتے ہیں کہ اسے امام طبرانی نے اوسط میں ایسی سند سے نقل کیا جس میں کوئی حرج نہیں۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور نہ میرے مزار عالی کو میلہ و عید بناؤ مجھ پر درود شریف پڑھو۔

فان صلاتکم تبلغنی حیثما کنتم (ابو داود)

تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے تم کہیں بھی ہوں۔

۴۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی کے فرشتے زمین پر چلتے ہیں اور وہ

یبلغونی عن امتی السلام

میری امت کا سلام میری خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

تو جس نے آپ ﷺ کی خدمت میں درود و سلام پڑھا اسے حضور ﷺ کی طرف سے سلام نصیب ہوتا ہے۔

۵۔ امام ابو داؤد اور امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

مامن احد یسلم علی الارد الله الی اوحی حتی ارد علیه السلام

جس نے میری خدمت میں سلام کیا اللہ تعالیٰ میرے روح کو لوٹاتا ہے اور میں سلام کا جواب دیتا ہوں۔

علامہ ابن علان نے امام سیوطی سے نقل کیا کہ ابو داؤد میں رد الله علی ہے جبکہ بیہقی اور احمد کے الفاظ ردالله الی ہیں (یعنی عین کی جگہ الف ہے) اور یہی زیادہ مناسب ہے حافظ سخاوی فرماتے ہیں کہ اسے امام طبرانی اور امام بیہقی نے سند حسن کے ساتھ نقل کیا بلکہ امام نووی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

درود شریف پڑھنے والے کو حضور ﷺ کا صلاۃ مبارک ہو اس طرح سلام پڑھنے والے پر۔

آپ زندہ ہیں

یہ تمام روایات واضح کر رہی ہیں کہ حضور ﷺ مزار عالی میں دنیوی زندگی سے بھی بڑھ کر اکمل و اعظم زندگی بسر فرمارہے ہیں۔ امام بیہقی نے اس موضوع پر حیوۃ الانبیاء[1] کے نام سے کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے متعدد احادیث ذکر کیں ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

امام مسلم نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا معراج کی رات میں حضرت موسیٰ کی قبر کے پاس سے گزرا تو وہ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا تمام انبیاء علیہم السلام جمع تھے۔

فحانت الصلاة فاممتهم

نماز کا وقت آگیا تو میں نے انہیں جماعت کروائی۔

یہ بھی فرمایا۔

الانبیاء احیاء فی قبورهم یصلون

انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہوتے ہیں۔

---

[1] علامہ محمد عباس رضوی نے اس کتاب کی شرح بنام آپ زندہ ہیں واللہ لکھی ہے مرکز تحقیقات اسلامیہ نے اسے شائع کیا ہے۔

امام دارمی نے مسند میں نقل کیا کہ حرہ کے دنوں مسجد نبوی شریف میں اذان و اقامت بند ہو گئی حضرت سعید بن مسیب ان دنوں مسجد نبوی میں ہی رہے۔

فکان لایعرف وقت الصلاۃ الابھمھمۃ یسمعھا من قبرہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم — انہیں نماز کے وقت کا علم اس آواز سے ہوتا جو آپ ﷺ کے قبر انور سے آتی

یہ واقعہ امام دارمی کے علاوہ بھی محدثین نے متعدد اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے ان میں سے امام ابو نعیم نے دلائل میں، ابن سعد نے طبقات میں اور امام زبیر بن بکار نے اخبار مدینہ میں ذکر کیا ہے۔

امام ابو یعلی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا قسم اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے عیسی بن مریم نازل ہوں گے پھر میرے مزار پر آئیں گے۔

یا محمد لاجیبنہ — اور مجھے آواز دیں گے اور میں اس کا جواب دوں گا

زوائد المسانید وغیرہ میں ملاحظہ کریں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری قبر کے پاس درود شریف پڑھا میں اسے خود سنتا ہوں اور جس نے دور سے پڑھا وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے امام بیہقی نے روایت کیا امام ابو الشیخ نے کتاب الصلاۃ علی النبی میں یہ الفاظ ذکر کئے ہیں۔

من صلی علی من بعید ابلغتہ — جس نے دور سے درود شریف پڑھا وہ مجھے بتا دیا جاتا ہے۔

اس حدیث پر کچھ گفتگو آگے آرہی ہے رہی سابقہ حدیث مامن احد یسلم علی الاردا اللہ الی روحی حتی ارد علیہ السلام امام سبکی اس کے تحت لکھتے ہیں آپ ﷺ کی روح طیبہ اس جہان سے حضرت الٰہیہ اور ملاء اعلی کی طرف متوجہ اور مصروف ہے آپ ﷺ کا آخری جملہ تھا" اللھم الرفیق الاعلی" تو جب کوئی آپ ﷺ پر سلام پڑھتا ہے۔

تو آپ ﷺ کی روح مبارکہ اس جہان کی طرف متوجہ ہوتی ہے تاکہ اس کا سلام سن کر جواب عنایت فرمائے تمام روئے کائنات سے درود و سلام پڑھے جانے کی وجہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ تمام وقت اس میں رہیں کیونکہ اخروی امور کا ادراک عقل سے نہیں ہو سکتا احوالِ برزخی' احوال آخرت کی طرح ہوتے ہیں ہاں آپ ﷺ کا صلاۃ و سلام پڑھنے والوں کی طرف متوجہ ہونا اللہ رب العزت کی بارگاہ اور حضرت الٰہیہ میں استغراق کے منافی نہیں کیونکہ ملاء اعلیٰ کو ملاء ادنیٰ پر قیاس نہیں کیا جاسکتا اللہ تعالیٰ نے ملاء اعلیٰ کے فرشتوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مستغرق رہتے ہیں حالانکہ وہ اس کے ساتھ توبہ کرنے اور شریعت کی اتباع کرنے والے اہل ایمان کے لئے دعا بھی کرتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَلَّذِینَ یَحمَلُونَ العَرشَ وَمَن حَولَهٗ یُسَبِّحُونَ بِحَمدِ رَبِّهِم وَیُومِنُونَ بِهٖ وَیَستَغفِرُونَ لِلَّذِینَ آمَنُوا

وہ جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بولتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں۔

تو ملاء اعلیٰ کا نیک لوگوں کے لئے ہمیشہ دعا کرنا ان کے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس' حصول انوار اور ان کے نفاذ میں کوئی رکاوٹ نہیں کیونکہ یہ مقام بارگاہ بہت ہی وسیع ہے اور وہاں کی زندگی بھی کامل ہے۔ دیکھئے سیدنا جبرائیل آمین' اللہ تعالیٰ' اس کے احکام اور حضرت الٰہی میں تسبیح و استغراق سے کبھی غافل نہیں ہوتے جبکہ اللہ رب العزت سے وحی حاصل کر کے حضرات انبیاء علیھم السلام تک پہنچا رہے ہوتے ہیں' سیدنا عزرائیل علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام اللہ تعالیٰ' اس کے احکام اور اس کی تسبیح میں استغراق سے کبھی مصروف نہیں ہوتے جبکہ وہ مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں قبضِ ارواح کا کام بھی کر رہے ہوتے ہے اس طرح سیدنا اسرافیل اور سیدنا میکائیل علی نبینا وعلیھم الصلاۃ والسلام یہ تمام کے تمام کبھی اپنے رب سے امور نبھانے

کے باوجود مصروف نہیں ہوتے اس پہ ہم نے "کتاب الایمان بالملائکہ" میں روشنی ڈالی ہے۔

یاد رہے ان تمام میں افضل اور اکرم ترین ذات سیدنا محمد ﷺ ہیں آپ ﷺ نے اپنے رب سے مانگا۔

اَللّٰھُمَّ الرَّفِیقَ الاَعلٰی وَلَقَد اَعطَاءُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِن کَمَالِ القُوَّۃِ وَسِعَۃِ الاِستِعدَادِ وَالاَستِمدادِ والامدَادِ مَالاَ یَعلَم قَدرہ اِلاَّاللّٰہُ تَعَالٰی الَّذِی اَعطَاہُ

یااللہ رفیق اعلیٰ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو کمال قوت استعداد اور استمداد ایسی عطا فرمائی ہے کہ اللہ تعالی کے سوااس کا کوئی اندازہ لگاہی نہیں سکتا۔

امام بیہقی نے ان الفاظ "رد الله روحی" کا معنی یہ بیان کیا اللہ تعالی نے سلام عرض کرنے والوں کی وجہ سے دفن کے بعد آپ ﷺ کی روح طیبہ لوٹا دی اور اسے دائمی طور پر جسم میں منتقل فرمادیا۔

فھو یرد السلام علی المسلّمین علیھا بدًا (الدر المنضود ۔ ۱۳۰)

تو آپ ﷺ سلام عرض کرنے والوں کا ہمیشہ جواب ارشاد فرماتے ہیں۔

بعض علماء نے فرمایا رد روح سے مراد برزخی معاملات (مثلاً اعمال امت کا ملاحظہ فرمانا' ان کے گناہوں پر معافی مانگنا اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعاوغیرہ) سے فارغ ہونا لیا ہے کیونکہ محدث بزار نے سند حسن کے ساتھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری ظاہری زندگی بھی تمہاری لئے بہتر ہے اور میرا وصال بھی، تم اپنے مسائل پیش کرتے ہو جو حل کر دیئے جاتے ہیں۔

تعرض علی اعماکم فما رأیت من خیر حمدت الله تعالی وما رأیت غیر ذلك استغفرت لکم

تمہارے اعمال مجھ پر پیش کیئے جاتے ہیں ان میں جب خیر دیکھتا ہوں تو اللہ تعالی کی حمد کرتا ہوں اور اس کے علاوہ دیکھوں تو معافی طلب کرتا ہوں۔

شیخ ابن علان نے شرح اذکار میں "ردا الله علی روحی" کے تحت لکھا اس کی مختلف توجیہات ہیں حافظ سیوطی نے اس پر مقالہ لکھا اور یہ توجیہہ پسند فرمائی۔

یہ جملہ حالیہ ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ جملہ ماضویہ حال بن رہا ہو تو وہاں لفظ قد مقدر ہوتا ہے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے جاء و کم حصرت صدورهم ای قد حصرت یہاں تو قد کی وجہ یہ بھی ہے امام بیہقی نے حیاۃ الانبیاء میں کہ "قدرد الله علی روحی" کے الفاظ ذکر کئے ہیں۔

اور جملہ ماضویہ سلام عرض کرنے والے سے پہلے ہے اور لفظ حتی تعلیل کے لئے نہیں بلکہ عطف واؤ کے معنی میں ہے اب حدیث کا مفہوم یہ ہوگا۔

مامن احد یسلم علی الاوقدرد الله روحی قبل ذلك فارد علیه

جب کوئی سلام عرض کرتا ہے تو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میری روح طیبہ کو لوٹا دیا ہے اور میں اس کا جواب دیتا ہوں

حافظ سیوطیؒ نے فرمایا بعض لوگوں نے رد اللہ بمعنی حال یا استقبال اور حتی کو برائے تعلیل سمجھا اور اس سے اشکال پیدا ہوا حالانکہ بات ایسے نہیں لہذا اصلا اشکال باقی ہی نہیں رہا۔

امام سیوطی، نے چوتھی توجیہہ کو قوی قرار دیتے ہوئے لکھا روح لوٹانے سے مراد یہ نہیں کہ بدن سے جدا ہونے کے بعد لوٹایا جاتا ہے بلکہ معاملہ یہ ہے۔

انما النبی صلی الله علیه وسلم فی البرزخ مشغول باحوال الملکوت مستغرق فی مشاهدة ربه کما کان فی الدنیا فی حالة الوحی وفی اوقات آخر فعبر عن افاقته من تلك المشاهدة وذلك الاستغراق برد الروح

حضور ﷺ احوالِ برزخی میں ملکوت اور مشاہدہ رب میں مشغول ہوتے ہیں جیسا کہ دنیا میں اوقاتِ وحی میں ہوتے تھے تو اس مشاہدہ اور استغراق سے افاقہ کو رد روح کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے۔

پھر فرمایا اس کی مثل بعض احادیث اسرا میں ہے کہ وہاں الفاظ ہیں ''فاستیقظت وانا بالمسجدالحرام'' یہاں نیند سے جاگنا مراد نہیں کیونکہ معراج منامی نہیں تھا ہاں مراد۔

الافاقة مما خامره من عجائب الملكوت	عجائب ملکوتی کے مشاہدہ سے جو سرشادی ملی تھی اس سے افاقہ ہے۔

پھر فرمایا یہ جواب لفظ رد کے حوالے سے مجھے پسند ہے پہلے میں دوسری توجہ کو ترجیح دیا کرتا پھر یہ چوتھی توجیہ میرے نزدیک قوی ٹھہری۔

باب ۸

دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام کا جواب

رد الله الی روحی حتی ارد علیه السلام

اگر صلاۃ و سلام نہیں پہنچتے تو نماز کے تشہد میں السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته پڑھنے اور آپ ﷺ سے مخاطب ہو کر خطاب کا حکم کیوں دیا گیا بلکہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات جس کے لئے چاہے پردہ اٹھادے اور وہ آپ ﷺ کا جواب بھی خود سن لے۔

ا۔ جیسا کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پردہ اٹھالیا گیا اور انہوں نے اذان و اقامت سنی۔

۲۔ شیخ ابراہیم بن شیبان کہتے ہیں کہ میں نے ایک دن قبر انور کے پاس حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔

سمعته من داخل القبر يقول وعليك السلام — میں نے قبر انور سے سنا وعلیک السلام

۳۔ ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے حیاۃ الانبیاء اور شعب الایمان میں حضرت سلیمان بن سحیم سے نقل کیا ہے میں 'خواب میں نے' حضور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اہل محبت آپ ﷺ کے پاس آ کر سلام عرض کرتے ہیں کیا آپ ﷺ سماعت فرماتے ہیں فرمایا۔

نعم وارد علیم — ہاں صرف سماعت ہی نہیں کرتا بلکہ جواب بھی دیتا ہوں۔

۴۔ امام سخاوی نے القول البدیع میں لکھا ابو عبداللہ بن نعمان سے شیخ عبدالرحیم بن عبدالرحمن بن احمد نے بیان کیا حمام میں گر جانے کی وجہ سے میرے ہاتھ پر چوٹ آ گئی ہاتھ سوجھ گیا ایک رات میں سویا تھا خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی میں نے

تکلیف کے بارے میں عرض کیا آپ ﷺ نے فرمایا میرے بیٹے

اوحشتنی صلاتك علی — تیرا درود نہ آنے کی وجہ سے میں پریشان ہوا۔

صبح میں اٹھا تو آپ ﷺ کی برکت سے تکلیف دور ہو گئی۔

۵۔ امام عبد الرزاق نے حضرت مجاہد سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

انکم تعرضون علی باسمائکم ومسماکم فاحسنوا الصلوة علی (الدرو المنضود) — تمہیں ناموں اور ذات کے حوالے سے مجھ پر پیش کیا جاتا ہے تو مجھ پر اچھی طرح درود پڑھا کرو۔

یہ کہنے والے کو اللہ تعالیٰ جزا دے۔

اتبتك زائرا ودوت انی جعلت سواد عینی امتطیه

ومالی لااسیر علی الماق الی قبررسول الله فیه

(ہم آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہم اپنی آنکھوں میں سمالیں کاش ہم مزار اقدس کی حاضری کے لئے آنکھوں کے بل کیوں نہ چلے۔)

۶۔ امام ابن حجر ہیتمی نقل کرتے ہیں سید نور الدین بن عفیف انجی نے آپ ﷺ کی قبر انور سے یہ جواب سنا وعلیك السلام یا ولد.

۷۔ اور یہ بھی بیان کیا شیخ ابو عبد الرحمٰن سلمی نے ابو الخیر اقطع سے بیان کیا مجھے پانچ دن تک کھانے کے لئے کوئی شئی نہ ملی میں قبر انور کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا اور ہٹ کر لیٹ گیا نیند آگئی حضور ﷺ کی زیارت ہوئی آپ ﷺ کی دائیں جانب حضرت ابو بکر اور بائیں جانب حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہم سامنے تھے مجھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نے حرکت دی اور فرمایا اٹھو حضور ﷺ تشریف لائے، میں نے اٹھ کر دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

فدفع الی رغیفا فاکلت نصفه — آپ ﷺ نے مجھے روٹی دی میں نے

وانتبهت فاذافی یدی نصف رغیف　　آدھی کھائی تو نیند کھل گئی تو بقیہ نصف میرے ہاتھ میں تھی۔

۸۔حافظ ہیتمی نے لکھا مسند اصبھان حافظ ابو بکر، حافظ طبرانی اور حافظ ابوالشیخ ان تمام کو فاقہ نے آلیا ان میں سے پہلے آپ ﷺ کی قبر انور کے پاس حاضر ہوئے اور بھوک کے بارے میں عرض کیا طبرانی نے کہا اب بیٹھ جاؤ یا تو روٹی مل جائے گی یا موت، تھوڑی ہی دیر کے بعد سادات کرام میں سے ایک بہت سا کھانا اٹھائے ہوئے لائے اور بتایا مجھے رسول اکرم ﷺ نے خواب میں تمہارے کھانے کے انتظام کا حکم دیا ہے۔

اللھم عطف علینا قلب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اینما کنا وحیث کنا یا مولانا

۹۔حافظ ابن کثیر نے تفسیر میں لکھا علماء کی پوری جماعت نے بیان کیا ان میں سے ابو منصور صباغ نے کتاب الشامل میں کہا کہ علماء نے شیخ عتبی کے حوالے سے ذکر کیا کہ میں قبر محمدی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک اعرابی آیا اس نے عرض کیا السلام علیك یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اللہ تعالی کا یہ فرمان سن رکھا ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اللہ ﷺ ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

یارسول اللہ ﷺ میں گناہوں پر معافی کے لئے آیا ہوں اپنے رب کی بارگاہ میں آپ کو شفیع بناتا ہوں پھر یہ اشعار پڑھے۔

یاخیر من دفنت بالقاع اعظمه　　فطاف من طیبهن القاع والاکم

(سب سے بہتر ذات جو یہاں تشریف فرما ہے اور ان کی خوشبو سے میدان وکوہ مہک

رہے ہیں)

نفسی الفداء لقبر انت ساکنه فیه العفاف وفیه الجود والکرم

(میری ذات اسی قبر پر فدا، جس میں سراپا پاکیزگی اور جود و کرم ہے۔)

پھر اعرابی واپس پلٹا شیخ عتبی (امام شافعی کے استاذ) کہتے ہیں مجھ پر نیند نے

غلبہ کیا خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی فرمایا عتبی

الحق الاعرابی فبشره ان الله تعالی قد غفرله

اس کے پاس جاؤ اور اسے بشارت دو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرمادیا ہے۔

۱۰۔ علامہ قرطبی نے تفسیر میں ابو صالح سے انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ

سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ کی تدفین سے تین دن بعد اعرابی آیا۔

فرمی بنفسه علی قبر رسول الله صلی الله علیه وسلم وحثا علی رأسه من ترابه

اور اس نے اپنے آپ کو قبر انور کے لگادیا اور اس کی مٹی اپنے سر پر ڈالنے لگا

اور کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ ہم نے آپ ﷺ کا حکم سنا اور ہم نے آپ ﷺ سے اللہ

تعالیٰ کا یہ اعلان سنا جو قرآن میں نازل ہے۔

ولوانهم اذا ظلموا انفسهم جاء وك فاستغفروا الله واستغفرلهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں ضرور اللہ کو بہت توبہ کرنے والا مہربان پائیں۔

میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور میں معافی کے لئے حاضر ہوا ہو۔

فنودی من القبر الشریف انه قد غفرلك

قبر انور سے آواز آئی اسے معاف کردیا گیا ہے۔

١١۔ ابن بشکوال نے محمد بن حرب باہلی سے نقل کیا میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا جب میں آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پہنچا تو ایک اعرابی اونٹ سے اتر رہا تھا اس نے اونٹ بٹھایا اور اس کا گھٹنا باندھا پھر آپ کے پاس آیا بہت اعلیٰ انداز میں سلام عرض کیا اس نے بہت ہی اچھی دعا کی پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے والدین آپ پر فدا ہوں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وحی کے لئے مخصوص فرمایا اور آپ پر کتاب نازل فرمائی

جمع لك فيه علم الاولين والاخرين

اور آپ ﷺ کے لئے اولین و آخرین کے علوم جمع فرمادیئے۔

اور اس نے اپنی کتاب میں فرمایا اور حق فرمایا۔

ولوانهم اذظلموا انفسهم جاء وك فاستغفروالله واستغفرلهم الرسول لوجدواالله توابا رحيما

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اسے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اسے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں

میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے حاضر ہوا ہوں آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے حضور شفیع بناتا ہوں اس نے اس پر وعدہ فرما رکھا ہے پھر قبر انور کی طرف متوجہ ہوا مذکورہ دونوں اشعار "یا خیر من دفنت" پڑھے اور اس شعر کا اضافہ کیا۔

انت النبی الذی ترجی شفاعته عند الصراط اذا مازلت القدم

(آپ ﷺ تو ایسے نبی ہیں جن کی شفاعت کی امید ہے پل صراط پر جب پاؤں پھسل رہیں ہونگے)

پھر سوار ہو کر چلا گیا۔

امام سخاوی کہتے ہیں اس طرح کا واقعہ امام بیہقی نے شعب الایمان میں بھی نقل کیا ہے۔

١٢۔ حضرت حاتم اصم بلخی (جو عرفا اور زہاد کے سربراہ ہیں) سے ہے کہ انہوں نے قبر

انور کے پاس کھڑے ہو کر عرض کیا یارب

انا زرنا قبر نبیك وحبیبك صلی الله علیه وسلم فلا تردنا خائبین

ہم نے تیرے نبی اور حبیب ﷺ کے مزار انور کی زیارت کی ہے اب ہمیں خالی نہ لوٹا۔

آواز آئی سنو

مااذنا لك فی زیارۃ قبر حبیبنا الاقد قبلناك فارجع انت ومن معك من الزوار مغفورا لکم

ہم نے جب اپنے حبیب کی زیارت کی اجازت دی تو پہلے اسے ہم نے قبول کیا جاؤ تم اور تمہارے ساتھ تمام زائرین کی بخشش کر دی۔

فرشتوں کی حاضری

امام دارمی نے سنن میں یہ باب باندھا ہے 'باب ما اکرم اللہ تعالی بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد موتہ (وصال کے بعد اللہ تعالی نے آپ ﷺ کے لئے کیا اکرام رکھا ہے)

اس کے تحت حضرت نبیہ بن دھب سے بیان کیا کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کیا تو حضرت کعب نے فرمایا ہر روز اللہ تعالی ستر ہزار فرشتے نازل کرتا ہے یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کی قبر انور کو ڈھانپ لیتے ہیں اور اپنے پروں سے مس کرتے ہیں اور رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں صلاۃ پڑھتے ہیں جب شام ہوتی ہے تو وہ چلے جاتے ہیں اور ان کے برابر اور آکر اس طرح کرتے ہیں حتی کہ قیامت آئے گی۔

خرج فی سبعین الفامن الملائکة یزفونه

تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں باہر تشریف لائیں گے۔

دوسری روایت میں ویوقروہ (وہ تعظیم کرتے ہیں) کے الفاظ ہیں

اسے شیخ اسماعیل قاضی نے فضل الصلاۃ علی النبی میں ذکر کیا۔ (القول البدیع، ۵۲)

مومن بھائی اس حدیث میں بار بار غور و فکر سے کام لو ملائکہ آسمانوں سے قبر انور کی طرف اس لئے نازل ہو رہے ہیں

لیتبر کوا وبمسعوا به اجنحتهم	تا کہ وہ برکت حاصل کرتے ہوئے
ویصلوا علی النبی صلی الله علیه وسلم	اپنے پروں کو اس سے مس کریں اور حضور ﷺ پر صلاۃ پڑھیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری زیارت قبر انور، سلام اور تدفین

امام حاکم نے روایت کو صحیح قرار دیتے ہوئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم، حاکم اور منصف امام بن کر آئیں گے۔ اور وہ حج اور عمرہ کے لئے سفر کریں گے۔

لیأتین قبری حتی یسلم علی ولاردن علیه	حتیٰ کہ میرے مزار عالی میں آئیں گے اور سلام کہیں گے اور میں اس کا جواب دوں گا

(ابو یعلی، دیلمی)

اور یہ بات قطعی طور پر معلوم ہے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں آئیں گے اور یہ قرآنی آیات اور احادیث نبویہ متواتر سے ثابت ہے اور اس پر اجماع ہے

تو یہ اللہ کے رسول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں جو زیارت و سلام کے لئے خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کی قبر انور پر آئیں گے۔ جب وہ آخری زمانہ میں آئیں گے تو ان کے اقوال، اعمال اور احکام تمام شریعت محمدی ﷺ کے تابع ہونگے اس قدر درجہ پانے کے باوجود ان کا مدینہ منورہ وصال ہو گا اور حجرہ مطہرہ نبویہ میں ان کی تدفین ہو گی۔ امام ترمذی نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے نقل کیا تورات میں حضور ﷺ کی صفات کا تذکرہ ہے اور اس میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تدفین آپ ﷺ کے ساتھ ہی ہو گی اہل سیر نے حضرت سعید بن میتب سے نقل کیا کہ حجرہ نبوی میں ایک قبر کی جگہ خالی ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دفن ہونگے اور یہ چوتھی قبر انور ہو گی۔

فرشتوں کا درود شریف لکھنا

امام ابو جعفر ابن جریر نے اپنی سند سے کنانہ عدوی سے نقل کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اس سے آگاہ فرمایئے کہ ہر بندے کے ساتھ کتنے ملائکہ ہوتے ہیں فرمایا تمہارے دائیں طرف نیکیوں پر فرشتے ہے جو بائیں والے پر امیر ہے جو تم نیکی کرتے ہو تو وہ دس لکھی جاتیں ہیں جب برائی کرتے ہو بائیں والا دائیں سے کہتا ہے میں یہ لکھ لوں ؟ وہ کہتا نہیں شاید یہ معافی مانگ لے اور گناہ نہ کرے وہ تین دفعہ اجازت طلب کرتا ہے تیسری دفعہ وہ لکھنے کی اجازت یہ کہتے ہوئے دے دیتا ہے کہ اللہ تعالی ہمیں اس سے محفوظ فرمائے کس قدر برا ساتھی ہے یہ کس قدر اللہ تعالی سے بے حیا ہے اللہ کا فرمان ہے۔

مَایَلفِظُ مِن قَولٍ اِلاَّلَدَیہِ رَقِیب" عَتِید — کوئی بات وہ زباں سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو

پھر فرمایا دو فرشتے تمہارے آمنے سامنے ہیں اللہ تعالی کا مبارک فرمان ہے۔

لَہ' مَعقِبٰتُ مِن بَینِ یَدَیہِ وَمِن خَلفِہٖ — آدمی کے لئے بدلی والے فرشتے ہیں اس کے آگے پیچھے کہ بحکم خدا اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

ایک فرشتہ تمہاری پیشانی پر ہے جب تم اللہ تعالی کی بارگاہ میں تواضع کرتے ہو تو وہ تمہیں بلند کرتا ہے اور جب تم اس کی بارگاہ میں تکبر کرتے ہو تو وہ تمہیں پست کر دیتا ہے

دو فرشتے تمہارے ہونٹوں کے پاس ہیں۔

لیس یحفظان علیك الاالصلاۃ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم — جو صرف میری بارگاہ میں تمہارے درود شریف ہی کی حفاظت کرتے ہیں

ایک فرشتہ تمہارے منہ کے پاس ہے جو نیند کے وقت کوئی زہریلی چیز سانپ وغیرہ کو منہ کے اندر نہیں جانے دیتا۔ دو فرشتے تمہاری آنکھوں کے پاس ہیں جو اللہ تعالی کے

حکم سے انہیں ہر تکلیف سے محفوظ رکھتے ہیں پھر ہر آدمی پر دن کے فرشتے ہیں پھر رات کے فرشتے دن کے فرشتوں پر نازل ہوتے ہیں کیونکہ دن رات کے فرشتے الگ الگ ہیں تو اس طرح یہ کل دس ہیں۔

یہ کہنے والے کو اللہ تعالیٰ جزا دے۔

لطيبة عرج ان بين قبابها حبيبا لادواء القلوب طبيب

اذا لم تطب فى طيبة عند طيب به طابت الدنيا فاين نطيب

(طیبہ کس بلندی پر ہے کہ وہاں محبوب ہیں جو تمام بیماریوں کے طبیب ہیں جب وہاں سے تمام دنیا شفا پا رہی ہے تو ہمیں بھی وہاں سے شفا ملے گی ورنہ نہیں۔)

کسی نے یہ بھی خوب کہا۔

اليك والالا تشدالركائب وعنك والا فالمحدث كاذب

ومن مذهبي حب الديار ولا هلها وللناس فيما يعشقون مذاهب

(سفر آپ ہی کی طرف ہے ورنہ کہاں جانا ہے ہمارا مذہب محبوب کے دیار کے ساتھ محبت ہے اور لوگوں کے اپنے اپنے مذاہب ہیں۔)

صلى الله عليه وآله وسلم تسليما

باب ۹

بوقت حاضری کثرت درود و سلام

مامن عبد یسلم عند قبری الاوکل اللہ بہ ملکا یبلغنی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری قبر انور کے پاس درود پڑھا میں اسے سنتا ہوں اور جس نے دور سے پڑھا وہ مجھے بتا دیا جاتا ہے۔

حافظ سخاوی نے لکھا اسے امام ابو الشیخ نے ابو صالح سے اور انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ابن قیم نے کہا یہ غریب ہے حافظ سخاوی نے کہا اس کی سند جید ہے جیسا کہ ہمارے استاد امام ابن حجرؒ نے فرمایا اس کے بعد سخاوی نے کہا یہ روایت امام ابن ابی شیبہ، تیمی نے ترغیب اور بیہقی نے حیاۃ الانبیاء میں ان الفاظ سے ذکر کی ہے۔

من صلی علی عند قبری سمعته	جس نے میری قبر کے پاس درود پڑھا
ومن صلی نائیا ابلغته	میں اسے سنتا ہوں اور جو دور سے درود پڑھے وہ پہنچا دیا جاتا ہوں

پھر لکھا اسے امام بیہقی نے شعب الایمان میں ان الفاظ سے ذکر کیا۔

مامن عبد یسلم علی عند قبری الا وکل اللہ بہ ملکا یبلغنی	جو آدمی میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے وہاں اللہ تعالی کی طرف سے مقرر کردہ فرشتہ وہ مجھے پہنچا دیتا ہے۔

یہی وجہ ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حاضری کے وقت کثرت کے ساتھ درود و سلام پڑھتے ان میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا نام معروف ہے۔

ا۔ حضرت عبداللہ بن دینار کا بیان ہے میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضور ﷺ کے مزار کے پاس کھڑے دیکھا تو وہ حضور ﷺ پر درود جبکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ 'اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کر رہے تھے۔

۲۔ حافظ سخاوی نے لکھا اسے اسماعیل قاضی وغیرہ نے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے شیخ اسماعیل قاضی کے الفاظ یہ بھی ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی سفر سے واپس تشریف لاتے تو مسجد نبوی میں جا کر یوں عرض کرتے السلام علیك یارسول الله' السلام علی ابی بکر' السلام علی ابی 'اور دو رکعات نماز ادا کرتے۔

۳۔ ان الفاظ میں بھی مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب سفر سے آتے تو مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرتے۔

فیضع یدالیمنی علی قبرالنبی صلی الله علیه وسلم ویستدبر القبلة ثم یسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم ثم یسلم علی ابی بکر و عمر رضی الله عنهما

پھر اپنا دایاں ہاتھ حضور ﷺ کی قبر انور پر رکھتے پشت قبلہ کی طرف ہوتی پھر آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرتے پھر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے سلام کہتے۔

۴۔ امام مالک سے مروی الفاظ یہ بھی ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب سفر کا ارادہ فرماتے یا سفر سے واپس آتے۔

جاء قبر النبی صلی الله علیه وسلم فصلی علیه ودعاثم انصرف

تو حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دیتے درود وسلام پڑھتے' دعا کرتے پھر واپس ہوتے۔

۵۔ حافظ سخاوی کا بیان ہے امام ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے شعب میں حضرت عبد اللہ بن منیب بن عبد اللہ بن ابی امامہ سے انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا۔

رأيت انس بن مالك اتى قبر النبى صلى الله عليه وسلم فوقف ترفع يديه حتى ظننت انه الصلاة فسلم على النبى صلى الله عليه وسلم ثم انصرف

میں نے خادم رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ مزار نبوی پر حاضر ہوئے اس طرح انہوں نے ہاتھ اٹھائے میں نے گمان کیا وہ نماز ادا کرنے لگے پس مگر انہوں نے حضور کی خدمت میں سلام عرض کیا اور واپس ہو گئے۔

۶۔ حافظ سخاوی کہتے ہیں یزید بن ابی سعید مدنی کا بیان ہے میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو الوداع کیا تو فرمایا مجھے تم سے کام ہے فرمایا۔

انى ارٰك اذا انيت المدنية سترى قبر النبى صلى الله عليه وسلم فاقرئه منى السلام

تم مدینہ طیبہ جا رہے ہو جب بارگاہ نبوی میں حاضری ہو تو میرا بھی سلام عرض کرو۔

اسے ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے شعب میں نقل کیا۔

۷۔ حافظ سخاوی نے لکھا بیہقی نے حاتم بن وردان سے نقل کیا حضرت عمر بن عبد العزیز

يوجه البريد من الشام قاصدا المدينة ليقرئ النبى صلى الله عليه وسلم منه السلام

شام سے مدینہ منورہ قاصد بھیجتے تا کہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں ان کا سلام عرض کرے۔

۔ امام ابن عساکر نے دو اسناد کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور شیخ الاسلام مجد الدین فیروز آبادی نے "الصلات والبشر" میں سند کے ساتھ حضرت ام درداء رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ فتح بیت المقدس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ جابیہ کے مقام پر تشریف لے گئے حضرت بلال نے شام میں ٹھہرنے کا کہا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی انہوں نے کہا میرے بھائی ابو رویحہ کو بھی اجازت۔

دے دو کیونکہ میرے اور ان کے درمیان رسول اللہ ﷺ نے مواخات فرمائی تھی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

ماهذه الجفوة يابلال؟ اما ان لك ان تزورني يا بلال؟

بلال یہ بے وفائی کیوں؟ کیا ہماری زیارت کو تمہارا دل نہیں چاہتا؟

حالتِ پریشانی میں اٹھے سواری لی اور شہر مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

فاتى قبرالنبى صلى الله عليه وسلم فجعل يبكى ويمرغ وجهه عليه

حضور ﷺ کے مزار کے پاس پہنچ کر زارو قطار رو دیے اور اپنا چہرہ اس پر رکھ دیا

حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما تشریف لائے۔

فجعل يضمهما ويقبلهما

تو ان کے ساتھ چمٹ گئے اور ان کے بوسے لیے۔

ان دونوں بزرگوں نے فرمایا بلال

نشتهى ان نسمع اذانك الذى كنت توء ذن لرسول الله صلى الله عليه وسلم فى المسجد

ہم وہی اذان سننا چاہتے ہیں جو تم رسول اللہ ﷺ کے سامنے پڑھا کرتے تھے۔

ان کے کہنے پر مسجد کی چھت پر چڑھے اور اس سابقہ مقام پر کھڑے ہو کر اذان شروع کی اللہ اکبر اللہ اکبر شہر مدینہ میں کہرام مچ گیا جب اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ کہا تو کہرام میں اور اضافہ ہو گیا جب کہا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو پردہ دار خواتین بھی باہر نکل آئیں اور ہر کوئی کہہ رہا تھا۔

بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم فما رؤى يوم اكثر باكيا ولا باكية بالمدينة بعد ارسول صلى الله عليه وسلم من ذلك اليوم

کہیں حضور ﷺ تشریف تو نہیں لے آئے؟ وصال نبوی ﷺ کے بعد شہر مدینہ میں اس دن سے بڑھ کر کوئی مرد یا خاتون نہیں رویا۔

یہ واقعہ کثیر کتب تاریخ اور تراجم میں منقول ہے۔

باب ۱۰

بوقت ذکر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اسلاف کا ادب

حضرت قاضی عیاضؒ لکھتے ہیں جس طرح حیاتِ دنیا میں آپ ﷺ کا ادب و احترام اور تعظیم و توقیر لازم تھی اسی طرح وصال کے بعد بھی لازم و ضروری ہے کیونکہ آپ ﷺ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے رسول و نبی ہیں اور یہ احترام و تعظیم آپ ﷺ کے ذکر کے وقت آپ ﷺ کی بات اور سنن کے تذکرہ کے وقت' آپ ﷺ کا نام مبارک' سیرت طیبہ' آل اطہار و عترت کے تذکرہ کے وقت اور آپ ﷺ کے اہل بیت اور صحابہ کی تعظیم لازم ہے۔

ا۔ امام ابو ابراہیم تجیبی فرماتے ہیں ہر مومن پر لازم ہے کہ جب وہ آپ ﷺ کا ذکر کرے یا ذکر سنے تو وہ انکساری' عاجزی' خشوع و خضوع اور تعظیم کرے۔ ساکن و باادب ہو جائے اس طرح اپنے اندر آپ ﷺ کی ہیبت و جلال محسوس کرے جیسے وہ آپ ﷺ کے سامنے حاضر ہے اور ان آداب کو بجا لائے جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے سکھائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

لَاتَجعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَينَكُم كَدُعَاءِ بَعضِكُم بَعضاً

رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسانہ ٹھہرالو جیسے تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔ (النور' ۶۳)

دوسرے مقام پر فرمایا۔

ورفعنا لك ذكرك

اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ (سورہ الم نشرح' ۴)

۲۔ حضرت قاضی عیاض لکھتے ہیں یہ طریقہ ادب ہمارے اسلاف صالح اور ائمہ کی سیرت رہی اس کے بعد سند صحیح کے ساتھ ابن حمید (امام مالک کے شاگرد) سے نقل کیا امیر المومنین ابو جعفر منصور نے حضرت امام مالک سے مسجد نبوی میں گفتگو کرتے ہوئے آواز بلند کی تو امام نے فرمایا امیر المومنین

لاترفع صوتك فی ھذا المسجد — اس مسجد میں آواز مت بلند کرو۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ادب سکھاتے ہوئے فرمایا۔

لَاتَرفَعُوا اَصوَاتَکُم فَوقَ صَوتِ النَّبی (سورہ الحجرات ۲) — اپنی آوازوں کو اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے

کچھ لوگوں کی مدح و ثنا کرتے ہوئے فرمایا۔

اِنَّ الَّذِینَ یَغُضُّونَ اَصوَاتَھُم عِندَرَسُولِ اللّٰہِ اُولٰئِکَ الَّذِینَ امتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوبَھُم لِلتَّقوٰی (سورہ الحجرات ۳) — بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے۔

کچھ لوگوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا۔

اِنَّ الَّذِینَ یُنَادُونَکَ مِن وَّرَاءِ الحُجُرَاتِ اَکثَرُھُم لَایَعقِلُونَ — بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔

اور آپ ﷺ کے وصال کے بعد بھی اس طرح حرمت و تعظیم ہے جیسے ظاہری حیات میں تھی اس پر منصور ادب و نیاز کا سراپا بن گیا۔

۳۔ابو جعفر منصور نے پوچھا کیا میں قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا کروں یارسول اللہ ﷺ کی طرف؟ تو امام مالک نے فرمایا تم اس ہستی سے منہ کیوں پھیرتے ہو۔

ھو وسیلتك وسیلة ابیك آدم علیه السلام الی یوم القیامة بل استقبله واستشفع به فیشفعه الله تعالی فیك — آپ ﷺ تمہارے اور تمہارے جد امجد آدم علیہ السلام کے تا قیامت وسیلہ ہیں پس آپ ﷺ کی طرف منہ کر کے شفاعت مانگو اللہ تعالیٰ شفاعت قبول فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْظَلَمُوْااَنفُسَھُمْ جَآئُوکَ فَاسْتَغْفَرُوااللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَلَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوااللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیمًا

(سورہ النساء، ۶۴)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں۔ تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں

علامہ خفاجی نے "ھووسیلتك وسیلة ابیك آدم" کا معنی یہ بیان کیا کہ آپ علیہ ہی شفاعت فرمانے والے اور آپ علیہ کی شفاعت مقبول اور آپ علیہ ذات اقدس بارگاہ الٰہی میں وسیلہ ہیں یہ حدیث شفاعتِ عظمیٰ اور اس حدیث کیطرف اشارہ ہے جس میں ہے کہ جب دعا کرنے والا یوں کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی استَشفَعُ اِلَیكَ بِنَبِیِّكَ یَا نَبِیِّ اَلرَّحمَةِ اِشفَع لِی عِندَ رَبِّكَ اُستُجِیب لَه'

یا اللہ! میں تیری بارگاہ میں تیرے نبی کو وسیلہ بناتا ہوں اے نبی رحمت آپ علیہ اللہ تعالیٰ سے میری سفارش فرمائیں تو اس کی دعا قبول کرلی جائے گی۔

اس سے مراد حدیث اعمیٰ ہے جو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جیساکہ سنن میں ہے۔ اس کے بعد علامہ خفاجی وسیلة ابیك آدم کے تحت لکھتے ہیں جب سیدنا آدم علیہ السلام نے درخت سے کھایا اور نادم ہو کر کہا۔

یَارَبِّ اَسئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اِلاَّ غَفَرتَ لِی

اے اللہ میں تجھ سے حضور علیہ کے وسیلہ سے معافی مانگتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہیں محمد علیہ کی معرفت کیسے ہوئی؟ عرض کیا میں نے عرش کے قوائم پر یہ لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو محسوس کیا جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ متصل فرمایا ہے وہ تجھے تمام مخلوق میں محبوب ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے آدم تم نے سچ کہا۔

انه لاحب الخلق الی ولولاہ ماخلقتك

واقعۃً یہ ہستی تمام مخلوق سے میرے ہاں محبوب ہے اگر یہ نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ فرماتا۔

امام حاکم لکھتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۴۔ قاضی عیاضؒ لکھتے ہیں حضرت امام مالک نے حضرت ایوب سختیانی (جو جلیل القدر تابعی امام الفقہاء والمحدثین امام مالک اور امام ثوری جیسے ائمہ کے استاذ ہیں) کے بارے مین فرمایا کہ میں نے جن لوگوں سے حدیث لی ہے ان میں یہ افضل شخصیت ہیں یہ بھی فرمایا کہ انہوں نے دو حج فرمائے میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا میں نے انہیں صبح و شام خوب دیکھا میں نے ان سے کسی شی کا سماع نہ کیا۔

غیر انه کان اذا ذکر النبی صلی الله علیه وسلم بکی حتی ارحمه فلما رایت منه مارأیت واجلا له للنبی صلی الله علیه وسلم کتبت عنه

لیکن جب بھی ان کے پاس حضور ﷺ کا تذکرہ مبارک ہوتا تو وہ اس قدر روتے کہ میرا دل پسیج جاتا جب میں نے یہ دیکھا اور حضور ﷺ کی تعظیم کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے انہیں اپنا استاذ حدیث بنالیا۔

۵۔ امام مصعب بن عبداللہ (حافظ حدیث، امام مالک کے شاگرد بخاری و مسلم اور دیگر محدثین کے استاذ) کابیان ہے امام مالک رضی اللہ عنہ کا محبت نبوی میں حال یہ تھا۔

اذا ذکر النبی صلی الله علیه وسلم عنده یتغیر لونه وینحنی حتی یصعب ذلك علی جلسائه

جب ان کے ہاں حضور ﷺ کا تذکرہ ہوتا تو ان کا رنگ فق ہو جاتا جھک جاتے حتی کہ اہل محفل پر اضطراب طاری ہو جاتا۔

ایک دن اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا اگر تم وہ دیکھ لو جو میں دیکھتا ہوں یا معنی یہ ہے کہ اگر تم میری طرح آپ ﷺ کے جمال، جلال، ہیبت، مقام، کمال کا مشاہدہ کر لو تو تمہیں

میرے اضطراب اور رنگ کی تبدیلی عجیب نہ لگے۔

٦۔انہی کا بیان میں نے امام محمد بن منکدر (حافظ حدیث جلیل تابعی صحاح ستہ کے راوی سید القراء) کو دیکھا۔

لانكاد نسأله عن حديث ابدا الايبكى حتى نرحمه

ہمیشہ جب بھی ہم ان سے کوئی حدیث رسول پوچھتے تو وہ اس قدر روپڑتے کہ ہمارے دل اس پر پسیج جاتے۔

٧۔حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے میں نے حضرت امام جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہم کی زیارت کی وہ نہایت ہی خوش مزاج اور تبسم والے تھے مگر۔

فاذاذكر عنده اصفر ومارأيته يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الا على طهارة

جب ان کے سامنے ذکر نبوی ﷺ ہوتا تو ان کا رنگ زرد پڑ جاتا اور میں نے انہیں کبھی بغیر وضو حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

٨۔انہی کا بیان ہے کہ میں ان کی خدمت میں مختلف مواقع پر کئی بار حاضر ہوا ہوں میں نے انہیں ان تین حالتوں میں دیکھا یا وہ نماز ادا کر رہے ہوتے یا خاموش یا قرآن کی تلاوت میں مشغول ہوتے لایعنی بات ہرگز نہ کرتے امام موصوف رضی اللہ عنہ ان علماء کے سربراہ ہیں جو نہایت ہی عابد اور خوف الٰہی رکھنے والے ہیں۔

٩۔امام مالک کا بیان ہے حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم (بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ کے سات فقہا میں سے ایک ہیں) کا حال یہ تھا۔

كان يذكر النبى صلى الله عليه وسلم ينظرالى لونه كانه نزف عنه الدم ولقد جف لسانه فى فمه هيبة لرسول الله صلى الله عليه وسلم

جب حضور ﷺ کا ذکر ہوتا تو ان کا رنگ فق ہو جاتا اور ہیبت رسول ﷺ کی وجہ سے ان کی زبان خشک ہو جاتی۔

١٠۔آپ سے مروی ہے کہ میں حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتا۔

فاذا ذکر عندہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکی حتی لایبقی فی عینیہ دموع

جب ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ ہوتا تو وہ اسقدر روتے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو خشک ہو جاتے۔

۱۱۔آپ فرماتے ہیں میں نے امام زہری (جو بڑے ہنس مکھ اور ملنسار آدمی تھے) کو دیکھا

فاذا ذکر عندہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکانہ ماعرفك ولا عرفتہ

جب ان کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا ذکر آتا تو وہ اسقدر روتے کہ گویا وہ تمہیں نہیں جانتے اور نہ تم انہیں پہچانتے۔

۱۲۔آپ نے یہ بھی فرمایا میرا حضرت صفوان بن سلیم (جو عابد مجتہد ہیں اور ان کے بارے میں معروف ہے کہ ان کا چالیس سال تک پہلو زمین پر نہیں لگا) کے پاس جانا ہوتا۔

فاذا ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکی حتی یقوم الناس عنہ ویترکوہ

جیسے ہی ان کے ہاں رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہوتا وہ رو دیتے حتی کہ لوگ انہیں اس حال میں چھوڑ کر چلے جاتے۔

۱۳۔حضرت قاضی عیاض نقل کرتے ہیں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔

کان اذا سمع الحدیث اخذ العویل والزویل

جب وہ حدیث رسول سنتے تو ان پر رونے اور اضطراب کی کیفیت طاری ہو جاتی

۱۴۔جب امام مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں حدیث پڑھنے والوں کی تعداد بڑھ گئی اور ان سے بلند آواز سے حدیث لکھوانے کا عرض کیا تو فرمایا اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے۔

یاایھاالذین اٰمنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی

اے اہل ایمان اپنی آوازوں کو میرے نبی کی آواز سے بلند نہ کرو۔

اور آپ ﷺ کی عزت واحترام وصال کے بعد بھی ظاہری حیات کی طرح ہے۔

۱۵۔ امام ابن سیرین اکثر مسکراتے لیکن۔

اذا ذکر عندہ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم خشع — جیسے ہی ان کے پاس حدیث نبوی ﷺ کا تذکرہ کیا جاتا وہ خشوع اختیار کرتے۔

۱۶۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدی کا معمول یہ تھا جب حدیث نبوی ﷺ سناتے تو پہلے خاموشی کا حکم دیتے اور لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی کے بارے میں کہتے یہ حکم عام ہے حتی کہ اس آواز کا بھی احترام کیا جائے جو آپ ﷺ سے کوئی بات بیان کر رہا ہو۔ اسی طرح راوی حدیث کے آواز پر آواز بلند نہ کی جائے جس طرح آپ ﷺ کے ارشادات عالیہ سنتے ہوئے خاموشی ضروری ہے اس طرح قراءت حدیث کے وقت بھی سکون و خاموشی لازم ہے۔

۱۷۔ علامہ خفاجی نے لکھا کہ امام مالک کے بارے میں مروی ہے کہ ان کی مجلس میں کوئی نہ کوئی آدمی ہوتا جو دوسروں کو حدیث لکھواتا حالانکہ پیچھے گزرا کہ وہ اسے ناپسند قرار دیتے تھے۔ فرماتے ہیں اس میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ پہلے زیادہ لوگ نہ تھے بلاواسطہ بھی سماع ہو جاتا لیکن لوگوں میں بہت اضافہ ہو گیا تو ضرورت کے پیش نظر آدمی مقرر کرنا پڑا۔

۱۸۔ امام دارمی نے سنن میں حضرت عمرو بن میمون سے بیان کیا میں ہر جمعرات کی شام سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں جاتا کسی بھی حوالے سے میں نے انہیں قال الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہوئے نہیں سنا ایک شام انہوں نے یہ کلمات کہئے۔

فاغرورقت عینا ابن مسعود وانتفخت اوداجہ — تو ان کی آنکھیں چھلک پڑھیں اور ان کی رگیں پھول گئیں۔

اور میں نے دیکھا ان کا گریبان کھلا تھا اور کہہ رہے تھے آپ ﷺ نے اس کی مثل، اس کے ہم معنی یا اسی کے مشلبہ حکم دیا تھا۔

۱۹۔ امام دارمی نے ہی امام شعبی اور ابن سیرین سے نقل کیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب حدیث بیان کرتے۔

تربد وجهه وقال هكذا اونحوه هكذا اونحوه

تو ان کا چہرہ فق ہو جاتا اور کہتے اس طرح فرمایا یا اس کی مثل فرمایا۔

۲۰۔ حضرت علقمہ سے ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا قال رسول اللہ ﷺ

ثم ارتعد ثم قال نحو ذلك او فوق ذلك

تو کانپ اٹھے اور کہا آپ ﷺ نے اس کے ہم معنی فرمایا اور یا اس پر اضافہ فرمایا

۲۱۔ امام مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ایک آدمی حضرت سعید بن میتب کے پاس حدیث پوچھنے کے لئے آیا اس وقت وہ لیٹے ہوئے تھے وہ اٹھے اور بیٹھ کر حدیث بیان کی اس آدمی نے عرض کیا آپ نے یہ تکلیف کیوں کی؟ فرمایا۔

كرهت ان احدثك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا مضطجع

میں اس بات کو پسند ہی نہیں کرتا کہ میں لیٹ کر حدیث رسول ﷺ بیان کروں۔

۲۲۔ امام عبداللہ بن مبارک کا بیان ہے میں نے امام مالک رضی اللہ عنہ کو حدیث پڑھاتے ہوئے دیکھا کہ انہیں اس حال میں سولہ دفعہ بچھو نے ڈنگ مارا ان کا رنگ بدل جاتا اور زرد پڑھ جاتا۔

ولا يقطع حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم

مگر سلسلہ حدیث رسول اللہ ﷺ بیان کرنا منقطع نہ کیا۔

فراغت کے بعد پوچھا آج یہ معاملہ عجیب کیا تھا؟ فرمایا مجھے بچھو نے سولہ دفعہ کاٹا مگر میں نے صبر و ہمت سے کام لیا۔

انما صبرت اجلالا لحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم .

یہ تمام محنت و مشقت حدیث رسول ﷺ کے ادب و احترام کی وجہ سے کی ہے۔

۲۳۔ شیخ ابن مہدی کہتے ہیں میں ایک دن مقام عقیق کی طرف امام مالک کے ساتھ جا رہا تھا میں نے آپ سے حدیث پوچھی۔ تو مجھے انہوں نے جھڑک دیا اور فرمایا۔

كنت فى عينى اجل من ان تسأل — میں تیرے مقام کو اس سے بلند سمجھتا ہوں

عن حديث رسول الله صلى الله — کہ تو چلتے ہوئے حدیث رسول پوچھے

عليه وسلم ونحن نمشى

۲۴۔ شیخ مطرف بن عبداللہ کہتے ہیں لوگ امام مالک کے پاس حدیث پوچھنے ان کے دروازے پر آتے خادمہ آتی اور پوچھتی حضرت پوچھ رہے ہیں تم نے حدیث رسول کے بارے میں پوچھنا ہے یا کوئی اور مسئلہ ہے اگر وہ کہتے فقہی مسئلہ پوچھنا ہے تو اس حالت میں ہی تشریف لے آتے اگر کہتے ہم نے حدیث کے بارے میں پوچھنا ہے تو غسل یا کامل وضو کرتے خوشبو لگاتے اچھے کپڑے اور جبہ پہنتے (سبز یا کالا) عمامہ باندھتے پھر چادر اوڑھتے خصوصی نشست پر تشریف فرما ہوتے خشوع کی کیفیت ہوتی اور خوشبو کی دھونی دی جاتی۔

وجہ پوچھی تو فرمایا میں حدیث رسول ﷺ کے تعظیم بجالانا چاہتا اور میں اسے پاکیزہ اور حالت وقار میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

۲۵۔ شیخ ابن ابی اویس سے ہے امام مالک راستہ میں یا کھڑے ہو کر یا جلدی میں حدیث رسول بیان نہیں کیا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے۔

احب ان افهم حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم — میں چاہتا ہوں آپ ﷺ کے فرمان کو خوب اچھی طرح سمجھایا جائے۔

۲۶۔ شیخ ضرار بن مرة نے اسلاف سے بیان کیا۔

كانوا يكرهون ان يحدثوا على غير وضوء — وہ بے وضو حدیث بیان کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

باب ۱۱

درود ابراہیمی پر تفصیلی گفتگو

ہم نے پیچھے آیت مبارکہ ان اللہ وملائکتہ کے تفسیر میں تیسری وجہ کے تحت درود ابراہیمی کے تحت مختلف الفاظ نقل کئے ہیں اب اس کے معانی پر کچھ گفتگو کرنا چارہے ہیں تاکہ جاہل کے لئے تعلیم' غافل کے لئے تذکرہ اور فائدہ کی تکمیل ہو جائے اور یہ اس لئے بھی کہ رب العالمین کی بارگاہ میں حالت نماز میں پڑھا جاتا ہے۔

لہذا نمازی کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز میں پڑھے جانے والے الفاظ کے معانی سے واقف ہو جیسے کہ وہ نماز کے اعمال اور مقاصد سے واقف ہے ہم اختصاراً اس کے الفاظ پر ترتیب سے گفتگو کریں گے اللہ کی توفیق سے شروع کرتے ہیں۔

ا۔ اَللّٰهُمَّ کی شرح

اللھم کا معنی یااللہ ہے آخری میم ابتدائی یا کے عوض ہے اور یہ اسم جلیل القدر اللہ ہی کو خصوصیت ہے جیساکہ بوقت ندا اس مقدس نام کے ساتھ ہمزہ قطعی ہوتا ہے یااللہ اس کے علاوہ بھی اس مقدس و مبارک نام کی متعدد خصوصیات ہیں یہ قول کہ اسمیں میم 'یا کے عوض ہے سیبویہ' خلیل اور دیگر اہل لغت کا ہے فرا اور اہل کوفہ کی رائے یہ ہے کہ اللھم کی اصل یااللہ امنابخیر (اے اللہ ہمارے ساتھ خیر کا ارادہ فرما) تخفیف کی خاطر تمام کو حذف کیا باقی یااللہ ام رہ گیا پھر ہمزہ کو دعا میں کثرت استعمال کے وجہ سے حذف کر دیا تو اللھم رہ گیا بعض اہل علم کا کہنا ہے میم واؤ کی طرح جمع پر دال ہے داعی جب اللھم کہہ کر دعا کرتا ہے تو اس نے تمام اسماء حسنی کو جمع کر لیا اس لئے واؤ میم کی طرح ہے یہ حرف شفوی ہے جو ناطق کے دونوں ہونٹوں کو جمع کرتا ہے لہذا عربوں نے اسے علامت قرار دیا ہے جمع ضمیر مخاطب میں انتم اور جمع غائب میں ھم وغیرہ کہا جاتا ہے۔ جب اللھم باب ندا (جو طلب ہے) جمع ہے تو رب اللھم غفور رحیم نہیں کہا جاسکتا بلکہ اللھم اغفرلی وارحمنی کہا جائے اس پر حرف ندا نادر ہی داخل ہوتا ہے خلاصہ میں ہے۔

والاکثر اللھم بالتعویض وشذ یااللھم فی قریض

(اکثر کے نزدیک اللھم کی میم یا کے عوض ہے اور اس پر یا شعر میں داخل ہو سکتی ہے)

امیہ بن ابی الصلت کے اشعار اسی پر ہیں۔

ان تغفر اللهم تغفر جما وای عبدلك لاالما
انی اذا ماحدث المّا اقول یااللهم یااللهما

لفظ اللھم کے ساتھ دعا تمام اسماء الٰہیہ کو جمع کردیتی ہے شیخ نضر بن شمیل کہتے ہیں۔

من قال اللهم فقد دعا الله تعالی بجميع اسمائه سبحانه — جس نے اللھم کہا اس نے اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء کو جمع کرلیا۔

امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے لفظ اللھم مجمع الدعاء ہے۔

شیخ ابورجا عطاری کا قول ہے اللھم کی میم میں اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء مبارکہ ہیں اسی لئے بعض عرفا نے فرمایا۔

انه الاسم الاعظم الذی اذا دعی الله به اجاب واذاسئل به اعطی — یہ اسم اعظم ہے جب اس کے ساتھ دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے اور جب اس کے وسیلہ سے مانگا جائے تو ملتا ہے۔

۲۔ صل علی محمد کا مفہوم

جیسے حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گزرا صلاۃ اللہ تعالیٰ کا مفہوم اللہ تعالیٰ کا حضور ﷺ کی ثناء و تعظیم بیان کرنا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے صلاۃ اللہ کی طرف سے رحمت اور ملائکہ کی طرف سے استغفار ہے تو اللہ تعالیٰ کی صلاۃ ثنا، تعظیم، رحمت، خصوصی شفقت اور تفضل پر مشتمل ہے اور یہ تمام کے تمام اس کے ضمن میں آتے ہیں الغرض اللہ تعالیٰ کی صلاۃ ہر بندے کے حسبِ رتبہ و محبت اور قرب ہے چونکہ سیدنا محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ محبوب، ہر مقرب سے بڑھ کر اقرب، اولین و آخرین میں رب العالمین کی بارگاہ میں سب سے اکرم جنہیں اللہ تعالیٰ نے ایسا مقام عطا فرمایا کہ اس میں کوئی دوسرا شریک ہی نہیں اور وہ مقام وسیلہ ہے جو صرف ایک ہی مخصوص بندے کا حصہ ہے اور وہ سیدنا محمد ﷺ ہیں جو اپنے مقام و رتبہ میں منفرد و یکتا ہیں۔ اس لئے ان پر اللہ تعالیٰ کی صلاۃ، مخصوص اور ان کے مقام حال کے لائق و مناسب ہے۔

فمهما تصورها المتصورون وقدرها المقدرون لایدرکون کنهما ولایحیطون بوصفها ونورها

حضور ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی صلاۃ کانہ کوئی تصور کر سکتا ہے اور نہ ہی اندازہ کیونکہ اس کی حقیقت کا نہ کوئی ادراک ہی کر سکتا اور نہ ہی اس کے وصف و نور کا کوئی احاطہ کر سکتا ہے۔

رہا اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ کے خدام اہل ایمان پر صلاۃ تو وہ ان کے حسب ایمان ہے اور یہ شرف انہیں سید اعظم ﷺ کی اتباع سے نصیب ہوتا ہے اور تابع کا فضل اپنے امام و مقتدا کی اتباع کے مطابق ہوتا ہے۔

شیخ عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا جب یہ آیت مبارکہ " ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی" نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ

ما انزل اللہ علیك خیرا الااشرکنا فیہ

اللہ تعالیٰ نے جو خیر بھی آپ ﷺ کو عطا فرمائی اس میں سے اس نے ہمیں بھی حصہ عطا فرمایا ہے۔

تو اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

ھو الذی یصلی علیکم وملائکتہ (سورہ الاحزاب، ۴۳)

وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے

تو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم ﷺ پر ان کے مقام نبوت، منصب رسالت، مخصوص مقام وسیلہ و فضیلت کے لائق صلاۃ بھیجتا ہے اور اہل ایمان خدام پر اتباع کی وجہ سے کیونکہ متبوع کے اکرام کی وجہ سے تابع کا اکرام اور اس کے شرف کی وجہ سے تابع کو شرف ملتا ہے اتباع کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے نزول کا سب سے بڑا سبب درود شریف پڑھنا ہے جس نے ایک دفعہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ تو جس نے دس دفعہ پڑھا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سو دفعہ

رحمت پائے گا اور یہ رحمتوں میں اس قدر اضافہ درود شریف ہی کی برکت ہے۔

غلامان نبی پر نزول رحمت الٰہی کے اسباب

ا۔ امام ابوداؤد نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا نبی رحمت ﷺ نے فرمایا۔

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصف الاول — اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صف اول پر صلاۃ بھیجتے ہیں۔

مسند احمد میں یہ بھی ہے اذان دینے والے کے لئے مغفرت ہوتی ہے یہاں تک اس کی آواز جاتی ہے اور ہر خشک وتر سننے والی اشیاء اسکی تصدیق کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے نماز پڑھنے والوں کی مانند اسے اجر ملتا ہے۔

۲۔ معلم خیر پر رحمت کا نزول

امام طبرانی اور امام الضیاء نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ان اللہ وملائکتہ حتی النملۃ فی جحرھا وحتی الحوت فی البحر یصلون علی معلم الخیر — اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے حتی کہ کیڑی اپنی بل، مچھلی سمندر میں خیر کی تعلیم دینے والے کے لئے رحمتیں بھیجتے اور مانگتے ہیں۔

۳۔ امام ابوداؤد نے حضرت براء سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صف اول کے ساتھ متصل لوگوں پر صلاۃ بھیجتے ہیں۔

وما من خطوۃ احب الی اللہ من خطوۃ یمشیھا یصل بھا صفًا — مجھے ہر قدم سے بڑھ کر وہ قدم محبوب ہے جو صف ملانے کے لئے اٹھایا جائے۔

۴۔ انہی نے حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا۔

ان الله وملائكته يصلون علی میا من الصفوف	اللہ تعالی اور اس کے فرشتے صف میں دائیں طرف کھڑے ہونے والوں پر صلاۃ بھیجتے ہیں۔

۳۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کا مفہوم

اس پر ہم پیچھے گفتگو کر آئے ہیں کہ آپ ﷺ کے اسم گرامی سے پہلے لفظ سیدنا پڑھنا چاہئے اب ہم آپ ﷺ کے اسم مبارک پر گفتگو کریں گے۔

اہل علم نے فرمایا آپ ﷺ کے تمام اسماء مبارکہ میں مشہور محمد (ﷺ) ہے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس کا ذکر ہے محمد رسول الله' ما کان محمد ابا احد من رجالکم' وما محمد الا رسول یہ اسم شریف صفت سے منقول ہو کر علم بنا ہے اس کا معنی ہے جس ذات کی اس قدر حمد کی جائے کہ اس کی نہ تو انتہا ہو اور نہ ہی کوئی حد' یہ اسم کریم آپ ﷺ کی حمد اور حامدین کی کثرت پر دال ہے اسی طرح یہ آپ ﷺ میں موجبات واسباب حمد کی کثرت کو واضح کر رہا ہے کیونکہ یہ وزن مفعل (عین پر شد) ہے جس کی وضع کثرت اور اضافہ کے لئے ہے مثلاً معظم 'مبجل' مکرم اور ممدوح اسے ہی کہا جائے گا جس کی کثرت کے ساتھ تعظیم وتکریم اور مدح کی جائے آپ ﷺ کا یہ اسم کریم اس لئے ہے کہ آپ کثرت حمد کے ساتھ محمود ہیں اور یہ حمد دائم کثیر اور نہ ختم ہونے والی ہے آپ ﷺ اللہ تعالی کے ہاں اور فرشتوں کے ہاں محمد ﷺ انبیاء ومرسلین کے ہاں محمد ﷺ' اہل سما واھل عرش کے ہاں محمد ﷺ اہل زمین وفرش کے ہاں محمد ﷺ حتی کہ مخالفین کے ہاں بھی محمد ﷺ ہیں جیسا کہ عنقریب آرہا ہے تفصیل یہ ہے کہ حمد بمعنی ثنا مختلف انواع پر مشتمل ہونے کے باوجود اس کے دو عظیم اسباب ہیں۔

ا۔ حسن وکمال

ب۔ فضل واحسان

جو آدمی محاسنِ وکمالات رکھتا ہے اس کے ان محاسن کمالات کے مطابق اس

کی حمد ہو گی اسی طرح جو آدمی فضل واحسان کا مالک ہے اس کی بھی ان کے مطابق ثناء ہو گی جب یہ ضابطہ معلوم ہو گیا تو واضح رہنا چاہئے کہ مخلوق میں سے سب سے زیادہ صاحب محاسن وکمال اور صاحب فضل واحسان سیدنا محمد ﷺ سے بڑھ کر کون ہے؟ آپ ﷺ ہی تمام کے جامع اور سب سے اعظم ہیں۔

آپ ﷺ کے محاسن وکمالات

آپ ﷺ کے محاسن وکمالات کا احاطہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا جب کسی عالم کا کمالِ علمی بیان کیا جائے (کیونکہ علم صفت کمال ہے) تو سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑھ کر عارف سیدنا محمد ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے بارے میں فرمایا۔

وَعَلَّمَكَ مَالَم تَكُن تَعلَمُ وَكَانَ فَضلُ اللّٰهِ عَلَيكَ عَظِيمًا	اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے
(سورہ النساء، ۱۱۳)	

آپ ﷺ نے خود بطور اظہار نعمت تمام کائنات سے بڑھ کر عالم ہونے کا یوں اعلان فرمایا

اما واللہ انی لاعلمکم باللہ واشدکم لہ خشیہ	اللہ کی قسم میں اللہ کے بارے میں تم سب سے زیادہ علم والا اور زیادہ خشیت رکھنے والا ہوں۔
(بخاری و مسلم)	

دوسرے مقام پر فرمایا اے لوگو!

انی قد اوتیت جوامع الکلم وخواتمہ	مجھے کلمات جامعہ اور ان کے خواتم سے نوازا گیا ہے۔

یہ بھی الفاظ ملتے ہیں

اعطیت فواتح الکلم وجوامعہ وخواتمہ (مسند ابو یعلی)	مجھے کلمات کے فواتح، جوامع اور خواتم عطا کئے گئے ہیں۔

جب کسی متقی کی تقوی کی بنیاد پر مدح کی جائے تو سب سے بڑے صاحب تقوی سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں۔

آپ ﷺ نے بطور اظہار نعمت یہ اعلان فرمایا۔

اما واللہ انی لاخشاکم للہ واتقاکم لہ (بخاری و مسلم)
میں تم میں سب سے زیادہ اللہ کی خشیت اور تقوی رکھنے والا ہوں۔

جب زھد کی بناء پر زھاد کی مدح کی جائے تو تمام سے بڑے زاہد سیدنا محمد ﷺ ہی ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو چٹائی پر آرام فرما دیکھا تو وہ رو دیئے تھے آپ ﷺ نے اعلان فرمایا۔

مالانا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکھا
میرا دنیا کے ساتھ تو اس مسافر جیسا تعلق ہے جو کسی درخت کے سایہ میں تھوڑی دیر بیٹھا اور پھر چھوڑ کر روانہ ہو گیا۔

جب کمال عقل و ذکاوت اور فہم کی بناء پر یہ عقلاء عالم کی مدح کی جائے تو تمام جہانوں میں سب سے بڑے صاحب عقل و ذکاوت اور صاحب فطانت سیدنا محمد ﷺ ہی ہیں جیسا کہ ہم نے بڑی تفصیل اور دلائل کے ساتھ شمائل شریفہ میں بیان کیا ہے۔ [1]

جب اچھے خلق پر کسی کی ثناء کی جائے تو تمام محاسن اخلاق اور کمالات کی جامع آپ ﷺ کی ذات اقدس ہی ہے آپ ﷺ خلق کے لحاظ سے سب سے احسن اور ادب کے لحاظ سے سب سے جامع ہستی ہیں۔

اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (سورۃ قلم ۴)
اور بے شک تمہاری خلق بڑی شان کی ہے۔

آپ ﷺ تو اخلاق مبارکہ کی آخری حد پر فائز ہیں۔

جب کریم اور شجاع کی کرم و شجاعت کی بناء پر تعریف کی جائے تو مخلوق خدا میں سب سے زیادہ سخی و کریم اور سب سے بڑے شجاع سیدنا محمد ﷺ ہی ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ

---

[1] مصنف کی کتاب کا نام "سیدنا محمد رسول اللہ" ہے جو سیرت و شمائل پر اہم کتاب ہے دعا کریں اس کے ترجمہ کی سعادت بھی نصیب ہو۔ اس کے ایک باب "وسعت علم نبوی" کا ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔

احسن الناس واجود الناس واشجع الناس (بخاری و مسلم) — سب سے خوبصورت سب سے زیادہ سخی اور سب سے بہادر ہیں۔

جب تواضع کی بناء پر متواضع لوگوں کی ثنا کی جائے تو آپ ﷺ تواضع کرنے والوں کے امام ہیں آپ ﷺ کی تواضع کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ نے بیوہ اور مساکین کے ساتھ چل کر ان کی حاجات پوری فرمائیں جبکہ یہ بھی ممکن تھا کہ آپ ﷺ کسی بھی صحابی کو اس کا حکم دیتے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ایک آدمی نے آپ ﷺ کو تین دفعہ آواز دی تو آپ ﷺ نے ہر بار لبیک لبیک فرمایا۔

حضرت مجاھد سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے عوالی میں آدھی رات کے وقت جو کی روٹی پر دعوت دی تو آپ ﷺ نے قبول کر لی۔

جب کسی صاحب رحم کی شفقت کی بناء پر مدح کی جائے تو سب سے زیادہ شفیق سیدنا محمد ﷺ ہیں خود اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے۔

وَمَا اَرسَلنَاكَ اِلَّارَحمَةً لِلعَالِمِينَ (سورہ انبیاء ۱۰۷) — اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کے لئے۔

آپ ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت' اہل ایمان کے لئے رحمت کافروں کے لئے رحمت منافقین کے لئے رحمت' تمام انسانوں کے لئے رحمت خواہ مرد ہوں یا خواتین یا بچے حتی کہ آپ ﷺ پرندوں اور حیوانات کے لئے رحمت ہیں ہم نے اس کی تفصیل شمائل محمدیہ میں کی ہے۔

امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

انی لم ابعث لعانا انما بعثت رحمة — مجھے لعنت کرنے والا نہیں رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

امام بیہقی اور طبرانی نے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سراپا رحمت تمام کائنات کے لئے سراپا ہدایت ہوں۔

جب کسی کے عدل وانصاف کی بات ہو تو اہل عدل وانصاف کے سربراہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں ہر عاقل جب آپ ﷺ کا یہ فرمان سنتا ہے تو آپ ﷺ کے عدل عظیم اور فیصلہ قویم پر شاہد ہو جاتا ہے۔

والذی نفس محمد بیدہ لو ان فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سرقت لقطعت یدھا

قسم اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی ایسا کام کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

بلکہ آپ ﷺ کا عدل وانصاف اعلان نبوت سے پہلے ہی معروف تھا حتی کہ لوگ اپنے معاملات کا فیصلہ آپ ﷺ سے کرواتے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے اسلام سے قبل دور جاہلیت میں لوگ اپنے کیس رسول اللہ ﷺ کے پاس لاکر فیصلہ کرواتے جب حجر اسود رکھنے کا مسئلہ درپیش ہوا اور ہر کوئی اس شرف کو پانے کے لئے کوشاں تھا یہ معاملہ بھی آپ ﷺ کے سپرد ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے چادر پر رکھو اور ہر قبیلہ کا ایک آدمی اٹھانے میں شریک ہو جائے تو اس طرح آپ ﷺ نے انہیں جمع بھی فرمادیا۔

جب امانت وصدق کی بناء پر کسی کی مدح کی جائے تو تمام امینوں اور سچوں کے امام سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں اور یہ بات مخالفین کے ہاں بھی معروف تھی اور اس کی وہ گواہی دیا کرتے حضرت مسور بن مخرمہ کہتے ہیں میں نے اپنے ماموں ابو جہل سے کہا تھا۔

هل تتهمون محمدا بالكذب قبل ان يقول مقالته

کیا اعلان نبوت سے پہلے محمد ﷺ نے کبھی جھوٹ بولا ؟

لا یکذب انکا اللہ کی قسم

ان محمدوھوشاب یدعی فینا الصادق الامین

محمد ﷺ ہمارے اندر ایسے نوجوان ہیں جو صادق اور امین کے لقب سے بلائے جاتے ہیں

یعنی انہوں نے بچپن اور جوانی میں کبھی بھی جھوٹ نہیں بولا تو چالیس سال کی عمر میں ایسا کہاں ممکن؟ بلکہ اس کے بعد تو زیادہ لائق و مناسب ہے کہ آپ ﷺ کذب بیانی نہ کریں بلکہ وہ اپنے نبی حق ہونے اور کہنے میں سچے ہیں۔

میں نے کہا پھر تم ان کی اتباع کیوں نہیں کر لیتے؟ یعنی جب ان کے صدق و امانت کا اعتراف کرتے ہو تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ دعوی نبوت میں جھوٹ بولیں بلکہ وہ تو بلاشبہ سچے ہیں تو تم کیوں نہیں مان لیتے ابو جہل نے کہا ہمارے اور بنو ہاشم کے درمیان فضیلت کا تنازعہ ہوا انہوں نے بھی لوگوں کو کھلایا پلایا اور ہم نے بھی' انہوں نے لوگوں کی خدمت کی ہم نے بھی' اس فخر میں ہم برابر ٹھہرے پھر بنو ہاشم نے فخر کرتے ہوئے کہا ہم میں نبی ہیں لہذا ہمیں تم پر فضیلت و شرف حاصل ہے ہم نبی کہاں سے لائیں؟ تاکہ شرف میں ان کے برابر ٹھہریں۔ تو اس کی جہالت' رسول اللہ ﷺ کی نبوت کے انکار کا سبب بنی حالانکہ وہ دل سے جانتا تھا کہ آپ ﷺ سچے ہیں تو آپ ﷺ کی نبوت کو سچے جانتے ہوئے اس نے انکار کیا اللہ تعالی نے اس بات کی خبر یوں ارشاد فرمائی۔

فَاِنَّهُم لَايُكَذِّبُونَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجحَدُوْن	تو وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں۔

(سورۃ انعام' ۳۳)

یعنی وہ آپ ﷺ کو جھوٹا نہیں سمجھتے بلکہ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ سچے ہیں لیکن اپنے ظلم اور عدم اعتراف کی وجہ سے آپ ﷺ کی لائی ہوئیں تعلیمات کا انکار کرتے ہیں۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے۔

واللہ انی لامین فی السماء وامین فی الارض (مصنف ابن ابی شیبہ)	اللہ کی قسم میں آسمان میں بھی امین اور زمین میں بھی

فصاحت وبلاغت کی بناء پر کسی فصیح و بلیغ کو سراہا جائے تو ان سے تمام ارفع اعلیٰ اور احکم حکماء سیدنا محمد ﷺ ہیں بلکہ آپ ﷺ کو فصاحت وبلاغت سے بلاعد کر جوامع الکلم عطا کئے گئے آپ ﷺ نے فرمایا۔

اوتیت فواتح الکلم وجوامعه وخواتمه

مجھے فواتح کلمات جوامع اور خواتم عطا فرمائے ہے۔

جب کسی کی حسن صوت کی وجہ سے مدح کی جائے تو تمام سے حسین آواز سیدنا محمد ﷺ ہیں جیسا کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ہے آپ ﷺ

قراء فی العشاء والتین والزیتون فلم اسمع صوتا احسن منه

نے عشا کی نماز میں سورۃ والتین والزیتون پڑھی میں نے کبھی بھی اس قدر خوبصورت آواز نہیں سنی۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے ہے۔

کان رسول الله صلی الله علیه وسلم حسن النغمة

رسول اللہ ﷺ کا آواز نہایت ہی خوبصورت تھا۔

جب کسی کی حسن و جمال کی وجہ سے تعریف کی جائے تو رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر صاحب جمال و حسن کوئی نہیں تمام زیارت کرنے والے صحابہ کا اجماع ہے کہ آپ ﷺ چہرہ اقدس کے لحاظ سے سب سے حسین اور صورت کے اعتبار سے سب سے بڑے جمال والے تھے۔

لم یر قبله ولا بعده مثله

آپ ﷺ کی مثل نہ پہلے دیکھا گیا اور نہ بعد میں۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ

احسن الناس وجها واحسنهم خلقا لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر

قد انور نہ زیادہ لمبا تھا اور نہ ہی زیادہ چھوٹا تھا۔

(بخاری و مسلم)

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضور ﷺ کی صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

لم ار قبله ولا بعده مثله
(مسند احمد)

میں نے آپ ﷺ کی مثل نہ پہلے دیکھا اور نہ آپ ﷺ کے بعد۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے

مارأیت احسن من رسول الله صلی الله علیه وسلم کان الشمس تجری فی وجهه
(مسند احمد)

میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر حسین نہیں دیکھا گویا سورج آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر تیر رہا ہے۔

حضرت ربیع بنت مسعود رضی اللہ عنہما سے آپ ﷺ کے اوصاف کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا بیٹے۔

لورأیت صلی الله علیه وسلم رأیت الشمس طالعة (سنن ترمذی)

اگر تم آپ ﷺ کا دیدار کرتے تو یوں محسوس کرتے جیسے سورج طلوع ہوا ہے۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ پُر وقار دکھائی دیتے۔

یتلألأ وجهه صلی الله علیه وسلم تلألؤ القمر لیلة البدر
(سنن ترمذی)

آپ ﷺ کا چہرہ اقدس چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ سب سے خوبصورت رنگ کے اعتبار سے روشن، جو کوئی بھی آپ ﷺ کی نعت کہے گا وہ چودھویں کے چاند سے تشبیہ دیئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ آپ ﷺ کا پسینہ مبارک چہرہ اقدس سے موتیوں کی طرح جھڑتا اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ تھی۔ (رواہ ابو نعیم)

ہجرت کے موقعہ پر جب آپ ﷺ مدینہ منورہ پہنچے تو لوگوں نے یہ کہہ کر آپ ﷺ کا استقبال کیا۔

طلع البدرعلينا من ثنيات الوداع

وجب الشكر علينا مادعالله داع

ايها المبعوث فينا جئت بالامرالمطاع

(وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر چودھویں کا چاند طلوع ہوا۔ جب تک کوئی اللہ کی طرف دعوت دینے والا ہے اس وقت تک ہم پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا لازم ہے اور نبی ﷺ جو ہمارے اندر مبعوث ہوئے ہیں آپ ﷺ ایسی تعلیمات لائے ہیں جن کی پیروی لازم ہے۔)

آپ ﷺ کی ذات اقدس محمد ﷺ ہے آپ ﷺ کے تمام خصائل' عادات اور فضائل مبارک ہیں آپ ﷺ کی حمد بار بار اور کثرت سے اور ہر حامد سے ہے دنیا میں بھی برزخ میں بھی اور آخرت میں بھی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَمِنَ الَّيلِ فَتَهجَّد بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحمُودًا

اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے۔ قریب ہے کہ تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں

(بنی اسرائیل'۷۹)

حضور ﷺ نے اس مقام محمود کی تفسیر مقام شفاعت عظمیٰ سے فرمائی ہے امام بخاری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روز قیامت سورج اس قدر قریب ہو گا کہ پسینہ کانوں کے نصف تک ہو گا تو تمام لوگ حضرت آدم علیہ السلام سے استغاثہ کریں گے پھر حضرت موسیٰ سے اور پھر حضرت محمد ﷺ سے آپ ﷺ شفاعت فرمائیں گے۔

فيومئذ يبعثه الله مقاما محمودا يحمده اهل الجمع كلهم

تو اس دن اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقام محمود عطا فرمائے گا جس پر تمام اہل قیامت تعریف کریں گے۔

امام ابن جریر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا کی تفسیر مقام شفاعت کی ہے امام احمد نے سند میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روز قیامت لوگوں کو قبور سے اٹھایا جائے گا تو میں اور میری امت ایک ٹیلہ پر ہونگے اللہ تعالیٰ مجھے سبز حلہ پہنائے گا۔

ثم یئوذن فاقول ماشاء اللہ ان اقول فذلک المقام المحمود — پھر مجھے اذن شفاعت ہو گا اور وہ کہوں گا جو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اور یہ مقام محمود ہے۔

یہ ہیں سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ جو اہل سموات اور اہل زمین کی طرف سے دنیا میں بھی محمود ہیں اور آخرت میں بھی۔

اسم گرامی احمد ﷺ (سب سے زیادہ حمد باری تعالیٰ کرنے والے)

آپ ﷺ احمد بھی ہیں یہ صفت سے منقول ہو کر بطور علم ہے 'احمد کا معنی اللہ رب العالمین کی سب سے زیادہ حمد کرنے والے واقعۃً آپ ﷺ کا یہ اسم گرامی معنی کے مطابق ہے کیونکہ دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی جو حمد سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے کی اولین آخرین میں ایسی حمد کون کر سکتا ہے ؟آپ ﷺ نے اس قدر جامع محامد کی ہیں کہ ہر کوئی ایسا کرنے سے قاصر ہے ہم بعض محامد کا تذکرہ کرتے ہیں۔

امام ترمذی نے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کیا حضور ﷺ جب رکوع سے سر اقدس اٹھاتے تو کہتے۔

سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد مل‌ء السموات وملء الارض وملء مابينهما وملء ماشئت من شئی بعد — اللہ 'حمد کرنے والے کی قبول فرماتا ہے اے ہمارے رب تیری ہی حمد ہے آسمانوں کے برابر' زمین کے برابر اور ان کے درمیان کے برابر اور اس کے بعد جس کو تو چاہے

امام مسلم' ابوداؤد اور نسائی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے جب آپ ﷺ رکوع سے سر اقدس اٹھاتے تو پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَاقَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ" اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَايَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

یا اللہ ہمارے پالنہار' حمد تیرے لئے ہے آسمانوں کے برابر' زمین کے برابر اور ان کے اوپر کے برابر' سب کی ثناء کا تو ہی حق دار ہے تمام تیرے ہی عبد ہیں اے اللہ جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک لے وہ کوئی عطا نہیں کر سکتا۔

آپ ﷺ کا جملہ وملٔ ماشئت من شی بعد آسمانوں سے اوپر جو کچھ ہے ان تمام کو شامل ہے مثلاً عالم سدرہ' عالم جنت' عالم کرسی اور اس کا ارد گرد' عرش اور ارد گرد کے عوالم عالم لوح قلم اور کتاب اور اس کے بعد ہر اس کو شامل جیسے اللہ تعالی نے پیدا فرمایا سیدنا احمد ﷺ نے ایک ذرہ کی مقدار جگہ نہیں چھوڑی خواہ وہ آسمان یا زمین یا ان کے درمیان ہے یا ان سے ماوراء تمام عوالم اللہ تعالی کی حمد وثنا سے معمور ہیں اور آپ ﷺ بلاشبہ رب العالمین کے احمد الحامدین قرار پائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے تو پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ" صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ

یا اللہ' ہمارے پالنہار حمد تیرے لئے ہی ہے تو ہی آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں کا قائم رکھنے والا ہے حمد تیری' تو ہی حق ہے' تیرا وعدہ حق' تیری ملاقات حق' تیرا فرمان حق' جنت حق' نار حق' تمام انبیاء حق' محمد حق اور قیامت حق ہے۔

آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی جو اس کی قبولیت کے لائق تھی کہ اس کی کوئی نہایت نہیں پھر ایسی حمد کی جو اس مقام کے لائق تھی کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو ظلمت و عدم سے ظاہر فرمایا اس کے مقام و ملکیت کے شایان شان حمد کی کہ وہ آسمانوں اور زمین اور ان میں جو کچھ ہے سب کو شامل ہے اور پھر اس کے وجوب وجود کے مطابق حمد کی کہ وہ ہی حق ہے۔

یہ تو باری تعالیٰ کے کمالات ذاتیہ اور صفات عالیہ کی حمد ہے جہاں تو باری تعالیٰ کے احسان، کرم انعامات اور نعمتوں پر آپ ﷺ کی طرف سے حمد ہے جو ان گنت بے شمار، بے حد اور لاتعداد ہیں۔

اس کی نعمتوں پر حمد

اصحاب سنن اور امام احمد نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ کھانا تناول فرماتے تو یہ کلمات کہتے۔

اَلحَمدُلِلّٰہِ حَمدًا کَثِیرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیہِ اَلحَمدُلِلّٰہِ الَّذِی کَفَانَا وَاَوَانَا غَیرُ مُکفِی وَلَامَکفُور" وَلَا مُودَع" وَلَا مُستَغنِی عَنہُ رَبَّنَا

تمام حمد کثیر، طیب اور مبارک اللہ کے لئے ہے تمام حمد اللہ کے لئے جو ہمارے لئے کافی اور ہادی ہے اور ہمارا رب محتاج نہیں اور وہ فضل سے انکار نہیں فرماتا اس کی حمد کبھی متروک نہیں۔

غیر مکفی میں غیر مرفوع ہے اور آخر میں لفظ ربنا کی خبر ہوگا مطلوب یہ ہمارا رب طعام کا محتاج نہیں، ہمارا رب فضل سے انکار نہیں فرماتا، اس کی حمد متروک نہیں بلکہ اس کی حمد دائمی ہے اس سے کوئی بے نیاز نہیں بلکہ تمام اس کے اور ہر شی میں اس کے محتاج ہیں۔

علامہ مناوی کہتے ہیں اگر غیر پر نصب ہو تو پھر یہ حمد کی صفت ہوگی اب یہ ہوگا۔ ہم حمد بار بار کریں گے ہم تیری حمد ترک نہیں کریں گے ہم تجھ سے نہیں ہو سکتے اور اب لفظ ربنا بطور ندا منصوب ہوگا۔

حضور سرور عالم ﷺ نے امت کو جامع حمد یہ کلمات سے نوازا اور

پر شوق وترغیب دی۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مجھے ہے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا میں ہونٹوں کو حرکت دینے رہا تھا فرمایا ایسا کیوں کر رہے ہو میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ۔

اذکر الله تعالی — میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہوں۔

فرمایا کیا تجھے ایسی چیز نہ بتاؤں جو دن رات کے ذکر سے افضل واکثر ہو عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ضرور بتایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ پڑھا کرو۔

سُبحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَاخلَقَ سُبحَانَ اللّٰهِ مِلءَ مَاخَلقَ سُبحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَافِی الاَرضِ وَالسَّمَاءِ سُبحَانَ اللّٰهِ کُلَ مَافِی الاَرضِ وَالسَّمَاءِ سُبحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَااَحصٰی کِتَابَه' سُبحَانَ اللّٰهِ کُلَ مَا اَحصٰی کِتَابَه' سُبحَانَ اللّٰه عَدَدَ کُلِ شَیَ سُبحَانَ اللّٰه عَلٰی کُلِ شَئی

اللہ کی پاکیزگی مخلوق کے برابر' اللہ کی پاکیزگی اس کے پُر ہونے کے مطابق' اللہ کی حمد زمین وآسمان کی اشیاء کے برابر' اللہ کی پاکیزگی اس کی کتاب کے شمار کے مطابق' پاکیزگی ہر شی کی تعداد کے مطابق' اللہ کی پاکیزگی ہر شی پر۔

اَلحَمدُلِلّٰهِ عَدَدَمَاخلَقَ وَالحَمدُلِلّٰهِ مِلءَ مَاخَلقَ وَالحَمدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَافِی الاَرضِ وَالسَّمَاءِ وَالحَمدُلِلّٰهِ کُلِّ مَافِی الاَرضِ وَالسَّمَاءِ وَالحَمدُلِلّٰهِ عَدَدَ مَااَحصٰی کِتَابَه' وَالحَمدُلِلّٰه مِلءَ مَا اَحصٰی کِتَابَه' وَالحَمدُلِلّٰه عَدَدَ کُلِّ شَئی وَالحَمدُلِلّٰهِ مِن کُلِّ شَئی

(المستدرك)

تمام حمد اللہ کے لئے مخلوق کے برابر' تمام حمد اللہ کے لئے اس کی مخلوق کی جگہ کے مطابق' تمام حمد اللہ کے لئے زمین وآسمان کی اشیاء کے برابر تمام حمد اللہ کی اس کی کتاب شمار کے برابر تمام حمد اللہ کے لئے ہر شی کے برابر اور تمام حمد اللہ کی ہر شی پر ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تین دفعہ یہ کلمات پڑھے۔

اَلحَمدُلِلّٰہِ رَبِّ العَالِمِینَ حَمدًا کَثِیرًا طَیِّبًا مُبارَکًا فِیہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ حَمدًا یُوَافِی نِعمَہٗ وَیُکَافِی مَزِیدَہٗ

تمام حمد تمام جہانوں کے پالنہار کے لئے ہے اس کی حمد کثیر، طیب اور بابرکت ہے ہر حال میں ایسی حمد جو اس کی نعمتوں کے برابر اور اس پر اضافہ کا بدل ہو۔

تو لکھنے والے فرشتے عرض کرتے ہیں یااللہ تیرے بندے نے جو تیری حمد و تقدیس بیان کی ہے ہم اس کی حقیقت سے کماحقہ آگاہ نہیں ہو سکے اور نہ ہی ہم جانتے ہیں کہ اس پر کیا لکھیں تو اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے۔ جو میرے بندے نے کہا وہ ہی لکھ دو۔

امام بیہقی نے حضرت مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے والد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ایک اعرابی نے حضور ﷺ سے عرض کیا مجھے نافع دعا کی تعلیم دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا یہ کلمات کہو۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الحَمدُ کُلُّہٗ وَاِلَیکَ یَرجِعُ الاُمُورُ کُلُّہٗ

یااللہ تمام حمد تیرے لئے ہے اور ہر معاملہ تیری طرف لوٹتا ہے۔

تو سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ تمام عوالم میں رب العالمین کے سب سے بڑے احمد الحامدین ہیں دنیا میں جیسا کہ احادیث میں گزر چکا ہے اور آپ ﷺ آخرت میں بھی احمد الحامدین ہیں جیسا کہ احادیث شفاعت وغیرہ میں ہے۔

محدث ابن حبان نے صحیح میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسی تجلی فرمائے گا کہ کبھی بھی پہلے نہیں فرمائی ہو گی تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حضور حالت سجدہ میں گر جائیں گے۔ اور ایسے کلمات سے حمد کریں گے۔ اس سے پہلے ایسی حمد کسی نے نہ کی ہو گی اور نہ ہی کوئی ایسی حمد بعد میں کرے گا آپ ﷺ سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

يامحمد صلى الله عليه وسلم ارفع رأسك تكلم تسمع واشفع شفع (الترغيب للمنذری)

یا محمد ﷺ اپنا سر اقدس اٹھائیے کہیئے آپ ﷺ کی بات مانی جائے گی۔ شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی۔

بخاری و مسلم کی حدیث شفاعت میں ہے میں اپنے رب کریم سے اذن طلب کروں گا تو اجازت دی جائے گی اور میں اس کی بارگاہ میں حاضر ہو کر۔

فاحمده بمحامد لااقدر عليها الى ان يلهمنيها

اسے محامد کے ساتھ حمد کروں گا کہ اس پر مجھے بھی قدرت نہ ہوتی اگر وہ مجھے وحی نہ کی جاتیں۔

ان میں یہ الفاظ بھی ہے۔

فاحمد ربى بتحميد يعلمنيه ربى

مین اپنے رب کی حمد کروں گا (جو وہاں ہی) مجھے میرا رب تعلیم دے گا۔

ترمذی کی روایت میں ہے میں سجدہ میں گروں گا۔

فيلهمنى الله من الثناء والحمد

اللہ تعالیٰ مجھے ثناء حمد وحی فرمائے گا۔

اس کے بعد مجھے فرمایا جائے گا۔

ارفع رأسك سل تعط واشفع تشفع وقل يسمع لك وهو المقام المحمود الذى قال الله تعالى عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا

سر اٹھاؤ مانگو عطا کیا جائے گا شفاعت کرو قبول کی جائے گی اور کہو سنا جائے گا یہی مقام محمود ہے جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے عنقریب تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر کھڑا فرمائے گا

امام بخاری اور مسلم کے یہ بھی الفاظ ہیں میں عرش کے نیچے آکر اپنے رب کے حضور سجدہ میں گروں گا۔

ثم يفتح الله على من محامده وحسن الثناء عليه شيئًا لم يفتحه على احد قبلى

تو اللہ تعالیٰ اپنے محامد اور حسن ثنا کا دروازہ مجھ پر کھول دے گا جو مجھ سے پہلے کسی پر اس نے نہیں کھولا۔

آخرت میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ پر عظیم دروازہ کھولے گا جس سے اپنی ذاتِ اقدس کے حسن ثنا اور حمد کے جوامع عطا فرمائے گا اور آپ ﷺ کے مقام احمدی ﷺ (سب سے زیادہ ثنا کرنے والے) کو تمام اہل موقف پر اشکار فرمائے گا۔

لواء حمد آپ ﷺ کے ہاتھ میں

حتی کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ لواء حمد آپ ﷺ کو عطا فرمائے گا۔ یہ وہ جھنڈا ہے جو انواع محامد کو جامع ہوگا اور اس کے نیچے تمام انبیاء اور تمام انسانیت ہوگی۔

امام ترمذی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

انا سیدولد آدم یوم القیامة ولافخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر ومامن نبی آدم یومئذ فمن سواه الاتحت لوائی وانا اول من تنشق عنه الارض ولافخر

روز قیامت میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا لیکن اس پر فخر نہیں میرے ہاتھ حمد کا جھنڈا ہوگا مگر فخر نہیں اس دن آدم اور دیگر تمام انسان میرے جھنڈے کے نیچے ہونگے اور میں سب سے پہلے قبر سے اٹھ کر آوں گا مگر فخر نہیں۔

نوٹ۔ لواء حمد پر ہم نے اپنی کتاب "الایمان بعوالم الاخرة" میں خوب گفتگو کی ہے

اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کو اپنے رب کی کثرتِ حمد کرنے اور اپنے رسول سیدنا احمد ﷺ (سب سے زیادہ حمد کرنے والے) کی اتباع کی وجہ سے حمادون (اللہ تعالیٰ کی زیادہ حمد کرنے والے) قرار دیا ہے۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل فرمادے۔)

۴۔ آل سیدنا محمد ﷺ کا مفہوم

درود ابراہیمی میں آل نبی ﷺ سے کون مراد ہیں۔ اس بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔

ا۔ جمہور کی رائے یہ ہے کہ اس سے مراد وہ تمام لوگ ہیں جنہیں صدقہ لینا حرام ہے

ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

ا۔امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں کٹائی کے وقت کھجوریں لائی گئیں حتی کہ ان کا ڈھیر لگ گیا امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما دونوں کھیل رہے تھے ان میں سے ایک نے کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال لی آپ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور کھجور منہ سے نکال کر فرمایا۔

اما علمت ان آل محمدصلی الله علیه وسلم لایأ کلون الصدقة — کیا تمہیں علم نہیں آل محمد ﷺ صدقہ نہیں کھاتے ؟

۲۔امام مسلم نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے مقام خم پر خطبہ دیا اللہ تعالی کی حمد وثنا کی وعظ و نصیحت فرمایا اس کے بعد فرمایا لوگو میں انسان ہوں عنقریب میرے رب عزوجل کی طرف سے پیغام لانے والا میرے پاس آئے گا (یعنی میرا وصال ہو جائے گا) میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں ایک تو کتاب اللہ عزوجل جن میں ہدایت و نور ہے اللہ تعالی کی کتاب خوب مضبوطی سے تھام لو اور اس سے تمسک کرو آپ ﷺ نے کتاب اللہ پر عمل کے لئے خوب تحریص و ترغیب فرمائی اور دوسرا میری اہل بیت اور دو دفعہ فرمایا۔

اذکروا الله فی اهل بیتی — میں تمہیں اپنی اہل بیت کے حوالے سے خوف الہی یاد دلاتا ہوں۔

حصین بن سبرہ نے پوچھا زید اہل بیت کون ہیں ؟ کہا ازواج مطہرات اہل بیت ہیں۔ لیکن اہل بیت وہ ہیں جس پر صدقہ حرام ہے پوچھا وہ کون ہیں ؟ فرمایا وہ ال علی ' ال عقیل ' ال جعفر اور ال عباس ہیں پوچھا کیا سب پر صدقہ حرام ہے ؟ فرمایا ہاں۔

یہ تمام آل ہیں کیونکہ حدیث میں پیچھے گزر ا ال محمد صدقہ نہیں کھاتے صحیح مسلم میں ابن شہاب سے مروی روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ لوگوں کی میل ہے۔

وانها لا تحل لمحمد ولا لال محمد — نہ تو یہ محمد ﷺ کے حلال ہے اور نہ ال محمد ﷺ کے لئے۔

تو درود ابراہیمی میں ال سے مراد یہی لوگ ہے جن پر صدقہ لینا حرام ہے کیونکہ احادیث ایک دوسرے کی تفسیر کر دیتی ہیں۔

۲۔ بعض علماء کی رائے

بعض علماء کی رائے ہے کہ یہاں ال محمد ﷺ سے ازواج مطہرات مراد ہیں امام ابن عبد البر نے التمہید میں یہی لکھا ہے اس پر دلیل مسلم وغیرہ کی روایت ہے جو حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم آپ ﷺ پر صلاۃ کیسے پڑھیں؟ فرمایا یوں پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ — یا اللہ حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اور اولاد پر رحمتوں کا نزول فرما۔

اور یہ روایت دیگر روایات میں لفظ ال کو متعین کر رہی ہے۔

۳۔ تیسرا موقف

بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ یہاں آل سے مراد تمام امت اجابت یعنی تا قیامت حضور ﷺ کے تمام غلام ہیں جلاء الافہام میں ہے کہ امام ابن عبد البر نے بعض اہل علم سے اسے نقل کیا سب سے پہلے یہ قول حضرت جابر بن عبد اللہ کا ہے امام بیہقی نے اسے ذکر کیا حضرت سفیان ثوری وغیرہ سے بھی یہی مروی ہے بعض اصحاب شافعی نے اسے پسندیدہ قول قرار دیا شیخ طیب طبری نے اسے نقل کیا شیخ محی الدین نودی نے شرح مسلم میں اسے ترجیح دی اور شیخ ازہری نے اسے مختار قرار دیا۔

(القول البدیع)

اس پر قوی ترین دلیل یہ ہے کہ کسی بھی معظم ومقتدا کی ال اس کے دین اور حکم کے تابع ہوتے ہیں اہل کا لفظ اس پر دال ہے کیونکہ یہ ال یوءل سے مشتق ہے اس کا معنی

ہے رجوع کرنا، اتباع بھی اپنے متبوع کی طرف امام اور پناہ گاہ ہونے کی وجہ سے رجوع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِلاَّ آلَ لُوطٍ نَجَّیْنَا هُم بِسَحَرٍ (سورہ القمر ۳۴)
سوائے لوط کے گھر والوں کے ہم نے انہیں پچھلے پہر بچالیا۔

یہاں ال سے ان کے اتباع اہل ایمان مراد ہیں خواہ رشتہ دار ہوں یا نہ ہوں تو جب بھی یہ لفظ آل درود شریف میں یا کسی دعا میں آئے اولاً اس میں قریبی رشتہ دار اور پھر باقی تمام متبعین شامل ہوتے ہیں۔

۴۔ بعض علماء کی رائے

بعض علماء نے فرمایا درود ابراہیمی میں ال سے آپ ﷺ کے صاحب تقویٰ امتی مراد ہیں اس پر دلیل یہ بیان کی امام طبرانی نے سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ال محمد ﷺ کون ہیں؟ فرمایا ہر متقی اس پر حضور ﷺ نے تلاوت کی۔

اِن اَولِیَآءُ ہٗ اِلاَّ الْمُتَّقُونَ
اللہ تعالیٰ کے اولیاء صاحب تقویٰ ہی ہیں؟

۵۔ تشبیہ پر گفتگو

درود ابراہیمی میں کما صلیت علی ابراھیم (جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر صلاۃ نازل کی) کے الفاظ ہیں۔

امام ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ یہاں یہ اشکال ہے مشبہ (جس کو تشبیہ دی جائے) مشبہ بہ (جس سے تشبیہ دی جائے) سے کم درجہ پر ہوتا ہے اور یہاں معاملہ برعکس ہے کیونکہ حضور سرور کائنات ﷺ تنہا سیدنا ابراہیم اور ان کی ال سے بلاشبہ افضل ہیں خصوصاً جبکہ ال محمد بھی کہا گیا ہے تو افضل ہونے کی وجہ سے آپ پر صلاۃ بھی ہر صلاۃ سے افضل ہونی چاہئے اس کے مختلف جوابات ہیں ہم علماء متقدمین کے حوالے سے بعض کا ذکر کر رہے ہیں۔

۱۔ تشبیہ فقط اصلِ صلاۃ میں ہے

مذکور تشبیہ صلاۃ کی قدر وکیفت میں نہیں بلکہ صرف اصل صلاۃ میں ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے۔

اِنَّا اَوحَینآ اِلَیكَ کَمَآ اَوحَینآ اِلیٰ نُوحٍ وَّالنَّبِیّنَ مِن بَعدِہٖ — ہم نے تمہاری طرف وحی کی جیسا کہ نوح اور ان کے بعد انبیاء پر کی۔

یہاں بھی تشبیہ اصل وحی میں ہے نہ کہ اس کی تعداد اور فضیلت کے حوالے سے اس طرح ایک اور مقام پر فرمایا۔

وَاَحسِن کَمَآ اَحسَنَ اللّٰہُ اِلَیكَ — احسان کرو جیسا کہ اللہ تعالی نے تم پر احسان کیا۔

اس میں کوئی شبہ ہی نہیں کہ کوئی بھی آدمی اس قدر احسان نہیں کر سکتا جس طرح اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ مراد صرف اصل احسان ہے نہ کہ اس کی تعداد' اس طرح محاورہ ہے اپنی اولاد پر اسی طرح احسان کر جس طرح تو نے فلاں پر کیا تو یہاں بھی اصل احسان ہی مراد ہے۔

تواب معنی یہ ٹھہرا یا اللہ سیدنا محمد ﷺ پر اپنے ہاں مقام کمال اور منزلت کے مطابق صلاۃ کا نزول فرما جیسا کہ تو نے اپنے ہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام کے مناسب صلاۃ نازل فرمائی۔

۲۔ تشبیہ صرف ال تک محدود ہے

یہاں تشبیہ صرف ال تک ہی محدود ہے اللھم صل علی محمد پر جملہ مکمل ہو جاتا ہے وعلی ال محمد کما صلیت الگ جملہ ہے صاحب فتح الباری فرماتے ہیں شیخ ابن دقیق العید نے اس جواب کا رد کرتے ہوئے کہا کہ غیر نبی' نبی کے برابر نہیں ہو سکتا تواب ال کے لئے وہ صلاۃ کیسے طلب کیا جا سکتا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی ال انبیاء کو حاصل ہے اس کا جواب یوں ممکن ہے کہ یہاں مطلوب صرف ثواب ہے نہ کہ وہ تمام صفات جو ثواب کا سبب بنتی ہے۔

علامہ بلقینی کا جواب بھی اس کے قریب ہے کہ تشبیہ قدر ورتبہ میں نہیں کہ اس سے غیر نبی کا نبی کے برابر ہونا لازم آجائے بلکہ تشبیہ اصل صلاۃ میں ہے اور یہ انبیاء اور ال کے درمیان مشترک ہے۔

۳۔ دوام واستمرار مراد ہے

یہاں تشبیہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کی آل کے لئے ہر فرد کے درد کے حوالے سے ہے تو اب اول تعلیم سے لے کر آخر زمانہ تک تمام کا مجموعہ ال ابراہیم سے اس قدر زیادہ ہوگا کہ اس کا احاطہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں کر سکتا صاحبِ فتح نے کہا شیخ ابن العربی نے اس جواب کو دوام واستمرار کا نام دیا ہے۔

القول البدیع میں ہے شیخ الاسلام تقی الدین سبکیؒ نے فرمایا جب ایک آدمی نے اللہ تعالیٰ سے اللھم صل علی سیدنا محمد کما صلیت علی ابراھیم کہہ کر صلاۃ کا عرض کیا اور پھر دوسرے نے بھی یہی کہا تو دوسرے کی صلاۃ پہلے کی صلاۃ سے غیر ہے یہ دونوں ایک نہیں کیونکہ مطلوب اگرچہ مشابہ ہیں مگر طالب کی وجہ سے جدا جدا ہیں یہاں اگرچہ دونوں کی دعا میں صلاۃ علی النبی مقبول ہیں کیونکہ درود شریف مقبول دعا ہے تو اب ایک کی طلب دوسرے کا غیر ہوگی ورنہ تحصیل حاصل لازم آئے جیسا کہ ان کے صاحبزادے تاج سبکی نے کہا جب بھی کوئی بندہ دعا (صلاۃ) کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ حضور ﷺ پر ایسی صلاۃ بھیجتا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر صلاۃ کے مماثل ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلوات کا اس میں انحصار نہیں کہ وہ اس قدر کے مطابق ہوں جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی ال کو حاصل ہیں کیونکہ آپ ﷺ پر اس صلاۃ پڑھنے والوں کا انحصار ہی نہیں ہو سکتا۔

۴۔ تشبیہ مجموع کی مجموع کے ساتھ

یہاں تشبیہ مجموعہ کی مجموعہ کے ساتھ ہے کیونکہ ال ابراہیم علیہ السلام میں انبیاء ہیں جو آل محمد ﷺ میں نہیں جب حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے لئے سیدنا ابراہیم اور ان کی آل والا صلاۃ مانگا گیا تو اب آپ ﷺ کی ال کے لئے مطلوب صلاۃ میں سے وہی

اسے حاصل ہے جو ان کی شان و مرتبہ کے لائق ہے کیونکہ یہ انبیاء کا مرتبہ نہیں پاسکتا اب باقی جو کثیر اضافہ انبیاء کے لئے ہے جن میں سیدنا ابراہیم بھی ہیں وہ تمام کا تمام سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے ہو گا اس سے آپ ﷺ کو وہ فضیلت حاصل ہوئی جو کسی دوسرے کو حاصل نہیں حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں ذکر کیا القول البدیع میں اس کی تفصیل ہے جلاء الافہام میں ذکر کیا اور کہا یہ پہلے جوابات سے احسن ہے حافظ نے فتح الباری میں امام نووی سے نقل کیا احسن جواب امام شافعی والا ہے کہ تشبیہ کا تعلق صرف ال سے ہے اس طرح وہ جواب کہ اصل میں تشبیہ ہے یا مجموعہ کی مجموعہ کے ساتھ ہے اس کے بعد ابن قیم سے نقل کیا کہ مجموعہ کی مجموعہ کے ساتھ تشبیہ احسن ہے پھر اسے ہی انہوں نے ثابت رکھا اور بہتر یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ آل ابراہیم میں سے بلکہ ان کی ال میں سب سے افضل ہیں جیسا کہ حضرت علی بن ابی طلحہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالی کے ارشاد گرامی۔

اِنَّ اللّٰہَ اصطفٰی آدَمَ وَنُوحًا وَّآلَ اِبرَاھِیمَ وَآلَ عِمرَانَ عَلَی العَالَمِینَ (سورہ آل عمران۔ ۳۳)	بے شک اللہ نے چن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اولاد اور عمران کی آل کو سارے جہاں سے۔

کے تحت نقل کیا۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو من ال ابراھیم	حضور ﷺ خود ال ابراہیم میں سے ہیں

جب دیگر انبیاء علیہم السلام جو ان کی اولاد میں سے ہیں ان کی آل ہیں تو رسول اللہ ﷺ بطریق اولی داخل ہونگے اب کماصلیت علی ال ابراھیم کے الفاظ آپ ﷺ کو بھی شامل ہونگے اور بقیہ انبیاء کو بھی جو سیدنا ابراہیم کی ذریت میں سے ہیں پھر اللہ تعالی نے ہمیں حضور ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر خصوصاً اور اس کے ساتھ ال ابراہیم پر عموماً درود شریف پڑھنے کا حکم دیا حالانکہ آپ ﷺ ال ابراہیم میں بھی شامل

ہیں تو اب آپ ﷺ کی آل کے لئے ان کے حسب حال صلاۃ ہوگا اور جو باقی ہے وہ تمام کا تمام آپ ﷺ کے لئے ہوگا اب تشبیہ اور اسے اصل میں رکھنے کا فائدہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ ان الفاظ کے ساتھ صلاۃ کی طلب دیگر الفاظ سے اعظم طلب ہے کیونکہ جب دعا سے مطلوب مشبہ بہ کی مثل ہے حالانکہ آپ ﷺ کے لئے اس سے بڑھ کر حصہ ہے تو آپ ﷺ مشبہ کے لئے مطلوب سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور دیگر سے اکثر ہوگا اور اس کے ساتھ مشبہ کی طرف سے ملنے والے خصوصی حصہ کو بھی شامل کر لو جو آپ ﷺ کے سوا کسی کو حاصل نہ ہوگا یعنی وہ صرف مقام محمدی ﷺ سے ہی خاص ہے۔ اس سے آپ ﷺ کا شرف و فضل سیدنا ابراہیم اور تمام آل ابراہیم (جس میں انبیاء بھی ہیں) پر اشکار ہو گیا تو یہ صلاۃ آپ ﷺ کی تفضیل پر شاہد اس کے تابع اور اس کے تقاضوں میں سے ہے۔ (فصلی الله تعالی علیه وعلی اله وسلم تسلیما کثیرا وجزاه الله عنا افضل ماجزی نبیًا عن امته) (فتح الباری، جلاء الافہام)

۵۔ مشبہ بہ کا ارفع ہونا ضروری نہیں

یہ جو کہا گیا ہے کہ مشبہ بہ مشبہ سے افضل ہوتا ہے یہ قاعدہ دائمی نہیں بلکہ بعض اوقات تشبیہ مثل مشبہ سے ہوتی ہے اور کبھی اس کے بغیر جیسا کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُورِهٖ كَمِشْكٰوةٍ ۔ اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اس کے نور کی مثال ایسی جیسے ایک طاق

(سورہ نور ۳۵)

تو اب نور مشکوۃ، اللہ تعالیٰ کے نور کے برابر کہاں ہو سکتا ہے چونکہ مشبہ بہ سامع کے لئے ظاہر واضح تھا تو اس لئے نور کی مشکوۃ کے ساتھ تشبیہ دے دی گئی اس طرح درود میں ہے کہ جب جمیع فرقوں کے ہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم کی تعظیم معلوم اور مشہور تھی تو بہتر یہی تھا کہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کے لئے وہ ہی طلب کیا جائے جو سیدنا ابراہیم اور ان کی آل کے لئے ہے فتح الباری میں کہا اس کی تائید حدیث

کے آخری الفاظ فی العالمین کر رہے ہیں یعنی جس طرح سیدنا ابراہیم اور آل ابراہیم پر صلاۃ عالمین میں معروف ہے۔

۲۔ سیدنا خلیل ابراہیم علیہ السلام کی تخصیص کی حکمت

یہاں تشبیہ کے لئے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو ہی مخصوص کیوں کیا گیا؟ اور باقی انبیاء صلوات اللہ تعالی علیہم کا تذکرہ نہیں ہوا اس کے بھی متعدد جوابات ہیں بعض کا تذکرہ کیسے دیتے ہیں۔

ا۔ سلام فرمانے کا بدلہ ہے

تخصیص اس سلام کے بدلہ میں ہے جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے شب معراج اس امت کو بھجوایا تھا امام ترمذی نے حسن قرار دیتے ہوئے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں شب معراج حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے کہا یا محمد ﷺ۔

اقرئی امتك منی السلام واخبرهم ان الجنة طيبة التربة عذبة الماء وانهاقيعان وان غراسها سبحان الله والحمدلله ولا اله الا الله والله اكبر

میری طرف سے اپنی امت کو سلام دو اور کہو جنت کی مٹی نہایت ہی خوبصورت اس کا پانی نہایت شیریں اور وہ باغ ہے۔ اس کے پودے سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر ہیں۔

امام طبرانی نے ولاحول ولا قوة الا باللہ کا اضافہ بھی نقل کیا ہے۔

تو سیدنا خلیل علیہ السلام کے اس سلام کا بدلہ اس درود کے ذریعے عطا کیا گیا ہے۔

۲۔ انہوں نے ہمارا نام مسلمان رکھا

تخصیص کی یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ انہوں نے ہمارا نام مسلمان رکھا جیسا کہ باری تعالی نے ہمیں یہ اطلاع فرمائی۔

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْل (سورۂ حج ۷۸)
انہوں نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اگلی کتابوں میں۔

یہ بھی ارشاد فرمایا

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ (سورۃ البقرۃ ۱۲۸)
اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تمام عرب آپ کی اور آپ کے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں تو اس کا یا مقام ابوت کا بدلہ دینے کے لئے تخصیص کر دی ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ملة ابيكم ابراهيم (سورۃ حج ۷۸)
تمہارے باپ ابراہیم کا دین

۳۔ یہ خلیل کے درجہ پر ہیں

تخصیص و تشبیہ کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مقام خلت عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد عالی ہے۔

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً (سورۃ النساء ۱۲۵)
اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا

اور سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے خلیل اور حبیب دونوں درجے عطا فرمائے ہیں تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حبیب اعظم اور خلیل اکرم ٹھہرے کیونکہ وہ مقام خلت جو حضور ﷺ کو عطا ہوا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عطا کردہ مقامِ خلت سے کہیں بلند ہے۔

ا۔ امام ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ان الله اتخذنی خليلا كما اتخذ ابراهيم خليلا فمنزلی و منزل
اللہ تعالیٰ نے خلیل بنایا جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا میرا اور

ابراهیم فی الجنة یوم القیامة تجاھین والعباس بیننا مومن بین خلیلین — حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ٹھکانہ روز قیامت جنت میں آمنے سامنے ہو گا عباس ہمارے درمیان۔

۲۔ امام بیہقی، ابو یعلی اور بزار نے حدیث معراج میں نقل کیا اللہ تعالی نے حضور ﷺ سے فرمایا یا محمد ﷺ عرض کیا لبیک یارب فرمایا مانگو عرض کیا یا اللہ آپ نے ابراہیم کو خلیل بنایا ہے ابو یعلی کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا۔

انی اتخذتك خلیلا — میں تمہیں بھی اپنا خلیل بناتا ہوں۔

بیہقی میں ہے فرمایا

قداتخذتك حبیبا — میں نے تمہیں اپنا حبیب بنایا ہے۔

(شرح المواھب، ۶۔ ۱۰۳)

۳۔ امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما سے نقل کیا حضور ﷺ نے حدیث شفاعت میں فرمایا روز قیامت لوگ حضرت خلیل ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کا عرض کریں گے تو وہ فرمائیں گے میں صاحب شفاعت نہیں ہوں۔

انما کنت خلیلا من وراء وراء — میں خلیل ہوں مگر دور دور سے یعنی مجھ سے پردہ ہے۔

دونوں الفاظ میں ہمزہ بلا تنوین ہیں دونوں کو اضافت سے مقطوع ہونے کی وجہ سے بنی بر ضم بھی ہو سکتے ہیں۔

امام قسطلانی لکھتے ہیں لفظ وراء کا تکرار سیدنا محمد ﷺ کی طرف اشارہ ہے۔

لانه حصلت له الرؤیة والسماع لکلامه تعالی بلاواسطة — کیونکہ آپ ﷺ کو دیدار باری تعالی اور کلام الہی کا سماع بلاواسطہ حاصل ہوا ہے

تو حضور ﷺ کا مقام خلت اعلی واجمل ہے جیسے کہ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو اپنا حبیب بنایا ہے اور یہ مقام خلت سے کہیں بلند ہے۔

۴۔ جیسا کہ اس پر وہ حدیث شاہد ہے جسے امام ترمذی، دارمی، احمد اور دیگر محدثین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا کہ صحابہ ایک دن اجتماعی صورت میں آپ ﷺ کے انتظار میں بیٹھے تھے آپ ﷺ جب قریب تشریف لائے تو ان کی گفتگو سنی ان میں سے ایک نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا ہے دوسرے نے کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کلیم کا درجہ عطا فرمایا ہے تیسرے نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور روح چوتھے نے کہا حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ صفی ہیں اتنے میں رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما ہو گئے سلام کہا اور فرمایا میں نے تمہاری گفتگو اور تعجب کو ملاحظہ کیا ہے واقعۃً حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے نجی ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے روح اور کلمہ ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے صفی ہیں۔

الا وانا حبیب اللہ ولافخر وانا حامل لواء الحمدیوم القیامۃ ولافخروانا اول من یحرك بحلق الجنۃ ولا فخر فیفتح اللہ فیدخلنیھا ومعی فقراء المومنین ولافخروانا اکرم الاولین والاخرین علی اللہ ولا فخر

(سنن دارمی، ۱۔۲۶)

سنو میں اللہ کا حبیب ہوں لیکن فخر نہیں روز قیامت حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا مگر فخر نہیں سب سے پہلے جنت کا دروازہ میں کھولوں گا مگر فخر نہیں اللہ تعالیٰ سب سے پہلے مجھے اس میں داخل فرمائے گا اور میرے ساتھ غریب اہل ایمان ہونگے مگر فخر نہیں اور میں بارگاہ خداوندی میں اولین آخرین سے معزز ہوں مگر فخر نہیں۔

۱۔ تذکرہ جمیل کی خاطر

جب انہوں نے امت محمدیہ ﷺ کے لئے یہ دعا کرتے ہوئے عمل جمیل کیا تو اس کے بدلہ تذکرہ جمیل کی خاطر ان کی تخصیص کی گئی اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

رَبَّنَا وَابعَث فِیهِم رَسُولاً مِّنهُم یَتلُو عَلَیهِم اٰیَاتِكَ وَیُعَلِّمُهُم الكِتَابَ وَالحِكمَةَ وَیُزَکِّیهِم اِنَّكَ اَنتَ العَزِیزُ الحَکِیمُ
(سورۃ البقرۃ'۱۲۹)

اے ہمارے رب اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمادے بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

اسی لئے ہمارے آقا و مولی ﷺ نے فرمایا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں تو اب اس امت کے لئے مناسب یہی تھا کہ حضرت خلیل علیہ السلام کا تذکرہ جمیل کرے ان کا یہ تذکرہ جمیل کیوں نہ ہو؟ حالانکہ انہوں نے یہ دعا کی تھی۔ جس کی اطلاع قرآن نے ان الفاظ میں دی۔

وَاجعَل لِّی لِسَانَ صِدقٍ فِی الاٰخِرِینَ
(سورۃ الشعراء'۸۴)

اور میری سچی نام وری رکھ پچھلوں میں

یعنی میرے بعد آنے والوں میں میرے لئے ثنا حسن اور یاد جمیل پیدا فرما اور یہ حضور ﷺ کی ہی امت یا مراد ہر بعد میں آنے والی امت ہے اس میں امت محمدیہ ﷺ اولاً داخل ہو گی کیونکہ آخری امت یہی ہے اور پھر انہوں نے اس کے لئے دعا بھی کی تھی' اللہ تعالی کا ارشاد مبارک ہے۔

اِنَّ اَولَی النَّاسِ بِاِبرَاهِیمَ لَلَّذِینَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِینَ آمَنُوا وَاللّٰهُ وَلِیُّ المُؤمِنِینَ
(سورہ آل عمران'۶۸)

بے شک سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حقدار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوئے اور یہ نبی اور ایمان والے اور ایمان والوں کا والی اللہ ہے۔

یہاں نبی سے سیدنا محمد ﷺ اور الذین امنوا سے امت محمدیہ ﷺ مراد ہے۔

حضرت خلیل علیہ السلام کی دعا

وَاجعَل لِّی لِسَانَ صِدقٍ فِی الاٰخِرِینَ

اور میری سچی نام وری رکھ پچھلوں میں

میں اللہ تعالیٰ سے ان اعمال اور پاکیزہ اقوال کی طلب بھی ہے جو اس کے ہاں مقبول ہیں اور ان میں اللہ کے بندوں کے لئے خیر و سعادت ہو' تو یہاں لسان صدق سے ثنا حسن مراد ہے اور یہ کسی کے محاسن پر مشتمل ہونے سے عبارت ہے کیونکہ لسان کا استعمال تین معانی میں ہوتا ہے۔

ا۔ ثنا۔ جیساکہ پہلے گزرا۔

۲۔ زباں۔ اللہ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَمَا اَرسَلنَا مِن رَّسُولٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَومِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُم (سورۃ ابراھیم '۴)

اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا کہ وہ انہیں صاف بتائے

وَمِن آيَاتِهٖ خَلقُ السَّمٰوَاتِ وَالاَرضِ وَاختِلَافُ اَلسِنَتِكُم وَاَلوَانِكُم (سورۃ روم '۲۲)

اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف۔

تیسرے مقام پر فرمایا۔

لِسَانُ الَّذِي يُلحِدُونَ اِلَيهِ اَعجَمِيٌّ وَهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ

زباں اس کی جس طرف نسبت کرتے ہیں عجمی ہے اور یہ زباں عربی روشن ہے

۳۔ خود نفس زباں (جو منہ میں ہے) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعجَلَ بِهٖ (سورۃ القیامۃ '۱۶)

تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو

حضرت خلیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے لسانِ صدق کا سوال کر کے ثنا حسن' اعمال صالحہ' اقوال مقبولہ اور قربات و طاعات مانگیں تاکہ ان کی ذات بعد میں آنے والوں کے لئے مقتدا اور اسوہ حسنہ بنے لسان صدق کہہ کر لسان کذب سے بچاؤ کیا کیونکہ ایسی ثنا میں کوئی حقیقت نہیں بلکہ وہ مذموم ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی

وَیَحسَبُونَ اَن یُحمَدُوا بِمَالَم یَفعَلُوا فَلاَ تَحسَبَنَّھُم بِمَفَازَۃٍ مِّنَ العَذَابِ (سورۃ آل عمران، ۱۸۸)

اور چاہتے ہیں کہ بے کیئے ان کی تعریف ہو ایسوں کو ہر گز عذاب سے دور نہ جاننا۔

اور اس میں کوئی شبہ نہیں جس ذات کو سب سے عظیم 'لسان صدق' ثنا بالحق، رفعتِ ذکر اور علو مقام و منزلت عطا کیا گیا ہے وہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں انہی کی اللہ تعالیٰ نے تمام عوالم اور جہانوں میں ثنا فرمائی، انہیں کا ذکر تمام مذکور پر بلند فرمایا اور آپ ﷺ کو ہر ایک سے بڑھ کر شکر کا بدلہ عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا۔

وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ (سورہ الم نشرح، ۴)

اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

۵۔ حضور ﷺ کے بعد سب سے افضل

حضرت خلیل علیہ السلام کی تخصیص کی یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ حضور ﷺ کے بعد تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں بلکہ رحیم باپ ہیں ابراہیم کا لفظ سریانی ہے اور اس کا عربی میں معنیٰ رحیم باب کے ہیں اور یہ خلیل الرحمٰن بھی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور یہ شیخ الانبیاء بھی ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں امام کا نام دیا ہے

وَاِذابتَلٰی اِبرَاھِیمَ رَبُّہٗ بِکَلِمَاتٍ فَاَتَمَّھُنَّ قَالَ اِنِّی جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (سورۃ البقرۃ، ۱۲۴)

اور جب ابراہیم علیہ السلام کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں فرمایا میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں۔

انہیں امت قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

اِنَّ اِبرَاھِیمَ کَانَ اُمَّۃً (سورۃ النحل، ۱۲۰)

بے شک ابراہیم علیہ السلام ایک امام تھا۔

اور یہاں امت کا مفہوم رہنما کامل اور معلم خیر ہے

انہیں قانت بھی فرمایا ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قَانِتًا لِلّٰہِ حَنِیفًا (سورۃ النحل‘ ۱۲۰) اللہ کا فرمانبردار اور سب سے جدا

قانت ‘ اللہ تعالیٰ کے اوامر کی اطاعت کرنے اور اس کی اطاعت پر پختگی اختیار کرنے والے کو کہا جاتا ہے حنیف سے اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہونے اور اس کے غیر سے اعراض کرنے والے کو کہا جاتا ہے اور اس میں کسی کو کوئی شک نہیں کہ امام الائمہ اور رہنما کامل جس سے اوپر کوئی نہ ہو وہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں جن کی اقتداء میں شب معراج تمام رسولوں اور انبیاء علیہم السلام نے نماز ادا کی جس طرح آپ ﷺ ان کے دنیا میں امام بنے اس طرح آخرت میں بھی ان کے امام ہونگے جیسا کہ اظہارِ نعمت الٰہیہ کے طور پر آپ ﷺ نے اعلان فرمایا روز قیامت

کنت انا امام النبیین وخطیبھم وصاحب شفاعتھم غیر فخر — میں انبیاء کا امام‘ خطیب اور صاحب شفاعت ہونگا مگر فخر نہیں۔

(سنن ترمذی)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص ہیں جنہوں نے مہمان نوازی کی‘ ختنہ کیا اور سفید بال دیکھے عرض کیا یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ وقار ہے عرض کیا یارب اس وقار میں اور اضافہ فرما اللہ تعالی نے ان کے بارے میں یہ گواہی بھی دی کہ وہ اللہ تعالی کے تمام اوامر کو بجالائے ارشاد فرمایا۔

وَاِبْرٰھِیمَ الَّذِی وَفّٰیٓ — اور ابراہیم علیہ السلام کے جو پورے احکام بجالایا۔ (سورۃ النجم‘ ۳۷)

علیہ السلام کے ہر امتحان میں وہ کامیاب ہوئے ان کا دل رحمٰن کے لئے خالی‘ ان کی اولاد اس کے لئے قربان‘ ان کی ذات وبدن آگ میں اس کی خاطر جلنے کے لئے تیار‘ اللہ تعالی نے ان کے سبب سے باطل قوتوں کے ساتھ مناظرہ کا باب کھولا اور صحیح دلائل کے ساتھ انہیں ساکت وخاموش کردیا اللہ تعالی نے اس بات کی خبر ہمیں ان الفاظ میں عطا فرمائی۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْہِ الَّیْلُ رَاٰ کَوْکَبًا — پھر جب ان پر رات کا اندھیرا آیا ایک تارا دیکھا۔ (سورۃ الانعام‘ ۷۶)

سے لے کر

وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَا هَا إِبْرَاهِيمَ عَلَى قَوْمِهِ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ
(سورۃ الانعام ۸۳)

اور یہ ہماری دلیل ہے جو ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اس کی قوم پر عطا فرمائی ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں۔

یعنی علم حجت میں ہم نے انہیں بلندی و غلبہ عطا فرمایا۔ انہوں نے ہی کعبہ معظمہ کو تعمیر کیا اور اللہ تعالی نے انہیں ہی فرمایا کہ تم لوگوں کو حج کی دعوت دو، حضرت کے مناقب و فضائل کا احاطہ ممکن نہیں تو ایسے خلیل اور جلیل القدر سردار کے لئے یہی مناسب تھا کہ حضور پر درود شریف کے وقت انہیں بھی شامل کیا جائے۔

٦. وبارك على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد کا مفہوم

لفظ برکت کے مشتقات کی دلالت دو امور پر ہوتی ہے ا۔ ثبوت و دوام ۲۔ زیادتی اور نمو صحاح میں ہے قد برك اسے کہا جاتا ہے جو شئی ثابت اور قائم ہو ابرکہ حوض کو کہتے ہیں کیونکہ اس میں پانی کھڑا ہوتا ہے کہا جاتا ہے اس میں برکت ہے یعنی نمو اور زیادتی ہے تبریك برکت کے لئے دعا کرنا کہا جاتا ہے بارک اللہ تعالی ارشاد باری تعالی ہے۔

إِنْ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا
(سورۃ النمل ۸)

کہ برکت دیا گیا وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے یعنی موسی اور جو اس کے آس پاس میں یعنی فرشتے۔

کہا جاتا ہے بارك عليه
اس سلسلہ میں فرمان باری تعالی ہے۔

وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَى إِسْحَاقَ
(سورۃ الصفات ۱۱۳)

اور ہم نے برکت اتاری اس پر اور اسحاق پر۔

کہا جاتا ہے بارك الله تعالى له حدیث میں آیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اھدِنِی فِیمَن ھَدَیتَ وَعَافِنِی فِیمَن عَافَیتَ وَتَوَلَّنِی فِیمَن تَوَلَّیتَ وَبَارِكَ لِی فِیمَا اَعطَیتَ	یااللہ مجھے ہدایت جس کی تو ہدایت دیتا ہے مجھے عافیت عطا فرما جس میں عافیت دیتا ہے مجھے پھیر دے اس طرف جس طرف تو پھیرتا ہے اور اپنے عطا کردہ میں برکت عطا فرما۔

مبارکہ اسے کہا جاتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی ہو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا۔

وَجَعَلَنِی مُبَارَكًا اَینَمَا کُنتُ (سورۃ مریم ۳۱)	اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں۔

اور تبارك الله رب العالمين کا مفہوم یہ ہے اللہ تعالیٰ اپنی کثرت صفات کمالات اور ان کی بقا میں سب سے بلند ہے اپنی مخلوقات پر احسان، خیرات اور عظیم انعامات کی فیاضی اور دوام کے لحاظ سے بھی عظیم ہے۔ اس کا یہ وصف کامل کمالات ذات کی کثرت اور مخلوقات پر خیرات کی صفاتِ انعالیہ کی کثرت پر شاھد ہے تو برکت تمام کی تمام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے جیسا کہ حدیبیہ کے دن آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے جب پانی کے چشمے بہہ نکلے تو فرمایا مبارک پانی حاصل کرلو۔

والبركة من الله تعالى (البخاری)	اور برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

برکت کسی بھی شی میں کثرت کے ساتھ خیر الٰہی کا ثبوت ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَجَعَلَنِی مُبَارَكًا اَینَمَا کُنتُ (سورہ مریم ۳۱)	اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں۔

کہیں میں خیراتِ الٰہیہ کا مرکز ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

اِنَّا اَنزَلنَاہُ فِی لَیلَةٍ مُّبَارَكَةٍ (سورہ دخان ۳)	بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا۔

کیونکہ اس میں بندوں پر خیر الٰہی کی کثرت ہوتی ہے ایک مقام پر فرمایا۔

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا — اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا

(سورہ ق ۹)

یعنی اس میں کثیر نفع اور خیر ہے پھر اس کی تفصیل بیان فرمائی۔

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِیْدِ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْیَیْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا — تو اس سے باغ اگائے اور اناج کو کاٹا جاتا ہے اور کھجور کے لمبے درخت جن کا پکا گابھا بندوں کی روزی کے لئے اور ہم نے اس سے مردہ شہر جلایا۔

(سورہ ق ۹، ۱۱)

زمین پر جو برکات اللہ تعالی نے فرمائی ہیں ان کا تذکرہ یوں فرمایا۔

وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِیْهَا — اور اس میں اس کے اوپر سے لنگر ڈالے (بھاری بوجھ رکھے) اور اس میں برکت رکھی۔

(سورہ حم السجدہ، ۱۰)

اسی برکت کا منظر یہ ہے کہ زمین میں ایک دانہ، کئی گنا دانوں کا سبب بن جاتا ہے ایک گھٹلی لگائی جاتی ہے۔ تو اللہ تعالی اس پر جس قدر چاہتا ہے پھل اگا دیتا ہے اگر برکت الہی نہ ہو تو ایک دانہ ایک ہی دانہ رہے اس طرح گھٹلی بھی فتبارك الله رب العالمين.

سب سے زیادہ مبارک ہستی

جس ہستی کو سب سے زیادہ برکات سے نوازا گیا اور انہیں مبارک و مقدس بنایا گیا وہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں یہی وہ ہستی ہے جس کی ذات، ذرات، قلب انور، سمع و بصر مبارک، عقل اور تمام حواس اور ادراکات میں برکت عطا فرمائی، اس طرح ان پر بھی برکت فرمائی اور جو آپ ﷺ کو تمام عوالم سے بڑھ کر علم کامل ہدایت، عمل اور طہر عام عطا فرمایا اس میں ایسی برکت دی کہ اس سے بڑھ کر عام برکت کہاں اور اس سے زیادہ خیر کہاں؟

ذات اقدس کی برکات

آپ ﷺ کی ذات صفات کا یہ عالم ہے کہ اس سے برکات و خیرات کا فیضان ہوتا ہے مثلاً جس پانی یا کھانے کو آپ ﷺ کا دست مبارک لگ گیا اس میں برکت الہیہ شامل و سرایت کر گئی جس طعام یا پانی میں آپ ﷺ نے لعاب و دھن ڈال دیا اس میں برکت ہی برکت، جس انسان کے سر یا چہرے یا جسم کے کسی حصہ کو آپ ﷺ نے مس فرما دیا اس میں برکت شفا اور ترو تازگی پیدا ہو گئی جو کپڑا آپ ﷺ کے جسم اقدس کے ساتھ مس ہو گیا وہ سراسر برکت بن گیا۔

صحابہ کا برکات حاصل کرنا

صحابہ آپ ﷺ کے وضو سے بچے ہوئے پانی، ناک مبارک، لعاب دھن اور آپ ﷺ کے کپڑوں سے تبرک حاصل کرنے میں نہایت ہی جدو جہد محنت کرتے تھے ہم نے اپنی کتاب حول شمائلہ الحمیدہ میں اس پر دلائل ذکر کئے ہیں۔ جن میں پیاسے کے لئے سیرابی اور بیمار کے لئے شفا ہے۔

دیکھنے اور سننے میں برکت

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سننے اور دیکھنے میں ایسی برکت عطا فرمائی کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

انی اریٰ مالا ترونَ واَسمعُ مالاَ تسمعُونَ	میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔

اخلاق میں برکت

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اخلاق میں برکت دی تو آپ ﷺ خلق میں تمام لوگوں سے عظیم قرار پائے۔

قلب انور میں برکت

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے قلبِ انور میں برکت دی تو اسے قرآن کے

نزول مع الفاظ ' معانی ' مفاہیم ' تفصیلات اس کی روح و منشا' اس کے انوار و اسرار کے ساتھ حاصل کرنے کی قوت دے دی' ایسی کشادگی کہاں ہے ؟ اللہ تبارک و تعالی نے اس طرف اشارہ فرمایا۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْاَمِينُ عَلٰى قَلْبِكَ   اسے روح الامین لے کر اترا تمہارے دل پر۔

(سورۃ الشعراء ۹۴۔ ۱۹۳)

یعنی آپ ﷺ کے قلب انور کو تمام دلوں سے خاص فرمالیا۔

قوت جسمانی میں برکت

اللہ تعالی نے آپ ﷺ کی قوت جسمانی میں ایسی برکت دی کہ کسی میں آپ ﷺ کے مقابلہ کی طاقت نہیں یہی وجہ ہے سب سے بڑے پہلوان کو آپ ﷺ پچھاڑ دیتے ان کی تفاصیل کے لئے ہماری کتاب "الشمائل المحمدیہ" کی طرف ضرور رجوع کیجئے

ہدایت اور علم میں برکت

اللہ تعالی نے آپ ﷺ کی ہدایات اور علم میں یہ برکت فرمائی کہ آپ ﷺ کی ہدایت تمام مخلوق کو شامل و نافع ٹھہری اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے۔

اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ   تم تو ڈر سنانے والے ہو اور ہر قوم کے ہادی۔

(سورۃ الرعد۔ ۷)

اس کا مفہوم ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس سے اور ابن جریر نے حضرت عکرمہ اور ابوالضحی سے یہ نقل کیا۔

ان المنذر والهادی هو الرسول صلی الله علیه وسلم   منذر وہادی سے مراد اللہ تعالی کے رسول ہیں۔

اور اس پر دلیل یہ ہے کہ ھاد کا عطف منذر پر ہے اور لکل قوم کا تعلق اس سے ہے آپ ﷺ تمام اقوام کے لئے ہادی ہیں اور آپ کی ہدایت تمام امم کے لئے ہے کہ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کے لئے تمام انواع ہدایت کو جمع فرمادیا ہے اللہ تعالی نے انبیاء اور رسل کی تعلیمات و درجات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔

اُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِه (سورہ الانعام '۹۰) — یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی راہ چلو۔

اللہ تعالیٰ نے فبھم اقتدہ (ان کی اتباع کرو) نہیں فرمایا کیونکہ آپ ﷺ کو کسی بھی پہلے نبی کی اتباع کا حکم نہیں بلکہ فرمایا فبھداھم اقتدہ (ان کو ملنے والی ہدایات کی اتباع کرو) اور بلاشبہ انہیں ملنے والی ہدایت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے تھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لئے تمام ہدایت کو جمع فرماتے ہوئے تمام کی تعلیم دی تو آپ ﷺ کی تعلیم و ہدایت ہر قوم کی اصلاح کرنے والی، قابل عمل اور ہدایت کو منزل تک پہنچانے والی ہے۔

وہ ذات بلند و برتر رب العالمین ہے جس نے امام النبیین ﷺ کی تعلیم و رہنمائی میں برکت عطا فرمائی۔

جب پانی کی برکت یہ ہے

جب آسمان سے نازل ہونے والے پانی میں یہ برکت ہے کہ اس سے زمین زندہ ہو جاتی ہے گھاس، سبزہ کھیتیاں، درخت اور ان پر پھل اور خوشے تر و تازہ لہلہانے لگتے ہیں جیساکہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ (سورہ ق '۹) — اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا تو اس سے باغ اگائے اور اناج کہ کاٹا جاتا ہے۔

اور مذکورہ بات کا ہر کوئی بالیقین مشاہدہ کرتا ہے اور واضح رہنا چاہیئے۔

فان البركة الالهية فى الهدى المحمدى هى اشمل واعم واثرها فى ارض القلوب اعظم واهم — کہ اللہ تعالیٰ نے جو برکت تعلیماتِ محمدیہ ﷺ میں عطا فرمائی وہ اس سے کہیں زیادہ عام و شامل ہے اور اس کا اثر دلوں کی زمین پر اس سے اعظم اور اہم ہے۔

حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا جو ہدایات و تعلیمات دے کر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے ان کی مثال بارش کی ہے کچھ زمین کے حصہ پر جب وہ ہوتی ہے وہ پاکیزہ ہوتا ہے اور وہ پانی کو قبول کرتا ہے وہاں گھاس اور بہتر سبزہ اُگتا ہے کچھ حصہ میں گڑھے (تالاب) ہوتے ہیں جو پانی کو روک لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے لوگوں کو نفع دیتا ہے ان سے لوگ پیتے بھی ہیں اور پلاتے بھی ہیں بلکہ کھیتوں کو بھی سیراب کرتے ہیں کچھ حصہ ایسا ہوتا ہے جو چٹیل میدان ہوتا ہے نہ وہ پانی روکتا ہے اور نہ وہاں سبزہ اُگتا ہے یہ مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائی ہوئی میری تعلیمات کو قبول ہی نہیں کیا۔

تو آسمانی مبارک پانی سے اجسام' زمین اور سبز درخت زندہ ہوتے ہیں لیکن وہ بارش وغیث اور غوث جو تمام کی تمام اللہ تعالیٰ نے مبارک ہدایت محمدی ﷺ میں رکھی ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دلوں کی زمین کو زندہ فرماتا ہے اور اس میں ایمان کا درخت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ پھوٹتا ہے جس پر ایمان کی شاختیں لگتی ہیں اور اعمال صالحہ اور اقوال طیبہ کے پھل لہلہلاتے ہیں۔

تین اہم امور

یہاں تین اہم امور ہیں۔ ا۔ ایمانی درخت کی اصل۔ ۲۔ اس کی شاخیں ۳۔ اس کے ثمرات' اللہ تعالیٰ نے ان تمام کی طرف اس مثال میں اشارہ فرمایا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَلَم تَرَ کَیفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً کَلِمَةً طَیِّبَةً کَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرعُهَا فِی السَّمَآءِ تُؤتِی اُکُلَهَا کُلَّ حِینٍ بِاِذنِ رَبِّهَا وَیَضرِبُ اللّٰهُ الاَمثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُم یَتَذَکَّرُونَ

(سورۃ ابراھیم' ۲۴۔۲۵)

کیا تم نے نہ دیکھا اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہیں۔ ہر وقت پھل دیتا ہے اپنے رب کے حکم سے اور اللہ لوگوں کے لئے مثال بیان فرماتا ہے

کہیں وہ سمجھیں۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے ایمان کے ستر سے زائد شعبے ہیں افضل ترین لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ ہے اور سب سے کم راستے سے تکلیف کو دور کرنا ہے اور فرمایا حیا ایمان کا شعبہ ہے۔ (صحیح مسلم)

تمام مخلوقات پر سید السادات ﷺ کے فیضان برکات' خیرات اور سعادات کا احاطہ سوائے آسمانوں اور زمین کے رب کے کوئی نہیں کر سکتا۔

۷۔فی العالمین کا مفہوم

بعض روایات کے مطابق درود ابراہیمی میں فی العالمین کا لفظ بھی ہے حافظ سخاوی نے فرمایا ان الفاظ سے یہ بتانا مقصود ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر صلاۃ و برکت اور ان کی تعظیم و شرف عالمین میں مشہور ہے تو حضور ﷺ کے لئے اس صلاۃ و برکت کی طلب ہے جو ان کے لئے مخلوق میں معروف ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ. اور ہم نے پچھلوں میں اسکی تعریف باقی رکھی سلام ہو ابراہیم پر۔

(سورہ الصفات'۹۔۱۰۸)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل علیہ السلام کو اکرام دیتے ہوئے ان کو شہرہ عطا فرمایا اور ان کی عالمین میں مدح کی اشاعت فرمائی لیکن اپنے حبیب اکرم ﷺ کے ذکر کو' ثنا اور ... مشکور میں تمام اولین و آخرین کے ہر مذکور سے بلند فرمایا جیسا کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے۔

وانا اکرم الاولین والاخرین علی ربی ولا فخر میں اپنے رب کے ہاں تمام اولین و آخرین سے معزز ہوں مگر فخر نہیں۔

آپ ﷺ کے آواز کو شہرت دی آپ ﷺ کی مدح و ثنا کے جھنڈے بلند فرمائے اور وہ حمد کا لوا اور مجد کا جھنڈا آپ ﷺ کے ہاتھ دیا جس کے تحت تمام انبیاء علیہم السلام ہونگے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔

آدم فمن دونہ تحت لوائی ولا فخر

حضرت آدم اور تمام انسانیت میرے جھنڈے کے نیچے ہوگی مگر فخر نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ ﷺ کے متبعین میں اور آپ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے داخل اور آپ ﷺ کے ساتھیوں میں شامل فرمادے۔

لفظ عالمون کی تحقیق

عالمون ملحق بالجمع ہے۔ اس کا مفرد عالم ہے (جس کے ذریعے کسی کو جانا جائے) جیسے خاتم، جس سے مہر لگائی جائے' طابع، جس سے طبع کی جائے' عالم کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ اپنے خالق [illegible] علامت ہے کیونکہ اس کے ذریعے خالق کا علم آتا ہے عالمون تمام اقسام مخلوقات کو شامل ہے مثلاً عالم ملک' عالم ملکوت' عالم جبروت' عالم ملائکہ' عالم انس' عالم جن' عالم ارواح' عالم اشباح' عالم خلق' عالم امر اور وہ تمام عوالم جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے۔

وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ

اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(سورہ مدثر ۳۱)

عوالم پر تفصیلی بحث کے لئے ہماری کتاب "ھدی القرآن الکریم الی معرفۃ العوالم والفکر فی الاکوان" کا مطالعہ کیجئے۔

بعض عرفاء محققین کی رائے

بعض اہل معرفت محققین کی رائے یہ ہے وہ عوالم جن کا تعلق عرش کریم کے ساتھ ہے انہیں سوائے اللہ تعالی کے کوئی نہیں جانتا وہاں ایک ہزار ایسے قندیل عرش کے ساتھ معلق ہیں کہ تمام آسمان' زمین' جنت اور دوزخ ان میں سے ایک قندیل میں ہیں اور ان کے علاوہ قنادیل میں جو کچھ ہے اسے رب العالمین سبحانہ وتعالی ہی جانتا ہیں یہ معاملہ صرف عالم عرش کا ہے باقی عوالم کا علم بھی رب العالمین سبحانہ کو ہی [illegible] بندہ کی رائے یہ ہے کہ عرش کے ساتھ معلق ان قنادیل کے بارے میں کہ [illegible]

عاقل کو تشکیک نہیں ہونی چاہئے کیونکہ امام ابو داؤد اور امام احمد نے حدیث شہداء احد میں نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ان ارواحهم تاؤی الی قنادیل من ذهب معلقة فی ظل العرش — ان کی ارواح سایہ عرش میں سونے کے معلق قنادیل میں ٹھہر تیں ہیں۔

لفظِ عالم اپنے خالق پر علامت اور دال ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت عظیم کا علم ہوتا ہے اس کا علم ہر شی کو محیط اور اس کی حکمت ہر شی پر غالب ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِی خَلَقَ سَبعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الاَرضِ مِثلَهُنَّ یَتَنَزَّلُ الاَمرُ بَینَهُن لِتَعلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیٍٔ قَدِیرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَد اَحَاطَ بِکُلِّ شَیٍٔ عِلمًا (سورہ الطلاق ۱۲) — اللہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہیں کی برابر زمینیں حکم ان کے درمیان اترتا ہے۔ تاکہ تم جان لو کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اللہ کا علم ہر چیز کو محیط ہے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ سبحانہ نے ہمیں خبر دی ہے کہ اس نے عالم سماوی، زمین اور ان کے درمیان ہر شی کو پیدا فرمایا ہے تاکہ ہر شی پر اس کی قدرت اور ہر شی کے ساتھ اس کے علم محیط کو جانا جا سکے عوالم آئینہ کی طرح ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے صفات ظاہر و روشن ہوتے ہیں ان کے ذریعے اس کے حسن صنعت گری اور حسن تخلیق کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

صنع اللہ الذی اتقن کل شئی (سورہ لقمن ۱۱) — یہ کام ہے اللہ کا جس نے حکمت سے بنائی ہر چیز۔

ایک اور مقام پر فرمایا۔

هذاخلق الله — یہ اللہ کا بنایا ہوا ہے۔

جن اشیاء کا تم مشاہدہ کر رہے ہو یہ تمام اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہیں تو پھر تم اس کے خالق حق ہونے کو مان کر لا الہ الا اللہ کیوں نہیں کہتے ؟ کیونکہ یہ شہادت اور

صدق کے زیادہ لائق ہیں کیونکہ یہ ان گنت شواہد اور بے حد مشاہدے ہیں اس میں بحث طویل ہے جو اپنی جگہ پر انشاء اللہ تعالیٰ آئے گی۔

۸۔حمید مجید پر اختتام

درود ابراہیمی کا اختتام حمید مجید پر ہوتا ہے اس بحث میں دو چیزیں ہیں۔

ا۔ان کا مفہوم اور ان دونوں میں فرق۔ ۲۔ان پر درود ابراہیمی کے اختتام کی مناسبت

حافظ سخاوی کہتے ہیں حمید، حمد سے فعیل کے وزن پر **بمعنی** محمود ہے بلکہ حمید میں مبالغہ ہے وہ ذات اقدس جس میں صفات حمد اکمل درجہ پر ہوں بعض نے کہا یہ **بمعنی** حامد ہے جو اپنے بندوں کے افعال پر حمد فرمائے، مجید، مجد **بمعنی** اکرام سے مشتق ہے حمید **بمعنی** محمود سے مبالغہ ہے، حمید وہ ذات ہے جس میں صفاتِ کمال اور اسبابِ حمد کا اجتماع ہو جو اس کے محمود ہونے کا تقاضا کر رہا ہو اگرچہ اس کی حمد غیر نہ کرے تو وہ فی ذاتہ حمید ہے اور اس لائق ہے کہ غیر اس کی حمد کرے، محمود جس کے ساتھ حامدین کی حمد کا تعلق ہو تو اللہ تعالیٰ حمد کرنے والی مخلوق سے پہلے ہی ازلی ابدی اور دائمی حمید و محمود ہے کیونکہ وہ جمیع کمالات اور محامد مقدسہ سے متصف ہے اور وہ تمام اسباب حمد کو جامع ہے جو حمد کی مقتضی ہیں وہ ہی حمد کے اہل اور حق رکھتا ہے کہ اس کی کمال ذات و صفات مخلوق پر احسانات و انعامات پر حمد کی جائے یہی بات اللہ رب العالمین نے اس میں واضح فرمائی ہے الحمدلله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جمیع کمالات مطلقہ سے متصف ہے اور اس کی حمد کی جائے کیونکہ رب العالمین، ان کا خالق رازق اور مربی ہے ان پر رحمٰن رحیم ہے روز قیامت کا مالک ہے جس میں انہیں بدلہ دے گا اور ان کا محاسبہ فرمائے گا اللہ تعالیٰ کا مبارک فرمان ہے۔

لِيَجزِیَ الَّذِینَ اَسَاؤا بِمَاعَمِلُوا وَیَجزِیَ الَّذِینَ اَحسَنُوا بِالحُسنٰی (سورۃ النجم '۳۱)

تا کہ برائی کرنے والوں کو ان کے کیئے کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو نہایت اچھا صلہ عطا فرمائے۔

یہ بھی احتمال ہے کہ حمید بمعنی حامد ہو کیونکہ وہ ہمیشہ ازل سے اپنی ذات کی حمد و ثنا فرما رہا ہے الحمد للہ رب العالمین حضور علیہ کا فرمان ہے۔

سُبحَانَكَ لَا اُحصِی ثَنَاءً عَلَیكَ اَثنَیتَ كَمَا اَثنَیتَ عَلٰی نَفسِكَ

تیری ذات پاک ہے میں تیری وہ ثنا نہیں کر سکا جو تو نے اپنی ذات اقدس کی فرمائی ہے

اور اسے یہ حق ہے کیونکہ اس کا کمال ذاتی ہے اس میں کسی غیر کا دخل نہیں رہا' اللہ تعالی کے علاوہ کوئی' تو وہ خود اپنی تعریف و ثنا نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا کمال ذاتی نہیں بلکہ اس پر لازم ہے کہ وہ اس ذات اقدس کی حمد کرے جس نے اسے کمال سے نوازا ہے اللہ تعالی اپنے بندوں کی بھی حمد فرماتا ہے جب وہ احسان' اصلاح اور اخلاص کے سراپا ہوں اللہ تعالی ایسے لوگوں کی حمد' ثنا اور جزا عطا فرماتا ہے ارشاد باری تعالی ہے۔

مَایَفعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُم اِن شَكَرتُم وَآمَنتُم وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِیمًا (سورہ النساء' ۱۴۷)

اور اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ اور اللہ ہے صلہ دینے والا اور جاننے والا۔

اہل جنت کے لئے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُم جَزَآءً وَّكَانَ سَعیُكُم مَّشكُورًا (سورۃ الدھر' ۲۲)

ان سے فرمایا جائے گا یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری محنت ٹھکانے لگی۔

اپنے بندوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔

اَلَّذِینَ یُنفِقُونَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالكَاظِمِینَ الغَیظَ وَالعَافِینَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ یُحِبُّ المُحسِنِینَ (سورہ آل عمران' ۱۳۴)

وہ جو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور رنج میں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک اللہ کے محبوب ہیں۔

مجید کا مفہوم

مجید؟ مجد سے مشتق ہے جو صفات عظمت و جلال اور شرف پر دال ہے فعیل بمعنی فاعل ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

والقرآن المجید قسم ہے قرآن صاحب مجد کی

قرآن کو تمام کتب پر مجد، شرف اور فضل حاصل ہے اور یہ بمعنی مفعول بھی ہو سکتا ہے وہ ملاء اعلیٰ اور ادنی میں مجد ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ مسبح و مقدس ہے حدیث میں ہے کہ جب بندہ کہتا ہے مالك يوم الدين تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔

متعدد آیات میں اللہ تعالیٰ کی حمید مجید دونوں صفات اکٹھی ذکر ہوئی ہیں ایک مقام پر فرمایا۔

رَحمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه، عَلَيكُم اَهلَ البَيت اِنَّهُ حَمِيد" مَّجِيد" (سورہ ھود، ۷۳)

اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر اس گھر والو بے شک وہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا۔

دوسرے مقام پر فرمایا

اَلحَمدُلِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِينَ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَومِ الدِّينِ (سورہ الفاتحہ، ۱۔۲۔۳)

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک تمام جہان والوں کا بہت مہربان رحمت والا روز جزا کا مالک

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے میں نے اپنے اور بندے کے درمیان نماز کو تقسیم کر دیا ہے جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندے نے میری حمد کی ہے جب بندہ الرحمٰن الرحیم کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندے نے میری ثنا کی جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد و بزرگی بیان کی ہے۔

انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اقدس اٹھاتے تو پڑھتے یا اللہ ہمارے پالنہار تیری حمد آسمانوں اور زمین کے برابر اور اہل ثناء مجد کی ثنا کے برابر ہم تیرے بندے ہیں اے اللہ جو تو عطا کرے اس کو روک کوئی نہیں سکتا اور جسے تو روک دے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا کوئی صاحب جد کوئی نفع نہیں دے سکتا۔

ان صفات پر اختتام کی حکمت

حضور ﷺ پر درود شریف' اللہ تعالی کی ثناء' آپ ﷺ کی تکریم رفعتِ ذکر آپ ﷺ کی محبت میں اضافہ اور قرب پر مشتمل ہے لہذا یہ حمد و مجد پر بھی مشتمل ہوا کیونکہ درود شریف پڑھنے والا اللہ تعالی سے دعا کرتا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی حمد و مجد میں اضافہ فرمائے کیونکہ اللہ تعالی کی اپنے نبی پر صلاۃ آپ ﷺ کی حمد و تمجید پر بھی مشتمل ہے درود شریف کے آخر میں ان دونوں اسماء مبارکہ کا ذکر نہایت ہی مناسب ہے کیونکہ آداب دعا میں سے ہے جیسا کہ امام ابن حجر اور دیگر محدثین نے فرمایا کہ اس کا اختتام دعا کے مناسب اسماء باری تعالی کے ساتھ کیا جائے کیونکہ اس میں ایسا توسل ہے جو جلدی قبولیت کا سبب اور حصول مطلوب کے لئے نیک فال ہے اللہ تعالی نے اپنے خلیل اور ان کے بیٹے اسماعیل علیہما السلام کی دعا کے بارے میں فرمایا۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ"

(سورۃ البقرہ' ۱۲۸)

اے رب ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار اور ہمیں ہماری عبادت کے قائدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بے شک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

دعا کا اختتام مناسب صفات پر فرمایا اللہ تعالی نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کے بارے میں فرمایا۔

رَبِّ اغْفِرْلِی وَهَبْ لِی مُلْكًا لَّا يَنْبَغِی لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِی اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (سورہ ص ۳۵)

اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہوں بے شک تو ہی بڑا دین والا۔

رسالت ماب ﷺ مجلس میں سو دفعہ یہ دعا کرتے

رَبِّ اغْفِرْلِی وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ

میرے رب مجھے بخش دے اور مجھ پر کرم فرما بلاشبہ تو بار بار توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے نماز میں یہ دعا تعلیم دی تھی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا كَثِيرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِی مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِی اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ"

یا اللہ میں نے اپنے آپ پر بڑے ظلم کیئے ہیں اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف فرمانے والا نہیں میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما بلاشبہ تو ہی معاف فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے

چونکہ درود شریف سے مطلوب حضور ﷺ کی حمد و مجد تھی تو اس کا اختتام بھی ان مناسب صفات پر کیا اور یہ بھی سامنے رہے کہ جب درود شریف کے ذریعے حضور ﷺ کے لئے حمد و مجد کی دعا کی تو یہ بات اللہ تعالی کی حمد و مجد کو بھی مستلزم ہے کیونکہ اس نے آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا تو یہ دعا رسول اللہ ﷺ کے لئے طلب حمد و مجد پر مشتمل ہونے کے ساتھ اللہ تعالی کے لئے حمد و مجد کے ثبوت کی خبر بھی ہے۔

قعدہ میں سلام کی صلاۃ پر تقدیم کی حکمت

اللہ تعالیٰ کے احکام میں تدبر کرنے والے اہل ایمان پر اس معاملہ میں اشکال ہو جاتا ہے کہ نماز کے قعدہ میں حضور ﷺ پر سلام کو صلاۃ پر مقدم کیوں کیا کیونکہ سلام تشہد میں آتا ہے اور صلاۃ تشہد کے بعد ہے اور یہی سلام کی تقدیم ہے۔ حالانکہ حکم باری تعالیٰ "یاایھاالذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما" میں صلاۃ کا حکم پہلے اور سلام کا بعد میں ہے۔

حضور ﷺ کا مبارک معمول

حالانکہ حضور ﷺ کا مبارک معمول یہی تھا کہ جس شی کو اللہ تعالیٰ نے مقدم فرمایا اسے آپ ﷺ بھی مقدم فرماتے اور جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء فرمائی ہوتی اس سے آپ ﷺ بھی ابتداء فرماتے صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ جب طواف سے فارغ ہوئے تو حجر اسود کے پاس آئے اس کو سلام فرمایا پھر باب صفا سے یہ پڑھتے ہوئے نکلے۔

اِنَّ الصَّفَا وَالمَروَۃَ مِن شَعَائِرِ اللّٰهِ (سورہ البقرۃ '۱۵۸)

بے شک صفا اور مروۃ اللہ کے نشانوں سے ہیں۔

پھر فرمایا

ابدأ بمابدأ اللہ به

میں اس سے ابتدا کروں گا جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتدا فرمائی

نسائی کی روایت میں ہے صحابہ اس سے ابتدا کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتدا فرمائی ہے آپ ﷺ وضو اعضاء کو اس ترتیب پر دھوتے جیسے قرآن نے بیان کیا۔

یاایھاالذین امنوا اذاقمتم الی الصلاۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا بروؤسکم وارجلکم الی الکعبین

(سورہ المائدہ'۶)

اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گھٹنوں تک پاؤں دھوؤ

توآخر کیا حکمت ہے کہ سلام کو قعدہ میں صلاۃ پر مقدم کر دیا اس کی متعدد حکمتیں بیان ہوئی ہیں۔

ا۔اس میں عظیم حکمت ہے وہ یہ کہ نماز عبودیت قلب کے ساتھ تمام جوارح اعضاء اور مدارک کی عبودیت اور عبادت پر مشتمل ہے اور ہر عضو کا عبادت اور عبودیت سے حصہ ہوتا ہے کیونکہ نمازی کے تمام اعضاء عاجزی وانکساری اور خضوع کے ساتھ اپنے خالق کے سامنے حرکت کرتے ہیں جب نمازی یہ عبادات مکمل کر لیتا ہے اس کی حرکات اور انتقالات مثلاً رکوع و سجود تمام ہو جاتے ہیں اور وہ عظمت الٰہی کی وجہ سے رب العالمین کے سامنے نہایت ہی تذلل' انکسار اور خضوع سے بیٹھتا ہے جیسے بندہ ذلیل' رب جلیل کے سامنے حاضر ہے پھر اس بندے کو اپنے رب جلیل کی بارگاہ میں خوب ثنا کی اجازت ملتی ہے اور وہ ہے التحیات لله والصلوات والطیبات حضور ﷺ نے اپنی امت کو رب العزت ذوالجلال کے سامنے اسی ثنا جامع پڑھنے کا حکم دیا کیونکہ بادشاہوں کے سامنے جانے والا ان کے شایان شان تکریم و تعظیم بجالاتا ہے اور تمام بادشاہوں کا بادشاہ مالک الملک' رب الارباب سب سے بڑی بارگاہ والا اللہ کبیر متعال ہے تو بندے پر لازم ہے کہ وہ تمام انواع ثنا اجلال اور تعظیم کو جمع کر کے اس کی خوب تعظیم بجالائے نمازی جب اس کے حضور بیٹھے تو اس سے ایسی ثنا' تعظیم اور اجلال کا مطالبہ ہے جو صاحب عظمت کبریا اور عزت و جلال کے لئے ہی ہے تو وہ بندہ یوں کہے التحیات للہ والصلوات والطیبات اس کے بعد بندہ' رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کے مناسب تحیت خاصہ پیش کرے کیونکہ آپ ﷺ کی ہی ذات نے بندوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف رہنمائی کی انہیں بتایا وہ تمہارا خالق ہے اور اس نے تمہیں کس مقصد کے لئے پیدا فرمایا؟ انسان کو انسانیت کے بارے میں آگاہ فرمایا اس کائنات کے بارے میں جو نظر آرہی ہے یا قرآن سے جو حجت و برہان سے ثابت ہے بتایا انسان کو دنیا و آخرت کی کامیابی کا طریق سمجھایا تو اب بندے پر لازم تھا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ کاملہ خاصہ پیش کرتے ہوئے کہے "السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته" اس کے بعد تمام صالحین بندوں کو تحیت پیش کرے جیسا کہ آگے جواب میں گفتگو آرہی ہے۔

۲۔ حضور ﷺ نے فرمایا نماز قرب کا ذریعہ ہے' روزہ ڈھال ہے' صدقہ گناہوں کو کھاتا ہے' جیسے پانی آگ کو مٹا دیتا ہے تو نماز بارگاہ خداوندی میں عظیم قربت ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ نماز بہت سارے ایسے مراحلِ عبادت پر مشتمل ہے جس سے بندہ اپنے رب سبحانہ کا قرب حاصل کرتا ہے بندہ نماز میں ایک مرحلہ سے دوسرے مرحلہ اور ایک حالت قرب سے دوسری حالت قرب کی طرف منتقل ہوتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔

اقرب مایکون العبد من ربه وهو ساجد — بندہ اپنے رب کا سب سے زیادہ قرب حالت سجدہ میں پاتا ہے۔

تو نماز کے تمام احوال' حالت قرب ہیں لیکن حالت سجدہ میں سب سے زیادہ قرب ہے اس طرح جب قعدہ تک پہنچتا ہے تو اسے بارگاہ خداوندی میں قرب خاص نصیب ہو جاتا ہے اس نے رخت سفر باندھا' سفر کیا اور اپنے روح کے ساتھ عروج کیا حتی کہ وصال ہو گیا تو جب وہ حضرت القدس میں پہنچا تو اسے فرمایا گیا اپنے رب کے حضور تحیہ پیش کرو اور بندے کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنے رب کو بندوں کی طرح تحیہ پیش کرتے ہوئے السلام علی الله کہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود سلام ہے حدیث میں ہے بعض صحابہ نے قعدہ میں السلام علی الله کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا یوں نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ خود سلام ہے ہاں تم التحیات والصلوات والطیبات کہو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسا تحیہ سکھایا جو تمام اقسام ثنا' تعظیم' توحید اور یکتائی کو جامع ہے بایں طور کہ کہو التحیات للہ یعنی ہر تحیہ پیش کرنے اور ہر ثنا کرنے والے کی طرف سے خواہ اس کا تعلق ملاء اعلیٰ سے ہے یا ادنی سے اللہ وحدہ کے لئے ہے جس کا حق ذاتی ہے اور جو اس کے جلال جمال اور کمال کے لائق و مناسب ہے۔

والصلوات تمام مخلوق کی نمازیں' اس میں ملائکہ' انسان' جن پرند اور ہر مخلوق شامل ہے کیونکہ یہ تمام امور اللہ وحدہ کے لئے ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

اَلَم تَرَاَنَّ اللّٰہَ یُسَبِّحُ لَہٗ مَن فِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَالطَّیرُ صٰفّٰتٍ کُلٌّ قَد عَلِمَ صَلَاتَہٗ وَتَسبِیحَہٗ وَاللّٰہُ عَلِیمٌ بِمَایَفعَلُونَ

کیا تم نے نہ دیکھا کہ تسبیح کرتے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے پر پھیلائے سب نے جان رکھی ہے اپنی نماز اور اپنی تسبیح اور اللہ ان کے کاموں کو جانتا ہے۔

(سورہ نور ۴۱)

والطیبات، طیبات قولیہ مثلاً تسبیح، تحمید، تہلیل، تکبیر وغیرہ اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے

اِلَیہِ یَصعَدُ الکَلِمُ الطَّیِّبُ

اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام۔

(سورہ فاطر ۱۰)

ان سے مراد وہ تمام شاخیں ہیں جو اس کلمہ طیبہ کے درخت سے پھوٹتی ہے جو تمام اصول و فروع کے لئے اصل ہے اور وہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ 'اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اَلَم تَرَ کَیفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلاً کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ

کیا تم نے دیکھا اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی جیسے پاکیزہ درخت۔

(سورہ ابراھیم ۲۴)

اور حدیث میں اس کی تشریح لا الہ الا اللہ کے ساتھ ہے۔

تو نمازی نے اپنی نماز میں یہ تمام تحیات، صلواتِ عملیہ اور طیباتِ قولیہ کو جمع کیا اور پہلے انہیں رب العزت جل و علا کی بارگاہ میں بطور تحیہ پیش کیا پھر وہ اس ہستی کی بارگاہ میں تحیہ پیش کرنے لگا جو حق اور خلق کے درمیان واسطہ کبریٰ اور وسیلہ عظمیٰ ہیں اللہ تعالیٰ کے حبیب اعظم رسول اکرم، دیوان حضرت الہیہ کے رئیس اور صاحب مراتب علیہ کے امام ہیں تو اس نے یہ کہتے ہوئے السلام علیك ایھا النبی ورحمة الله وبرکاته تحیہ پیش کیا جو منصب نبوت جامع کے لائق تھا اس نے حضور ﷺ پر کامل سلام کہا جو الف لام کی وجہ سے تمام مراتب سلام کا احاطہ کیئے ہوئے ہیں اور اس کے ساتھ برکت اور رحمت کو ملایا جو آپ ﷺ کے منصبِ شریف کے مناسب ہے پھر اپنی

ذات پر سلام کہنے سے پہلے حضور سرور عالم ﷺ پر سلام کیا کیونکہ نمازی کی ذات سے بڑھ کر اس پر آپ کا حق ہے۔ کیونکہ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو بندہ نہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف ہدایت پاتا' نہ اسے اللہ تعالیٰ کی معرفت ہوتی نہ اسے اللہ کی نماز کا علم ہوتا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ سے تعلق' اس کے بعد نمازی اپنے رب کی طرف سے اپنی ذات پر اور تمام اہل سماء و زمین کے صالحین پر سلام کہتا ہے لیکن سلام کی ابتدا اپنی ذات سے کرتا ہے کیونکہ یہی اہم ہے کہ انسان پہلے اپنے آپ سے ابتدا کرے پھر وہ جو اس کے ذمہ ہو تو نمازی کہتا ہے۔ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین

پھر نمازی شہادت اور اشہاد میں شروع ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ' اس کے رسول ﷺ اور تمام صالحین بندوں کو اپنی شہادت لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پر گواہ بناتا ہے۔

مقام عبدہ کی کچھ تفصیل

اللہ تعالیٰ کے عبد مقرب اس کے حبیب و محبوب جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت' عبودیت اور عبدیت میں سب سے اعلیٰ مقام پایا آپ سید العباد اور امام العباد ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اعلیٰ مقامات بیان کرتے ہوئے یہی وصف بیان کیا مثلاً انزال کتاب کے بارے میں فرمایا۔

الحمدللہ الذی انزل علیٰ عبدہ الکتاب (سورۃ الکہف '۱)	سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندے پر کتاب اتاری۔

مقام اختصاص اسرا کے حوالے سے فرمایا۔

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا (سورہ بنی اسرائیل '۱)	پاکیزگی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا۔

مقام معراج میں فرمایا

فاوحی الی عبدہ مااوحی (سورہ النجم '۱۰)	اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

مقام نصر و فرقان پر فرمایا۔

وَمَا اَنزَلنَا عَلٰی عَبدِنَا یَومَ الفُرقَانِ (سورۃ انفال'۴۱)

اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن اتارا۔

توآپ ﷺ نے عبودیت 'عبدیت اور عبادت کے اعلیٰ مقامات کو پایا اور اس مقامِ وسیلہ کے مستحق بن گئے جو صرف ایک ہی آدمی کو نصیب ہوگا فرمایا۔

وارجو ان اکون انا ھو

میں امید کرتا ہوں وہ میں ہی ہوں

جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مراتب رسالت کا اکمل درجہ عطا فرمایا اور آپ ﷺ جیسی رسالت عامہ کسی دوسرے کو کہاں نصیب ؟

آپ ﷺ کا فرمان ہے۔

کان کل نبی یبعث الی قومه خاصة وبعثت الی الناس کافة ·

ہر نبی کو کسی مخصوص قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا مگر مجھے تمام انسانوں کا نبی بنایا گیا ہے۔

ایک اور مقام پر فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے

لو ان موسی کان حیاماوسعه الا ان یتبعنی (مسند احمد)

اگر موسیٰ بھی دنیا میں ہوتے تو انہیں میری ہی اتباع کرنا پڑتی۔

جب نمازی خصوصی بارگاہ میں داخل ہوتا ہے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تحیہ پیش کرتا ہے اور پھر سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جو اس بارگاہ کے حاضرین کے امام ہیں اس کے بعد تمام صالحین پر 'صالحین کا تحیہ اہل نبوت ورسالت کو بھی شامل ہے کیونکہ یہ صالحین وہ ہیں جن میں انبیاء ومرسلین کے اوصاف ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیل علیہ السلام کے بارے میں فرمایا۔

وَلَقَدِاصطَفَینَاهُ فِی الدُّنیَا وَاِنَّهٗ فِی الاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِینَ

اور بے شک ضرور ہم نے دنیا میں اسے چن لیا اور بے شک وہ آخرت میں

(سورہ بقرہ ۱۳۰) ہمارے خاص قرب کی قابلیت والوں میں ہے۔

حضرت اسحاق علیہ السلام کے بارے میں فرمایا۔

وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ (سورہ صفت ۱۱۲)

اور ہم نے اسے خوشخبری دی اسحاق کی کہ غیب کی خبریں بتانے والا نبی ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں ہے۔

یہ بھی فرمایا

وَإِسْمَاعِيلَ وَإِدْرِيسَ وَذَا الْكِفْلِ كُلٌّ مِّنَ الصَّابِرِينَ وَأَدْخَلْنَاهُمْ فِي رَحْمَتِنَا إِنَّهُم مِّنَ الصَّالِحِينَ (سورہ انبیاء ۸۵-۸۶)

اور اسماعیل علیہ السلام اور ادریس علیہ السلام اور ذوالکفل کو یاد کرو وہ سب صبر والے تھے اور انہیں ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا بے شک وہ ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ دعا بیان فرمائی۔

تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ (سورۃ یوسف ۱۰۱)

مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قرب خاص کے لائق ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں۔

وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ (سورہ العمران ۳۹)

اور سردار اور ہمیشہ کے لئے عورتوں سے بچنے والا اور نبی ہمارے خاصوں میں سے۔

اور یہ تحیہ' انبیاء کے علاوہ دیگر اہل ولایت و قرب کے لئے بھی ہے اس کے تحت صحابہ تابعین اور اولیاء آئیں گے خواہ وہ سابقہ امتوں کے ہوں۔ اس میں انس اور جن دونوں کے صالحین بھی شامل ہونگے۔ اس میں ملاء اعلیٰ کے فرشتے حاملین عرش اور ارد گرد کے فرشتے' فرشتوں کے سربراہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام' میکائیل علیہ السلام اور سماوی

تمام ملائکہ بھی شامل ہیں کیونکہ حضور علیہ کا فرمان ہے جب بندہ یہ تحیہ پیش کرتا ہے اصابت کل عبد صالح فی السماء والارض ہر صالح شخص کو یہ پہنچتا ہے خواہ وہ آسمان میں ہے یا زمین میں۔

رسول اللہ علیہ کے تشہد سکھانے سے پہلے بعض صحابہ السلام علی اللہ' السلام علی جبرائیل' السلام علی میکائیل کہتے تھے آپ نے اس سے منع فرما کر انہیں تشہد کی تعلیم دی جیسے اس سلام میں حضرت جبرئیل و میکائیل شامل ہوئے اس طرح حسب صالحیت ہر صالح اس میں شامل ہو گیا اس تحیہ کے بعد شہادت توحید و رسالت لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیہ ہے نمازی خود بھی گواہی دیتا ہے اور ان تمام کو اپنی شہادت پر گواہ بھی بنا رہا ہوتا ہے اس شہادت کے لئے دیوان حضرت الہیہ میں مہر لگادی جاتی ہے۔ اور اس پر اللہ تعالی شاہد ہو جاتا ہے اس کے حبیب اکرم علیہ بھی اور تمام اہل سماوزمین صالحین بھی گواہ ہو جاتے ہیں اس سے بڑھ کر کیا مقام ہے؟ اس سے بلند گواہی کہاں؟ اس شہادت سے افضل و اعظم شہادت کیسے ہو سکتی ہے؟ غور کیجئے تشہد کے الفاظ کس قدر معانی اور اسرار قدسیہ عالیہ کے جامع ہیں' ہماری طرف سے اللہ تعالی حضور علیہ کو وہ جزا عطا فرمائے جو ان کے شایان شان ہے جنہوں نے ہمیں ایسے مبارک تشہد کی تعلیم دی حضرت ابن مسعود اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ علیہ ہمیں تشہد کی اس طرح تعلیم دیتے جس طرح قرآنی سورت کی دیتے' صحابہ کے لئے تعلیم تشہد کا اس قدر اہتمام فرمانا اس کے الفاظ کی عظمت' ان کے معانی کے کبیر اور ان کے اسرار کے بلند ہونے پر دلیل ہے۔

تشہد میں آپ علیہ پر سلام کے اسرار میں سے یہ بھی ہے کہ یہ لفظ احسن و اکمل طریقہ سے وارد ہے اس میں اللہ تعالی کے تمام انواع سلام' رحمت اور برکات موجود ہیں اس میں آپ علیہ کے اس مقام کی تکریم و تعظیم ہے جو آپ علیہ کو آباء' انفس اور تمام لوگوں پر حاصل ہے اللہ تعالی کا فرمان ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَولٰی بِالمُومِنِینَ مِن اَنفُسِہِم — یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے۔ (سورہ احزاب ۶)

تو حق یہی تھا کہ آپ کے لئے خوب احسن واکمل انداز میں سلام و تحیہ پیش کیا جائے۔

الفاظِ خطاب کی حکمت

یہاں سلام کے الفاظ حاضر کے لئے خطاب کے طور پر ہیں السلام علیك ایھا النبی ان میں حضور ﷺ مخاطب ہیں بطور حضور واتصال نہ کہ بطور غیبت وانفصال اس لئے کہ آپ ﷺ مومن صادق کو اپنی اس جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں جو اس کے دو پہلوؤں کے درمیان ہے کیونکہ آپ ﷺ کا حق اس کی جان سے بھی زیادہ ہے۔

فکان صلی الله علیه وسلم اقرب محبوب مخلوق الی قلبه بل صار المحبوب الساکن فی القلب الذی لا یغیب عنه

تو آپ ﷺ دل میں تمام مخلوق سے محبوب اور سب سے زیادہ قریب ٹھہرے بلکہ ایسے محبوب جو دل میں اس طرح بس جائیں کہ کہیں غائب ہی نہ ہوں۔

جیسا کہ کسی نے خوب کہا

مثالك فی عینی وذکرك فی فمی — ومثواك فی قلبی فاین تغیب

(تیری صورت میری آنکھوں میں، تیرا ذکر میری زبان پر، تیرا ٹھکانہ میرا دل اب تم غیب کیسے ہو سکتے ہو؟)

یہ اشعار کہنے والے کو اللہ تعالیٰ جزا دے۔

ان قلبا انت ساکنه — غیر محتاج الی السرج

(جب میرا دل تیرا مسکن ہے تو اب اسے کسی چراغ کی ضرورت نہیں)

ومریضا انت عائده — فشفاه الله بالفرج

(جب مریض کی عیادت کرنے والا تو ہے تو اللہ تعالیٰ اس مریض کو شفا دیدے گا)

وجهك الما مول حجتنا   يوم يأتى الناس بالحجج

(تیری ذات مبارک کہ اس دن ہماری حجت بنے گا جب لوگ دلائل پیش کرر ہے ہونگے)

شرعك الوضاء وجهتنا   خير منهاج لمنتهج

(آپ کی شریعت روشن ہماری منزل کا تعین ہے اور ہر چلنے والے کے لئے بہتر راستہ ہے)

محبوب کے دلی قرب بلکہ اس میں بسنے کی وجہ سے خطاب براہ راست اور مشاہدہ پر رکھا جیسے جیسے محبت مستحکم اور اپنی طنابیں دل میں گاڑ لیتی ہے تو محب کے دل پر محبوب کا قبضہ ہو جاتا ہے پھر محب کی حالت یہ ہوتی ہے کہ گویا وہ اسے ہر حال میں دیکھ رہا ہے یہی وجہ ہے کہ صادق محبین اپنے محبوب سے بالمشافہ مخاطب ہوتے ہیں اس میں حضور و شہود ہوتا ہے 'اجسام کا بُعد ارواح کے ہمکلام ہونے سے مانع نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی دوری مکان اس محبوب سے سر گوشی سے مانع ہو سکتی ہے جو دل میں بس رہا ہو سیدنا عارف کبیر حضرت علی وفا نے قصیدیہ والیہ میں محب نبی ﷺ کا حال بیان کرتے ہوئے کہا

سكن الفوأ د فعش هنياء ياجسد   ذار النعيم هوالنبعم الى الابد

(تیرے دل میں وہ ہیں اے جسم مبارک ہو یہ نعمت ہمیشہ تیرے اندر مقیم ہے)

اصحبت فى كنف الحبيب ومن يكن   جار الكريم فعيشه العيش الرغد

(تم محبوب کے پڑوسی ہو اور کریم کا پڑوسی اچھی زندگی بسر کرتا ہے)

عش فى امان الله تحت لوائه   لاخوف فى هذالجناب ولانكر

(ان کے سایہ میں اللہ کی اماں میں زندگی بسر کرو اب یہاں نہ کوئی خوف ہے اور نہ اضطراب)

ولا تختشى فقرا وعندك بيت من   كل المنى لك من اياديه مدد

(فقر سے نہ ڈر تیرے پاس اس کا گھر ہے جس کی مدد سے ہر آرزو دل مل سکتی ہے)

رب الجمال ومرسل الجدوى ومن   هو فى المحاسن كلها فرداحد

(وہ جمال کا صاحب ہے اور قحط دور کرنے والا اور تمام محاسن میں یکتا ہے)

قطب النهى غوث العوالم كلها   اعلى على ساد احمد من حمد

(عقول کے قطب تمام کائنات کے مددگار تمام سے اونچے اور حمد کرنے والے)

روح الوجود حياة من هو واجد لولاه ماتم الوجود عن وجد
(وجود کی روح اور ہر حیات زندہ کی حیات اگر وہ نہ ہوتے تو کوئی موجود وجود نہ پاتا)

عیسی وآدم والصدور جمیعهم هم اعین هو نورها لما ودد
(حضرت عیسیٰ اور حضرت آدم علیہم السلام اور تمام سربراہ آنکھیں اور یہ ان کا نور ہیں)

ابصر الشیطان طلعة نوره فی وجه آدم کان اول من سجد
(چہرہ آدم میں اگر شیطان ان کے نور کی چمک دیکھ لیتا تو سب سے پہلے سجدہ کر لیتا)

اولورای النمرود نور جماله عبدالجلیل مع الخلیل ولاعند
(اگر نمرود آپ کے جمال نور کو دیکھ لیتا' تو حضرت خلیل کے ساتھ حضرت جلیل عزوجل کی عبادت ہی کرتا نہ کہ عناد)

لکن جمال الله جل فلا یری الا بتحضیص من الله الصمد
(لیکن جمال الٰہی کا نظارہ اس قدر عظیم ہے کہ وہ اللہ صمد کی توفیق سے ہی نصیب ہوتا ہے)

فابشر بمن سکن الجوائح مفلك یا انا قد ملنت من المعنی عیناوید
(مبارک ہو تیری تمام حاجات پوری ہو گئیں حالانکہ تیری بڑی آرزوئیں تھیں)

عین الوفاء معنی الصفا سرالندی نور الهدی روح النهی جدالرشد
(سراپا وفا' حقیقت صفا' سرکرم نور ھدی عقول کی روح اور جسم ہدایت)

هو للصلاة من السلام المرتضی الجامع المخصوص مادام الابد
(آپ ﷺ کی ذات صلاۃ و سلام کے لئے تا ابد مخصوص ہے)

اس شاعر کو بھی اللہ جزا دے

ساکن فی القلب بعمره لست انسأ فاذکره
غائب من سمعی وعن بصری فسویدا القلب تبصره
(وہ میرے دل میں عمر بھر سے ہیں میں اسے بھولا نہیں کہ یاد کروں وہ میرے کانوں اور آنکھوں سے غائب ہے مگر دل ہمیشہ اس میں سرشار رہتا ہے۔)

اس شاعر نے بھی کیا خوب کہا ہے۔

ومن عجب انی احن الیھم واسأل عنھم من لقیت وھم معی
وتشھد ھم عینی ولھم فی سوادھا ویبصرھم قلبی وھم بین اضلعی

(تعجب ہے کہ میں لوگوں سے رو رو کر اس کے بارے میں پوچھ رہا ہوں حالانکہ وہ میرے ساتھ ہیں۔ میری آنکھیں گواہی دے رہی ہیں کہ وہ ہمارے اندر ہے دل انہیں دیکھ رہا ہے کہ دونوں کے پہلوؤں کے درمیان ہیں)

محبتِ کامل کا فیضان

اہل معرفت کے ہاں یہ ضابطہ معروف ہے کہ کامل حب حقیقی یہ ہے کہ محبّ محبوب میں فنا ہو جائے جس طرح لفظ حبّ کی پہلی با دوسری میں فنا ہو کر اس کی اساس میں داخل، اس کے زیر سایہ اور اس کے ظہور کے لواء کے نیچے پناہ لئے ہوئے ہے۔ پہلی با کا نہ تو ظہور ہے نہ اثر نہ علامت بس اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لو اور اس پر عمل پیرا ہو جاؤ (اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور تمہیں اس تمام عمل کی توفیق دے) بلکہ بعض اوقات محبّ اپنے محبوب کو اس قدر قریب محسوس کرتا ہے کہ وہ بمنزل روح کے ہوتا ہے کہ اس کے سب سے زیادہ قریب ہے شاعر نے خوب کہا۔

یامقیما مدی الزمان بقلبی وبعیدا عن ناظری وعیانی
انت روحی ان کنت لست اراھا نھی ادنی الی من کل دانی

(اے مدت سے میرے دل کے مکیں تو میری نگاہوں سے بلاشبہ دور ہے۔ لیکن تو تو میرا روح ہے جو میرے ہر شی سے قریب ہے)

روح سے بھی زیادہ قریب

بلکہ بعض اوقات محبت کے فیضان سے محبّ، محبوب کو روح سے بھی زیادہ قریب دیکھتا ہے۔

محبوب میں فنائیت

بلکہ کامل محبت کی مہربانی سے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ محبّ وجودِ محبوب میں غائب و فنا ہو جاتا ہے اور اپنے محبوب کے وجود سے ہی باقی رہتا ہے۔

یااللہ ہمیں بھی اپنی محبت اور اپنے حبیب ﷺ کی محبت کی حلاوت ومٹھاس عطا فرمایارب آخرت سے پہلے دنیامیں ہر لحاظ سے اسے ہماری روح بنادے یاعظیم

بلاشبہ وہ مومن کے جو ایمان اور محبت میں صادق ہو اللہ تعالی اس کے دل کو نور سے منور کر کے اس کے حجابات اٹھادیتا ہے پھر وہ اہل مشاہدہ کی طرح مخاطب ہوتا ہے جیساکہ ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اپنے صحابی حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی فرمایا عوف

کیف اصحبت؟ صبح کیسے کرتے ہو؟

عرض کیا یارسول اللہ ﷺ

اطلقت نفسی عن الدنیا فاسهرت لیلی واظماء ت هواجری وکانی انظر الی عرش ربی وکانی انظر الی اهل الجنة یتزوارون فیها وکانی انظر الی اهل النار یتضاغون فیها

میں نے اپنے نفس کو دنیا سے آزاد کر لیا ہے میں رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھتا ہو اور میں گویا اپنے رب کے عرش کو دیکھ رہا ہو گویا میں اہل جنت کو دیکھ رہا ہوں جو آپس میں مل رہے ہیں اور میں گویا اہل نار کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ چیخ رہے ہیں

آپ ﷺ نے فرمایا۔

عرفت فالزم عبدنور الله قلبه

تو نے پالیا اسے قائم رکھو یہ بندہ ہے جس کے دل کو اللہ نے منور فرمایا

اسی طرح کا واقعہ حضرت حارثہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا بھی ہے اسی طرح ہر وہ بندہ ہے جس کا دل اللہ تعالی منور فرمادے اور اسے مشاہدہ حاصل ہو جائے۔

لفظ تشہد کی تحقیق

لفظ تشہد، تفعل کے وزن پر شہادت اور شہود سے مشتق ہے، حضور اور استحضار اسی لفظ کا تقاضا ہے جیساکہ بحر محمد ﷺ میں غوطہ زن عرفاء نے اس پر تصریح کی ہے المواہب اللدنیہ اور اس کی شرح زرقانی میں ہے تشہد کے لطائف میں سے

(جیسا کہ امام بیضاوی نے شرح المصابیح) ہے کہ آپ ﷺ نے خود تعلیم دی کہ وہ آپ ﷺ کا ذکر مبارک الگ کریں اور کہیں السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته اور یہ اہل ایمان پر آپ ﷺ کا شرف اور مزید حق ہے پھر انہیں اپنے اوپر سلام کہنے کا فرمایا کیونکہ یہ اہم ہے پھر صالحین پر تاکہ دعا میں تمام اہل ایمان شامل ہو جائیں۔

سوال وجواب

اس کے بعد یہ سوال اٹھایا کہ نماز میں انسان سے خطاب کیوں رکھا حالانکہ نماز میں اس کی ممانعت ہے کہ انسان دوران نماز کسی سے مخاطب نہیں ہو سکتا اس کا جواب دیتے ہوئے لکھا۔

ان ذلك من خصائصه صلی الله علیه وسلم ان یقصد المصلی خطابه بذلك ونحوه وصلاته صحیحة

یہ حضور ﷺ کے خصائص میں سے ہے کہ نمازی آپ ﷺ سے مخاطب ہو سکتا ہے اور اس کی نماز صحیح رہے گی۔

بخلاف اس صورت کے جب نمازی کسی دوسرے سے مخاطب ہو تو نماز باطل ہو جائے گی جیسا کہ اس پر فقہا کرام نے تصریح کی ہے۔

خطاب کی حکمت

پھر یہ سوال اٹھایا کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ یہاں کلام غیبت سے خطاب کی طرف ہو گیا؟ حالانکہ سیاق کلام کا تقاضا یہ تھا کہ لفظ السلام علی النبی ہوتے نہ کہ السلام علیك ایها النبی نمازی اللہ تعالی کے تحیہ سے حضور ﷺ کے تحیہ کی طرف منتقل ہو رہا ہے اور وہاں سے اپنی ذات اور پھر تمام صالحین کی طرف؟

اس کا جواب امام طیبی نے دیا۔

نحن نتبع لفظ الرسول صلی الله علیه وسلم بعینه الذی علمه الصحابة

ہم حضور ﷺ کے ان الفاظ کی ہی اتباع کے پابند ہیں جو آپ ﷺ نے صحابہ کو سکھائے۔

اگرچہ ہم اس کے راز سے واقف نہیں

اہل معرفت کا قول

پھر فرمایا اہل معرفت کے طریقہ پر حکمت یہ ہے کہ جب نمازیوں نے التحیات کے ذریعے بابِ ملکوت کھولنے کی طلب کی تو انہیں حریم کبریا میں داخلہ کی اجازت ہوگی تو مناجات کے ساتھ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں تو انہیں متنبہ کیا گیا کہ یہ تمام، نبی رحمت کے وسیلہ اور ان کی اتباع کی برکت ہے تو وہ متوجہ ہوئے۔

فاذا الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم فی حریم الملک الحبیب جل وعلا حاضر فاقبلوا علیہ قائلین السلام علیك ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ

تو حضور ﷺ اپنے محبوب مالک کے حریم میں موجود تھے تو انہوں نے عرض کیا السلام علیك ایھا النبی و رحمة اللہ علیہ وبرکاتہ

تمام انبیاء، ملائکہ اور اہلِ ایمان کا تصور

حافظ ابن حجر نے اسے فتح الباری میں نقل کیا پھر علی عباداللہ الصالحین پر گفتگو کرتے ہوئے امام حکیم ترمذی سے نقل کیا کہ جو آدمی اس سلام سے حصہ چاہتا ہے وہ عبدِ صالح بنے تاکہ وہ ان لوگوں میں شامل ہو جائے جن پر تاقیامت تمام نمازی سلام کہتے ہیں ورنہ آدمی اس فضلِ عظیم سے محروم ہو جائے گا۔

آگے لکھا امام فاکہانی کہتے ہیں جب آدمی علی عباداللہ الصالحین کہے تو اس موقعہ پر وہ تمام انبیاء، ملائکہ اور تمام اہل ایمان کا تصور کرے خواہ جن ہیں یا انس۔

یہ بھی لکھا شیخ قفال نے فتاویٰ میں فرمایا نماز کا ترک تمام مسلمانوں کے لئے نقصان دہ ہے کیونکہ نمازی تشھد میں یہ کلمات کہتا ہے السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین جب وہ نماز نہیں پڑھے گا تو اس نے اللہ تعالیٰ، رسول کریم ﷺ اپنے اور تمام اہل ایمان کے حق کی ادائیگی میں کوتاہی برتی یہی وجہ ہے کہ ترک نماز کبیرہ گناہ ہے امام سبکی نے اس سے یہ بھی استنباط فرمایا کہ نماز اللہ تعالیٰ کے حق کے ساتھ

بندوں کا بھی حق ہے جس نے اسے ترک کیا اس نے تمام اہل ایمان کے حق میں خلل ڈالا خواہ وہ گزر چکے ہیں یا قیامت تک آنے والے ہیں کیونکہ نمازی پر السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین کہنا لازم تھا۔

حالتِ صلوۃ اشرف و افضل حال

پھر نمازی تشہد کے بعد اللہ تعالی کے حکم صلوا علیہ وسلموا تسلیما پر عمل کرتے ہوئے درود پڑھتا ہے بندے کا سب سے اچھا حال اور اللہ تعالی کے سب سے قرب کا وقت نماز کی حالت ہے تو اس میں بندہ حکم الہی بجالا کر ان تمام فضائل کو پالیتا ہے جو صلاۃ پڑھنے پر موقوف ہے اس نے اللہ تعالی کی فرمانبرداری کا مرتبہ بھی پالیا کیونکہ وہ اس کا حکم بجالایا اس نے عبادت الہی کا درجہ پالیا کیونکہ درود شریف

ھی دعاء العبد ربہ ان یصل علی نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندے کی یہ دعا ہے کہ رب اکرم اپنے نبی ﷺ پر صلاۃ کا نزول فرمائے۔

اور حدیث میں ہے دعا ہی عبادت ہے بلکہ دوسری روایت میں ہے دعا عبادت کا مغز ہے۔ اس عمل سے بندہ 'اللہ تعالی کی صلاۃ' ملائکہ کی اور حضور ﷺ کی صلوات بھی حاصل کر لیتا ہے جیسا کہ احادیث میں تفصیلا گزر چکا ہے۔

اب بندے مانگ

اس کے ذریعے بندہ 'اللہ تعالی اور اس کے رسول اکرم ﷺ کی رضا اور ان کی محبت پاتا ہے جس کی وجہ سے اس پر رحمت 'قبولیت اور اجابت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اسے مانگنے کا اختیار دے دیا جاتا ہے جو چاہے مانگ کیونکہ تیرے لئے حضور ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی برکت و فضل سے باب عطا و قبول کھول دیا گیا ہے تو بندہ صاحب جلال و اکرام اور صاحب طول و انعام سے مانگتا ہے اور ہر داعی کی دعا اس کی ہمت اور ہر سائل کا سوال اس کی معرفت کے مطابق ہوگا۔

یا اللہ ہمیں اپنی ہمتوں کو تیری طرف پھیرنے کی توفیق دے اور ہمارے ہر ذرہ کو اپنے ہاں قبولیت عطا فرما۔ الغرض قعدہ نماز میں تحیہ کا مقام صلاۃ سے پہلے ہی ہونا چاہئے تھا یہاں اور بھی حکمتیں اور اسرار ہیں مگر ہم نے جو ذکر کیں ہیں ان سے بات کافی ذہن نشین ہو جائے گی۔

باب ۱۲

درود میں کثرت کرنے والوں کیلئے دائمی بشارتیں

ا۔ ابن بشکوال، نمیری وغیرہ نے شیخ ابو العباس احمد بن منصور کے بارے نقل کیا کہ ایک آدمی نے انہیں خواب میں دیکھا کہ وہ جامع شیراز کے محراب میں کھڑے ہیں انہوں نے حلہ پہنا ہے اور ان کے سر پر جواہرات کا تاج ہے پوچھا اللہ تعالی نے کیا معاملہ فرمایا تو بتایا اللہ تعالی نے مجھے بخش دیا مجھ پر رحم فرمایا اور مجھ پر توجہ فرمائی اور جنت میں داخل کر دیا پوچھا اس کی وجہ کیا یہ فرمایا۔

بکشرة صلاتی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم — میں کثرت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھا کرتا تھا۔

۲۔ امام سخاوی نے القول البدیع میں ابن بشکوال کے حوالے سے ایک صوفی کے بارے میں نقل کیا میں نے خواب میں مسطع کو دیکھا پوچھا اللہ تعالی نے کیا معاملہ فرمایا بتایا مجھے اس نے معاف کر دیا پوچھا وجہ کون سی بنی بتایا میں نے ایک محدث سے سند کے ساتھ حدیث لکھوانے کا کہا استاذ نے نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا اور میں نے بھی پڑھا میری آواز بلند ہو گئی اہل مجلس نے سن کر درود شریف پڑھا۔

فغفرلنا فی ذلك الیوم کلنا — اللہ تعالی نے اسی دن ہم تمام کو معاف فرما دیا۔

۳۔ انہوں نے ہی شیخ ابو الحسن بغدادی دارمی سے نقل کیا میں نے شیخ ابو عبد اللہ بن حامد کو خواب میں دیکھا اور پوچھا تو انہوں نے بتایا اللہ تعالی نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحمت فرمائی پوچھا کون سا عمل میرے دخول جنت کا سبب بن سکتا ہے فرمایا سو رکعت نفل اور ہر رکعت میں ہزار دفعہ قل ھو اللہ احد پڑھو میں نے کہا اس کی طاقت نہیں فرمایا پھر ہر رات ایک ہزار دفعہ رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھو دارمی کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ اس

عمل پر رہے۔

۴۔انہی نے نقل کیا کہ کسی نے شیخ ابو جعفر کاغدی (جو کبیر سید تھے) کو خواب میں دیکھا پوچھا کیسی گزری؟ فرمایا اللہ تعالی نے مجھے معاف فرمادیا اور مجھے جنت میں داخل فرمادیا وجہ پوچھی تو فرمایا جب میں بارگاہ خداوندی میں پیش ہوا تو اس نے ملائکہ سے فرمایا اس کے گناہ بھی شمار کرو اور حضور ﷺ پر درود شریف بھی' فرشتوں نے میرے گناہ زیادہ پائے مولی جلت قدرتہ' نے فرمایا فرشتوں رک جاؤ اور اس کا محاسبہ نہ کرو اسے جنت میں لے جاؤ۔

۵۔حافظ سخاوی کہتے ہیں ایک صالح آدمی نے خواب میں شکل بد دیکھی پوچھا تو کون ہے؟ بتایا میں تیرا عمل بد ہوں پوچھا تجھ سے نجات کیسے مل سکتی ہے بتایا۔

بکثرة الصلاة على المصطفى محمد صلى الله عليه وآله وسلم — حضور ﷺ پر کثرت صلاۃ سے۔

۶۔امام شبلی کا بیان ہے میرا پڑوسی فوت ہوا مجھے خواب میں ملا تیں نے پوچھا اللہ تعالی نے کیا معاملہ فرمایا؟ کہنے لگا مجھ پر بڑے سخت اھوال گزرے سوال کے وقت میرا منہ بند ہو گیا میں نے دل میں سوچا یہ کیا ہو گیا کیا تو اسلام پر فوت نہیں ہوا؟ آواز آئی یہ دنیا میں تیری زبان کا کھلا رہنے کی وجہ سے عذاب ہے جب ملائکہ نے مجھے ضرب لگانے کا ارادہ کیا تو ان کے اور میرے درمیان خوبصورت شخص آگیا جو صاحب خوشبو تھا اس نے مجھے جواب یاد دلایا میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا۔

انا شخص خلقت من كثرة صلاتك على النبى صلىٰ الله عليه وسلم وامرت ان انصرك فى كل كرب — تیرے کثرت درود سے مجھے پیدا کر کے حکم دیا گیا ہے کہ میں تیری ہر مشکل میں مدد کروں۔

۷۔شیخ مجد الدین فیروز آبادی نے "الصلات والبشر" میں شیخ محمد بن سعید بن مطرف (جو اخیار صالحین میں سے تھے) سے نقل کیا کہ میں نے طے کیا کہ میں ہر روز سونے سے

پہلے اتنی دفعہ درود شریف پڑھا کروں گا ایک رات میں نے وظیفہ مکمل کیا تو مجھے نیند آگئی میں نے دیکھا رسالت مآب ﷺ میرے کمرے میں داخل ہوئے ہمارا کمرہ نور سے روشن ہو گیا پھر میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔

هات هذا الفم الذی یکثر الصلوات اقبله ادھر لاؤ منہ جس سے تم کثرت کے ساتھ درود پڑھتے ہو تاکہ میں بوسہ عطا کروں۔

مجھے اس سے شرم و حیا آیا میں نے چہرہ پھیرا تو آپ ﷺ نے میرے رخسار پر بوسہ عطا فرمایا میں فی الفور جاگ پڑا میری اھلیہ بھی اٹھ گئی تو اس وقت میرا کمرہ خوشبو سے مہک رہا تھا۔

وبقیت المسک من قبلته صلی الله علیه وآله وسلم فی خدی نحو ثمانیة ایام تجد زوجتی کل یوم الرائحة فی خدی آپ ﷺ کے بوسہ مبارک کی وجہ سے آٹھ روز تک میرا رخسار خوشبودار رہا حتی کہ روزانہ میری اھلیہ اس سے خوشبو سونگھتیں۔

ہاں ہاں اللہ تعالی جیسے چاہے جو عطا فرمائے یا اللہ ہمیں بھی اپنے مبارک بندوں میں شامل فرما۔

۸۔حافظ سخاوی کہتے ہیں ایک خاتون حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور کہا شیخ میری بیٹی فوت ہو گئی ہے میں اسے خواب میں دیکھنا چاہتی ہوں امام حسن نے فرمایا چار رکعات ادا کرو اور ان میں سے ہر رکعت میں ایک دفعہ سورہ فاتحہ ایک دفعہ سورہ الھاکم التکاثر عشا کے بعد پڑھ کر لیٹ جاؤ اور پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتے پڑھتے سو جاؤ میں نے ایسے ہی کیا وہ خواب میں ملی دیکھا عذاب میں ہے اور اس پر آگ کا لباس، ہاتھ بندھے ہوئے اور پاؤں میں زنجیر تھے میں جاگی تو امام حسن کے پاس جا کر واقعہ سنایا فرمایا صدقہ کرو شاید اللہ تعالی معافی دے دے امام حسن نے دوسری رات اسے خواب میں دیکھا تو وہ جنت کے ایک باغ میں پلنگ پر تھیں خوبصورت خادمہ خدمت جا

لا رہی تھی اور ان کے سر پر نوری تاج تھا اس نے امام حسن سے کہا تم نے مجھے پہچانا فرمایا نہیں کہنے لگیں میں اس خاتون کی بیٹی ہوں جسے تم نے درود شریف پڑھنے کو کہا تھا فرمایا تیری والدہ تو کچھ اور بتا رہی تھیں کہنے لگیں ان کی بات درست ہے فرمایا یہ مقام کیسے ملا؟ بتایا ہم ستر ہزار آدمی اس عقوبت و عذاب میں تھے جو میری والدہ نے آپ کو بتایا ہمارے قبرستان سے صالح آدمی کا گزر ہوا اور اس نے ایک دفعہ درود شریف پڑھ کر ہمیں ایصال ثواب کیا اللہ تعالی نے اسے قبول فرما کر اس کی برکت سے ہمیں اس عذاب و عقوبت سے نجات عطا فرمادی اور مجھے یہ مقام نصیب ہوا ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔

(تذکرہ للقرطبی)

۹۔ شیخ ابو الفضل قرسانی کہتے ہیں میرے پاس ایک خراسانی آیا اور بتایا میں مسجد میں تھا مجھے رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی فرمایا جب تم ہمدان جاؤ تو فضل بن زید کو میرا سلام کہو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کس وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ مجھ پر ہر روز سو دفعہ درود شریف پڑھتے ہیں پھر اس نے مجھے کہا وہ درود شریف مجھے بھی سکھاؤ میں نے اسے یہ الفاظ لکھائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ جَزَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَاهُوَ اَهْلُهٗ

یا اللہ سیدنا محمد ﷺ نبی امی اور ان کی آل پر رحمتوں کا نزول فرما اور ہماری طرف سے ان کے شایان شان جزا عطا فرما۔

اس نے حلفاً کہا میں اس سے پہلے تمہارے نام سے واقف نہ تھا مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ بتایا میں نے اسے کچھ گندم بطور زاد راہ پیش کرنا چاہی لیکن اس نے یہ کہتے ہوئے قبول نہ کی۔

ماكنت لابيع رسالة رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرض من الدنيا (الصلاة والبشر)

میں رسول اللہ ﷺ کے پیغام کو دنیاوی دولت سے فروخت نہیں کرنا چاہتا۔

۱۰۔ خطیب ابوالیمن بن عساکر اور ابن بشکوال نے شیخ محمد بن یحیی کرمانی سے نقل کیا ہم ایک دن شیخ ابو علی بن شاذان کے پاس تھے ایک نوجوان داخل ہوا ہم میں سے کوئی انہیں نہ جانتا تھا سلام کہا اور پوچھا تم میں ابو علی بن شاذان کون ہے؟ ہم نے اس کی طرف اشارہ کیا نوجوان نے ان سے مخاطب ہو کر کہا شیخ میں نے خواب میں رسول اللہ علیہ کی زیارت کی ہے آپ علیہ نے فرمایا مسجد ابو علی پوچھو اور جاؤ جب ان سے ملو تو میرا انہیں سلام کہو پھر نوجوان چلا گیا شیخ ابو علی رودیئے فرمایا میرا سوائے اس کے کوئی عمل نہیں کہ میں حدیث کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں اور جب بھی آپ علیہ کا ذکر آئے میں ہر بار درود شریف پڑھتا ہوں۔

۱۱۔ امام ابن عساکر نے شیخ جعفر بن عبداللہ سے بیان کیا میں نے شیخ ابوذرعہ کو ملائکہ کے ساتھ آسمان پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا پوچھا یہ مقام کیسے ملا؟ فرمایا میں نے کئی لاکھ احادیث لکھیں جب بھی آپ علیہ کا اسم گرامی آتا میں درود شریف پڑھتا تھا اور آپ علیہ کا فرمان ہے جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھا اللہ تعالی اس پر دس دفعہ رحمت نازل فرماتا ہے (الصلات والبشر)۔

۱۲۔ امام شعرانی نے الطبقات میں شیخ ابوالمواھب شاذلی سے نقل کیا میں نے خواب میں حضور علیہ کی زیارت کی عرض کیا یارسول اللہ علیہ مجھے نہ چھوڑیں فرمایا ہم نہیں چھوڑیں گے حتی کہ تم میرے پاس حوض کوثر پر آؤ گے اور پیو گے کیونکہ تم سورہ کوثر پڑھ کر مجھ پر درود شریف پڑھتے ہو صلاۃ کا ثواب تمہیں دیتا ہوں اور کوثر کا ثواب تیرے لئے باقی رکھتا ہوں پھر فرمایا یہ دعا ترک نہ کرنا۔

استغفر الله العظيم لا اله الا هو الحى القيوم واتوب اليه واسأله التوبة والمغفرة انه هو التواب الرحيم

میں اللہ تعالی عظیم سے معافی مانگتا ہوں اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ جاوید ہے اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں اس سے توبہ اور بخشش مانگتا ہوں۔ وہ بلاشبہ بار بار توبہ قبول فرمانے والا ہے اور رحم فرمانے والا ہے۔

۱۳۔ انہی سے منقول ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی تو آپ ﷺ نے میرا منہ چوما اور فرمایا کہ اس منہ کو چوم رہا ہوں جو مجھ پر ہزار مرتبہ دفعہ دن کو اور ہزار دفعہ رات کو درود پڑھتا ہے پھر فرمایا کس قدر اچھا ہو تا کہ سورہ الکوثر تمہارا وظیفہ بن جاتی پھر فرمایا کہ یہ دعا مانگا کرو۔

اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ کَرَبَاتَنَا اَللّٰھُمَّ اَقِلِ عَثَرَاتِنَا اَللّٰھُمَّ اغفِرز لاتِنَا — یااللہ ہماری تکالیف کو دور فرما ہماری پریشانیاں کم فرما میرے گناہ معاف فرما

اور پھر مجھ پر درود شریف پڑھ اور کہہ وسلام علی المرسلین والحمدللہ رب العالمین۔

۱۴۔ یہی کہتے ہیں ایک دفعہ میں نے اپنا وظیفہ ہزار دفعہ درود مکمل کرنے میں جلدی کی تو مجھے فرمایا کیا تم نہیں جانتے جلدی شیطان کی طرف سے ہے آرام اور تسلی سے پڑھا کرو اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد ہاں اگر وقت تنگ ہو تو پھر جلدی کرنے میں حرج نہیں پھر فرمایا مذکورہ درود افضل ہے ورنہ جو بھی تم پڑھو وہ درود ہے ہاں احسن یہ ہے کہ ابتداء صلاۃ تامہ سے ہو اور اختتام بھی اور صلاۃ تامہ درود ابراہیمی ہے آخر میں ان کلمات کا اضافہ ہے السلام علیک ایھا النبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

۱۵۔ شیخ محمد بن مالک کا بیان ہے میں بغداد سے گزرا تا کہ قاری قرآن شیخ ابو بکر بن مجاھد کو قرآن سناؤں ایک دن وہاں ہم قرآن پڑھ رہے تھے تو ایک بزرگ داخل ہوئے جن کا عمامہ، قمیض اور چادر پرانی تھی شیخ نے ان کا خوب احترام کیا اپنی جگہ بٹھایا' ان کا اور ان کے اھل کا حال پوچھا؟ کہنے لگے میرے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے اور اھل مجھ سے گھی اور شہد کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ لیکن میرے پاس کچھ نہیں شیخ ابو بکر کہتے ہیں میں اس آدمی کی حالت فقر پر غمگین ہوا سویا تو مجھے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شرف ملا فرمایا کیوں غمگین ہوں علی بن عیسی وزیر کے پاس جاؤ سلام کہو اور یہ نشانی بیان کرو کہ تم ہر جمعہ کی رات ہزار دفعہ درود پڑھتے تھے لیکن تم نے سات سو دفعہ پڑھا ہے پھر خلیفہ کا قاصد تمہیں لینے آئے گا تم چلے جانا پھر مجھ پر ہزار دفعہ درود شریف پڑھنا اور بچے کے

والد کو سو دینار پہنچاؤ تاکہ اپنی حاجت پوری کرے شیخ ابو بکر نے اس آدمی کو ساتھ لیا اور دار وزیر میں پہنچے شیخ نے وزیر سے کہا یہ فقیر آدمی ہے اسے رسول اللہ ﷺ نے تمہارے پاس بھیجا ہے وزیر نے احترام کیا اپنی جگہ بٹھایا اور واقعہ پوچھا واقعہ سن کر وزیر خوش ہوا غلام کو حکم دیا جاؤ یہ وہ (مال کبیر) لاؤ اس میں سے سو دینار اس آدمی کے سپرد کر دے پھر وزیر نے شیخ کو عطیہ پیش کرنے کی کوشش کی انہوں نے انکار کیا وزیر نے کہا اس خبر صادق کی شہادت پر ہی لے لو حالانکہ یہ معاملہ میرے اور میرے اللہ کے درمیان راز تھا اور تم رسول اللہ ﷺ کے قاصد ہو پھر انہوں نے اور سو دینار نکالے اور کہا لے لو اس بشارت پر کہ رسول اللہ ﷺ کے علم میں بھی میرا درود شریف پڑھنا آگیا پھر سو دینار اور نکالے اور کہا لے لو کیونکہ تم نے آنے کی تکلیف کی ہے حتی کہ ہزار دینار ہو گیا لیکن شیخ نے فرمایا۔

مااانا باخذ الاما امرنی به رسول الله صلى الله عليه وسلم — میں وہ ہی لوں گا جس کا حکم رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے۔

۱۶۔ شیخ عبد اللہ بن نعمان نے مصباح الظلام میں نقل کیا کہ شیخ خلاد بن کثیر بن مسلم پر جب نزع کا وقت آیا تو ان کا تکیہ کے پاس یہ رقعہ ملا جس میں تحریر تھا خلاد بن کثیر جہنم سے آزاد ہے پوچھا ان کا عمل کیا تھا اہل نے بتایا وہ ہر جمعہ کہ ہزار دفعہ درود شریف ان الفاظ میں پڑھتے تھے۔ "اللهم صل على النبی الامی محمد وعلى آله وصحبه وسلم"

۱۷۔ سید محمود کردی نے باقیات صالحات میں حضرت خلاد بن کثیر کا واقعہ یوں درج کیا کہ ان کی والد محمد نے وصیت کی تھی جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے غسل دو میرے کفن پر چھت سے سبز رنگ کا رقعہ گرے گا جس میں لکھا ہو گا محمد دوزخ سے آزاد ہے اسے میرے کفن میں رکھ دینا میں نے اپنی والدہ سے ان کا عمل پوچھا تو فرمایا۔

دوام الذكر مع كثرة الصلاة على النبی صلى الله عليه وسلم — ہمیشہ اللہ تعالی کا ذکر کرتے اور کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھا کرتے۔

۱۸۔ سید محمود کردی قادری مقیم مدینہ منورہ علی ساکنہا افضل الصلاۃ والسلام نے باقیات صالحات میں لکھا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ کرم فرمایا ہے مجھے رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی مجھے آپ ﷺ نے بغل میں لیا میرا سینہ آپ کے سینے، منہ آپ کے مقدس منہ اور پیشانی آپ کے مقدس پیشانی کے سامنے ہو گی فرمایا مجھ پر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھ اور مجھے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خوشخبری عطا فرمائی میں آپ ﷺ کی محبت میں رو دیا تو دیکھا آپ ﷺ کی مبارک آنکھوں میں بھی محبت و شفقت کے آنسو تھے میں بیدار ہوا تو میرے رخسار پر آنسو تھے۔

۱۹۔ شیخ فاکہانی نے الفجر المنیر میں لکھا، شیخ صالح موسیٰ ضریر کڑوے سمندر میں کشتی پر سوار ہوئے اور اسے سخت طوفان نے آگھیرا قریب تھا کہ ہم غرق ہو جاتے مجھے غنودگی آئی حضور ﷺ کی زیارت کا شرف پایا آپ ﷺ نے فرمایا ان تمام سواروں سے کہو ہزار دفعہ مجھ پر درود تنجیا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُنجینَا بِھَا مِن جَمِیعِ الاَ ھُوَالِ وَالافَاتِ وَتَقضِی لَنَا بِھَا جَمِیعَ الحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِن جَمِیعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرفَعُنَا بِھَا اَعلٰی اَلدَّرَجَاتِ وقبلغنا بھا اقصی الغَایَاتِ مِنْ جَمِیعِ الخَیرَاتِ فِی الحَیاۃ وبَعدَ المَمَاتِ	یا اللہ حضور ﷺ پر ایسی صلاۃ نازل فرما جس کی برکت سے ہمیں تمام پریشانیوں اور آفات سے نجات عطا فرما اس کی برکت سے تمام حاجات پوری فرما تمام گناہوں سے پاکیزگی عطا فرما اس کی برکت سے ہمارے درجات بلند فرما تمام خیرات میں ہمیں آخری درجہ عطا فرما دنیا کی زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی۔

میں بیدار ہوا اور اہل کشتی کو آگاہ کیا ہم نے تین تین سو دفعہ درود شریف پڑھا درود شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے طوفان ختم فرما دیا۔

۲۰۔ شیخ عارف سید احمد صادی صلوات قطب الدردیر کی شرح میں دلائل الخیرات کی

وجہ تالیف یہ لکھی کہ صاحب دلائل شیخ محمد بن سلیمان جزولی (اللہ تعالی ان کی برکات سے ہمیں نفع دے) پھر نماز کا وقت آ گیا وضو کے لئے اٹھے لیکن کنویں سے پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا تلاش میں ہی تھے کہ ایک بچی نے پوچھا جو چھت سے دیکھ رہی تھی تم کون ہو؟ آپ نے بتایا کہنے لگی تم وہ ہی ہو جس کی خیر کے ساتھ شہرت ہے لیکن کنویں سے پانی نکالنے میں پریشان ہو اس لڑکی نے کنویں میں تھوک دیا جس کی وجہ سے پانی اوپر آ گیا میں نے وضو کیا اور کہا بیٹی تجھے قسم ہے بتاؤ یہ مقام کیسے ملا؟ کہنے لگی۔

بکثرۃ الصلاۃ علی من کان اذا مشی — اس ہستی پر کثرت درود کی وجہ سے کہ
فی البر الاقفر تعلقت الوحوش باذیالہ — جب وہ جنگل میں چلتے تو وحشی جانور ان کے قدموں پر نثار ہوتے۔

۲۱۔ شیخ ابن بشکوال نے شیخ ابو القاسم قشیری سے نقل کیا کہ شیخ منصور بن عمار کو خواب میں دیکھا گیا پوچھا اللہ تعالی نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ فرمایا اللہ تعالی نے مجھے سامنے کھڑا کر کے فرمایا تو منصور بن عمار ہے عرض کیا ہاں فرمایا تو لوگوں کو دنیا سے بچنے اور آخرت کی رغبت دلاتا تھا میں نے عرض کیا ایسے ہی ہے میں جب بھی کسی مجلس میں بیٹھتا تو تیری ثنا و حمد سے ابتدا کرتا پھر تیرے نبی پر درود پھر تیرے بندوں کو نصیحت کرتا فرمایا تو نے سچ کہا حکم ہوا اس کے لئے میرے آسمانوں میں کرسی بچھاؤ اور میرے ملائکہ میں اس کی اس طرح تعظیم کرو جیسے اس نے میری بندوں میں میری کی۔

۲۲۔ شیخ ابن ملقن نے کتاب الحدائق میں لکھا حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنے بھائی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سلام کرنے گیا انہوں نے بھی خوش آمدید کہا اور بتایا میں نے آج رات خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی ہے آپ ﷺ نے مجھے ڈھول دیا جس میں پانی تھا میں نے خود سیر ہو کر پیا میں اب بھی اس کی ٹھنڈک محسوس کر رہا ہوں میں نے اس کی وجہ پوچھی؟ بتایا حضور ﷺ پر کثرت درود اس کی وجہ ہے۔

۲۳۔ امام ابن ابی الدنیا نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے نقل کیا میں

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سلام عرض کرنے حاضر ہوا ان دنوں آپ محصور تھے انہوں نے خوش آمدید کہتے ہوئے بتایا مجھے آج رات آپ ﷺ خواب میں ملے مجھے فرمایا عثمان تجھے قید کر دیا گیا ہے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہاں فرمایا تیرا انہوں نے پانی بھی بند کر دیا ہے عرض کیا ہاں اس کے بعد آپ ﷺ نے مجھے پانی کا ڈھول عنایت فرمایا اور میں نے جی بھر کر پیا جس کی ٹھنڈک اب تک میرے سینے میں ہے فرمایا۔

ان شئت نصرت علیهم وان شئت افطرت عندنا — تم چاہو تو تمہاری مدد کی جائے یا چاہو تو ہمارے پاس آکر افطار کرو۔

حضرت عثمان نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ کے پاس افطار کرنا چاہتا ہوں اس روز انہیں شہید کر دیا گیا۔ (البدایہ لابن کثیر)

۲۴۔ شیخ ابن ملقن نے کتاب الحدائق میں نقل کیا ایک نوجوان بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے درود شریف پڑھ رہا تھا وجہ پوچھی گئی تو بتایا میں اور میرا والد دونوں حج کے لئے نکلے راستہ میں میرے والد بیمار ہو گئے اور فوت ہو گئے۔ ان کا چہرہ سیاہ ہو گیا آنکھیں زرد اور پیٹ پھول گیا میں بہت رویا اور انا للہ وانا الیہ رجعون پڑھا کہ میرا والد کسی حال میں فوت ہوا ہے جب رات ہوئی میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی آپ ﷺ نے سفید لباس پہن رکھا تھا اور خوشبو ہی خوشبو تھی میرے والد کے قریب آئے اور ان کے چہرے کو مس فرمایا تو وہ دودھ سے بھی زیادہ سفید ہو گیا پھر پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو اپنے حال پر آگیا جب آپ ﷺ واپس تشریف لے جانے لگے تو فرمایا تیرے والد کے گناہ بہت ہیں لیکن یہ مجھ پر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھا کرتا جب یہ معاملہ درپیش ہوا تو اس نے مجھ سے مدد طلب کی تو میں آیا۔

انا غیاث لمن اکثر الصلاة علی فی دار الدنیا — میں مددگار بنتا ہوں ہر اس شخص کے لئے جو مجھ پر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھے۔

۲۵۔ کتاب "مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام فی الیقظة والمنام"

میں شیخ ابو حفص حداد سے ہے مدینہ طیبہ میں تھا پندرہ روز تک مجھے کھانے کو کچھ نہ ملا میں نے جسم روضہ اقدس کی دیوار سے لگایا اور کثرت کے ساتھ درود پڑھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کے مہمان کو بھوک نے تنگ کر دیا ہے مجھے نیند آگئی خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی مجھے آپ ﷺ نے روٹی عطا فرمائی میں کھا رہا تھا کہ بیدار ہو گیا۔

وانا شبعان وبيدی نصفه — میں سیر ہو چکا تھا ابھی نصف روٹی مرے ہاتھ میں تھی۔

۲۶۔ مولف فقیر الی اللہ تعالی عبد اللہ کہتا ہے کہ مجھے اللہ تعالی نے توفیق دی میں نے حضور ﷺ کی نعت میں چند اشعار لکھے ان میں چند یہاں ذکر کرتا ہوں بندہ نے سیدنا و روح ارواحنا ونور ابصارنا وقرة اعيننا حبيب الله الاعظم ﷺ کی حاضری کے موقعہ پر کہے تھے۔

ياقلب بشراك ايام الرضا رجعت — وهذا الدار للاخيار قد جمعت

(اے دل یہ دن کس قدر مبارک ہیں یہ دیار اپنے اندر اخیار کو جمع کیے ہوئے ہیں)

اما ترى نفحات الحی قد عبقت — من طيبة وبروق الحب قد لمعت

(کیا تو دیکھ نہیں رہا طیبہ میں اللہ کی رحمتوں کی بہار ہے اور یہاں محبوب کی روشنی چمک رہی ہے)

فعش هنياء بوصل غير منصرم — مع من تحب وحجب البعد قد رفعت

(نہ ختم ہونے واصل میں زندہ رہ اپنے محبوب کے ساتھ جبکہ دوری کے پردے اٹھا دیئے گئے ہیں)

واشهد جمال الذی من اجل طلعته — قلوب عشاقه من نورها انصدعت

(مشاہدہ کر اس جمال کا جس کی روشنی اور نور نے عشاق کے دل چیر دیئے ہیں)

وابشر بنيل الذی قد كنت تامله — لی جبهة المصطفى شمس الضحى طلعت

(خوش ہو تیری امید پوری ہو گی تو نے شمس الضحی والی پیشانی کو دیکھ لیا ہے)

والفرج بفضل الذی اعطار مکرمة　　قد کنت تسأله فاسحب قد هطلت

(اس فضل پر خوش ہو جو تجھے عطا ہوا تو مانگتا تھا تو بارش ہو ہی گئی)

واقرء ا السلام قریبا عن مشاهدة　　شمس الوجود التی انوارها سطعت

(قریب سے مشاہدہ کر کے سلام عرض کر اس سورج کے انوار سے ہر شی میں تپش ہے)

واحضر القلب جمعا مصغیا ادبا　　عساك تسمع بالبشری وما جمعت

(اپنے دل کو جھکا کر ادب سے متوجہ کر تا کہ تو ہی بشارت سن اور پالے)

باب ۱۳

خواب پر اعتراضات کا ازالہ

لهم البشری فی الحیوة الدنیا وفی الاخرة

کچھ لوگوں کے ذہن میں یہ بات جائے گی کہ میں نے اس کتاب میں بہت سی خوابیں بیان کر دی ہیں لہذا ہم اس پر گفتگو کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ خواب کے معاملہ پر اعتراض، تنقید اور تعجب کا اظہار نہیں ہونا چاہئے کیونکہ مومن کی اچھی خواب اس کے لئے بشارت کا درجہ رکھتی ہے۔ کسی خواب میں اس کے لئے ڈر پیدا کرنا ہوتا ہے۔ کبھی مقصد یاد دلانا نصیحت کرنا یا غفلت کو دور کرنا وغیرہ ہوتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے جو صاحب خواب کو حاصل ہوتا ہے۔

متعدد آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ اس پر دال ہیں کہ خواب کا اثر بیداری کے عالم پر مترتب ہوتا ہے اس لئے نہ ان کا انکار کیا جائے اور ان میں شک کیا جائے۔

سیدنا یوسف علیہ السلام کا خواب

اللہ تعالیٰ نے ہمیں سیدنا یوسف علیہ السلام کا خوب بتایا کہ انہوں نے گیارہ ستارے سورج اور چاند کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا پھر اس کی تاویل اور واقع پر اس کا اثر بیان کیا کہ وہ بھائیوں اور والدین کو سجدہ ریز ہونا تھا ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِذْ قَالَ يُوسُفُ لِاَبِيهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّي رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِي سٰجِدِينَ قَالَ يٰبُنَيَّ لَاتَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ
(سورہ یوسف ۴۔۵)

یاد کرو جب یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھے انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے دیکھا کہا اے میرے بچے اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا۔

ان کا یہ خواب بچپن میں اور نبی بنائے جانے سے پہلے کا ہے پھر ارشاد فرمایا۔

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا
(سورہ یوسف "۱۰۰)

اور آپ نے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور سب اس کے لئے سجدے میں گرے اور یوسف نے کہا اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے اور بے شک اسے میرے رب نے سچا کیا۔

یہ آیات مبارکہ اس پر تصریح ہے کہ نیک خواب کے اثرات خارجی زندگی پر بھی ہیں اور اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا ایسی خوابیں اوہام یا خیالات باطلہ نہیں ہوئے۔

احادیث مبارکہ اور خواب

رسالت مآب ﷺ نے فرمایا مومن کا خواب اجزاء نبوت میں سے ایک جز ہے۔

۱۔امام بخاری و مسلم نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

۲۔امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے۔

چھیالیسواں حصہ فرمانے کی حکمت

خواب کو چھیالیسواں حصہ قرار دینے کی کیا وجہ ہے؟اس بارے میں مختلف اقوال اور ان کے دلائل ہیں جیسا کہ ہم نے اپنی کتاب الدعاء میں اس کی تفصیل دی ہے ان اقوال میں سے ایک یہ ہے کہ اچھا خواب صدق اور وقوع میں نبوت کا حصہ ہے جیسا کہ اس پر بخاری و مسلم کی یہ روایت شاہد ہے امام محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب زمانہ کا اختتام ہونے والا ہوگا۔ .....

اور مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور جو نبوت کے تحت ہو اس میں کذب نہیں ہوتا امام ابن سیرین نے کہا میں یہی کہتا ہوں۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں "وما کان من النبوۃ فانہ لایکذب" کے تحت لکھا یہ جملہ طرق حدیث مذکورہ میں نہیں لیکن یہاں آنا واضح کر رہا ہے کہ آپ ﷺ کے کلام کا یہ حصہ ہے پھر لکھا اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو حدیث مذکور میں لفظ نبوت کی اسے تشریح بنانا اولی ہے اور وہ صفت صدق ہے تو اب اجزاء نبوت کے ایک جز صفت صدق میں تشبیہ ہوگی جیسا کہ محققین نے کہا پھر لکھا امام بخاری کے قول قال محمد ای ابن سیرین وانا اقول ھذہ میں ھذہ کا اشارہ اس مذکورہ جملہ کی طرف ہے۔

پھر لکھا پھر میں نے بغیۃ النقاد لابن مواق میں دیکھا حافظ عبدالحق نے اس اضافہ کو مدرج قرار نہ دینے میں غفلت کی حالانکہ اس کے ادراج میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ یہ ابن سیرین کا قول ہے نہ کہ فرمان نبوی ﷺ جو بھی صورت ہو فرمان نبوی ہو

یا ابن سیرین کا قول یہ فرمان نبوی ﷺ کی تفسیر بن جائے گا کہ مومن کا خواب صدق اور وقوع میں اجزاء نبوت کا جز ہے۔

مسلم کی روایت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا خواب نبوت کا ستروان حصہ ہے۔ امام احمد نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی الفاظ نقل کئے ہیں علامہ طبری کا کہنا یہ ہے کہ ان اجزاء کی نسبت نبوت کی طرف خواب دیکھنے والے کے حال کے مطابق ہو گی تو اچھی خواب کے بھی درجات ہیں کچھ بہتر اور کچھ اس سے کم فتح الباری میں ہے۔ ان روایات میں جماعت محدثین نے تطبیق دی ہے سب سے پہلے امام طبری نے فرمایا ستر والی روایت کا ہر مسلمان کی سچی خواب سے تعلق ہے اور چالیس والی روایات (جیسا کہ امام ترمذی اور طبری نے نقل کی) سچے صالح مومن کے ساتھ خاص ہے رہا درجہ ان کے درمیان کا تو وہ ہر ایک مومن کے حال کے مطابق ہو گا۔

اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے

حضور سرور عالم ﷺ نے واضح فرمایا ہے کہ اچھے (سچے) خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں امام بخاری و مسلم نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

الرؤيا الصالحة من الله والحلم من الشيطان

اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔

یہ بخاری کے الفاظ ہیں مسلم کے الفاظ یہ ہیں۔

الرؤيا الصالحة من الله والرؤيا السوء من الشيطان

اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔

اور پیچھے بیان کیا جا چکا ہے کہ اچھے خواب کبھی دیکھنے والے کے لئے بشارت ہوتے ہیں اور کبھی جس کے لئے دیکھا اس کے بشارت بنتے ہیں اور کہیں خواب یاد دہانی اور نصیحت ہوتے ہیں اور اس میں خواب دیکھنے والے پر اللہ تعالی کی مہربانی ہوتی ہے۔

خواب دیکھنے والے کے لئے بشارت

اکثر طور پر خواب دیکھنے والے کے لئے ہی بشارت ہوتی ہے۔

ا۔امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا نبوت سے سوائے مبشرات کے کچھ نہیں رہا عرض کیا مبشرات سے کیا مراد ہے فرمایا اچھے خواب۔

۲۔امام مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا مرض وصال میں آپ ﷺ نے پردہ اٹھایا آپ ﷺ نے سر اقدس باندھا ہوا تھا اور لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں مبشرات نبوت میں سے اچھے خواب کے علاوہ کچھ نہیں رہا مسلمان اسے دیکھتا ہے یا اس کے لئے دیکھا جاتا ہے۔

۳۔امام احمد نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد مبشرات میں سے صرف خواب رہ گئے ہیں

قرآن کی تائید

یہ تمام بشارتیں اللہ تعالی کے اس ارشاد مبارک کے تحت ہیں۔

اَلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَاتَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

(سورہ یونس ۶۴)

وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتی یہی بڑی کامیابی ہے۔

۱۔امام احمد نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالی کے ارشاد گرامی لهم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا تم نے ایسی بات پوچھی جو پہلے کسی نے نہیں پوچھی فرمایا اس سے مراد اچھے خواب ہیں جو انسان خود دیکھتا ہے یا اس کے لئے دیکھا جاتا ہے۔

۲۔اسی طرح امام احمد نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس ارشاد ربانی کے تحت رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا فرمایا اس سے مراد اچھے خواب ہیں جو کسی مسلمان کو یا اس کے لئے کسی دوسرے کو آتے ہیں۔

۳۔امام ابن جریر نے سند متصل سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اس ارشاد باری سے دنیا میں اچھے خواب مراد ہیں جو بندہ کو آتے ہیں یا اس کے لئے کوئی دوسرا دیکھتا ہے اور آخرت میں بشارت سے مراد جنت ہے۔

۴۔امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رسالت و نبوت ختم، میرے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول لوگوں پر شاق گزرا تو فرمایا بشارات ہیں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بشارات سے کیا مراد ہے فرمایا مسلمان کے خواب جو اجزاء نبوت میں سے ایک جز ہیں۔

خواب کا تذکرہ و نصیحت ہونا

امام بخاری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا حضور ﷺ کی ظاہری حیات میں صحابہ کو خواب آیا کرتے اور وہ آپ ﷺ سے بیان کرتے آپ ﷺ اللہ تعالی کے حکم سے اس کی تعبیر فرماتے میں نو عمر تھا اور نکاح سے پہلے میرا گھر مسجد ہی تھا میں نے خیال کیا اگر میرے اندر خیر ہوتی تو مجھے ان جیسے خواب آتے ایک رات میں لیٹا تو میں نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا یا اللہ اگر تو میرے اندر خیر پاتا ہے تو مجھے خواب دکھا تو اس رات خواب میں دو آدمی آئے ایک کے ہاتھ میں لوہے کا ٹیڑھا عصا تھا وہ مجھے جہنم کی طرف لے گئے میں اللہ تعالی سے یہ عرض کرتے جا رہا تھا یا اللہ مجھے جہنم سے بچا لے پھر مجھے فرشتہ ملا جس کے ہاتھ میں بھی لوہے کی کھونٹی تھی کہنے لگا گھبراؤ مت آپ

بہت اچھے آدمی ہیں کاش آپ نماز میں اضافہ کریں' مجھے لے گئے حتی کہ ہم جہنم کے کنارے پہنچ گئے اس کی شکل کنویں کی طرح تھی اس پر دو فرشتے مقرر تھے جن کے ہاتھوں میں لوہے کے عصا تھے اس میں میں نے لوگوں کو زنجیروں میں جکڑا ہوا پایا اس میں قریش کے لوگ بھی تھے پھر مجھے وہ دائیں طرف لے گئے میں نے یہ خواب اپنی ہمشیرہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتایا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا آپ ﷺ نے فرمایا عبداللہ صالح آدمی ہے دوسری روایت میں ہے عبداللہ صالح آدمی ہے کاش وہ رات کی نماز میں اضافہ کرے۔

مسلم کی روایت میں ہے عبداللہ بہت خوب آدمی ہے کاش وہ رات کو نماز ادا کرے حضرت سالم بن عبداللہ کا بیان ہے اس کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے اس خواب کے ذریعے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو رات کے قیام اور اس میں کثرت نماز کے بارے میں نصیحت و تذکیر ہے اور یہ ان پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی کرم نوازی ہے۔

خواب کی تقسیم

حضور ﷺ نے خواب کی تقسیم بھی فرمائی ہے اچھا خواب جیسے صادقہ کا نام دیا گیا جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے دوسری قسم حدیثِ نفس و خیال تیسری شیطان کا ڈرانا

ا۔ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا خواب تین طرح کے ہوتے ہیں اچھا خواب یہ اللہ سبحانہ کی طرف سے بشارت ہوتے ہیں دوسرا شیطان کا ڈرانا ہوتا ہے تیسرا وہ خواب جو انسان کا محض خیال ہوتا ہے اگر تم میں سے کوئی ناپسند خواب دیکھے تو اٹھ کر نماز ادا کرے اور لوگوں سے بیان نہ کرے۔

۲۔ امام ترمذی نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی نقل کیا ہے۔

تو مومن کا اچھا سچا خواب حق ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اس میں تشکیک ہرگز نہیں کرنی چاہئے'

سب سے اعلیٰ خواب

مومن کا سب سے اعلیٰ اچھا اور سچا خواب رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شرف پانا ہے کیونکہ شیطان آپ کی نہ مثل بن سکتا ہے نہ مشابہ نہ وہ ھیت اختیار کر سکتا ہے اور نہ ہی وہ صورت جیسا کہ احادیث صحیح میں ہے چند سے لطف اندوز ہو لیجئے۔

۱۔امام بخاری نے باب من رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام قائم کیا اور اس کے تحت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے خواب میں مجھے دیکھا وہ بیداری میں بھی میری زیارت کرے گا اور شیطان ہرگز میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے۔

۳۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے اور برا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے جو ناپسند چیز دیکھے وہ بائیں طرف تین دفعہ تھوک دے اور شیطان سے پناہ مانگے اس سے وہ نقصان دہ نہ ہو گی اور شیطان میری شکل نہیں بن سکتا۔

۴۔ یہ بھی حضرت قتادہ رضی اللہ سے ہی مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔

من رانی فقد رای الحق — جس نے مجھے دیکھا اس نے حق ہی دیکھا

۵۔امام بخاری نے بھی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔

من رانی فقد رای الحق فان الشیطان لایتکونی — جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

۶۔امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من رأنی فی النوم فقد رأنی فانہ لاینبغی للشیطان ان یشبہ لی — جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان کے لئے یہ کہاں کہ وہ میرے مشابہ بنے۔

۷۔امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا میں نے حضور سرور دو عالم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے عنقریب بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔

۸۔امام ترمذی نے انہی سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خواب تین قسم کے ہوتے ہیں جیسا کہ پیچھے گزرا اور فرمایا جس نے مجھے دیکھا تو وہ میں ہی ہوں شیطان میں کہاں قوت کہ میری صورت اختیار کرے۔

امام طیبی فرماتے ہیں ان احادیث کا مفہوم یہ ہے جس نے مجھے خواب میں دیکھا جس حال میں بھی دیکھا اس کے لئے بشارت ہے اور وہ یقین کرے کہ یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق ہے اور یہ بشارت ہے یہ وہ باطل خواب نہیں جو شیطانی ہوتی ہے کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اس طرح آپ ﷺ کا فرمان فقد راء ی الحق کہ یہ حق خواب ہے نہ کہ باطل اس طرح آپ ﷺ کا فرمان من رأنی فقد راءنی کیونکہ جب شرط و جزا متحد ہو تو وہ غایت کمال پر دال ہوتیں ہیں کہ اس نے ایسی چیز دیکھی کہ اس کے بعد کوئی شی نہیں۔ (فتح الباری)

علامہ قرطبی نے لکھا ان احادیث کا صحیح مفہوم یہ ہے آپ ﷺ کا فرمان فان الشیطان لایتمثل بی ہے۔اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کی زیارت ہر حالت میں باطل نہیں اور نہ ہی خیال بلکہ وہ سراپا حق ہے اگرچہ کسی اور صورت میں زیارت ہو اس کے بارے میں بھی یہی تصور کیا جائے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے نہ کہ شیطان کی طرف سے امام نووی نے اسی بارے میں فرمایا صحیح یہی ہے کہ دیکھنے والے نے حقیقۃً آپ ﷺ کو ہی دیکھا خواہ صورت معروف تھی یا نہیں حافظ سیوطی نے الحاوی میں اس

سوال کے جواب میں لکھا کہ متعدد مقامات پر متعدد لوگ آپ کی زیارت کس طرح کرتے ہیں ؟ تو انہوں نے اشعار میں جواب دیا۔

کالشمس فی کبدالسماء وضوٴها   یغشی البلاد مشارقها و مغاربها

(سورج کی طرح جو آسمان پر ہے مگر اس کی روشنی نے تمام مشرق و مغرب کے شہروں اور علاقوں کو ڈھانپ رکھا ہے۔)

آخرت میں خصوصی زیارت

رہا آپ ﷺ کا فرمان مبارک فسیرانی فی الیقظة (جیسے بخاری، مسلم اور ابو دراد وغیرہ نے نقل کیا) علامہ مناوی کہتے ہیں کہ اسے آخرت میں خصوصی قرب و شفاعت کے ساتھ زیارت ہو گی بہت سے متقدمین علماء نے اس کا یہی مفہوم کیا ہے یعنی آپ ﷺ خواب میں زیارت کا شرف پانے والے کو یہ بشارت عطا فرمائی کہ اسے آخرت میں دیدار خاص نصیب ہو گا جس میں آپ ﷺ کا قرب اور بلندی درجات اور رفعت منزلت اور دیگر خصوصیات شفاعت کے ساتھ ہونگیں کیونکہ آخرت میں عام دیدار تو ہر مومن کو نصیب ہو گا لیکن جس نے دنیا میں خواب میں زیارت کی ہو گی اس کے لئے آخرت میں خصوصی زیارت ہو گی جس میں خصوصی فضائل ہیں۔

علامہ مناوی نے علامہ دمامینی سے نقل کیا۔

هذه بشاره لرائیه صلی الله علیه وسلم موته علی الاسلام   آپ ﷺ کا فرمان دیکھنے والے کے لئے یہ بشارت دے رہا ہے کہ اس کی موت اسلام پر ہی ہو گی۔

یعنی جس نے خواب میں آپ ﷺ کی زیارت کا شرف پایا اس کا خاتمہ احسن اور موت اسلام پر ہو گی کیونکہ قیامت کے روز اسی کو خاص قرب نبوی ﷺ حاصل ہو گا جس کا خاتمہ اسلام پر ہوا ہو گا یا اللہ اپنے فضل و رحمت سے ہمیں بھی ان میں شامل فرما۔

اس کے بعد علامہ مناوی لکھتے ہیں متقدمین کی ایک جماعت جن میں امام ابو

جمرہ بھی ہیں نے فرمایا خواب میں دیکھنے والا حقیقۃً دنیا میں ہی بیداری کی حالت میں زیارت کا شرف پائے گا اور یہ اہل توفیق کو حاصل ہے ان کے علاوہ میں احتمال ہے مفہوم یہ ہوا کہ جس نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کا شرف پایا اسے دنیوی زندگی میں بیداری کی حالت میں بھی دیدار ہو گا اگرچہ وفات سے تھوڑا سے پہلے یا آخری سانسوں کے وقت ہو یہ زیارت کرنے والے کے لئے بہت بڑی بشارت ہے۔

بندہ عبداللہ کہتا ہے بیداری سے عام بیداری مراد لینے میں کوئی حرج نہیں مثلاً دنیا کی بیداری میں ہو اگرچہ موت سے تھوڑا سا پہلے یا موت کے وقت اور موت کے بعد برزخی بیداری بھی مراد ہو سکتی ہے اور آخرت کی بیداری بھی تو حدیث میں زیارت کا شرف پانے والے کے لئے یہ بشارت ہے کہ اسے تمام عوالمِ بیداری میں زیارت کا شرف مل سکتا ہے خواہ وہ دنیا ہے یا برزخ و آخرت

حافظ سیوطی نے حاوی میں فرمایا عام لوگوں کو اکثر طور پر بیداری کے عالم میں موت سے تھوڑا سا پہلے دیدار ہوتا ہے وعدہ کی بناء پر اس مومن کی روح زیارت نبوی سے پہلے جسم سے نکالی ہی نہیں جاتی رہے خواص لوگ تو انہیں ان کی حیات میں بھی دیدار عطا ہو جاتا ہے۔ یہ مسئلہ اللہ تعالی کی رحمتوں سے متعلق ہے وہ جسے چاہے جیسے مرضی نواز دے۔ بندہ عبداللہ غفر اللہ تعالی کہتا ہے مجھے بھی اللہ تعالی نے سیدنا محمد ﷺ کی زیارت کا شرف کئی بار مسلسل عطا فرمایا ہے اور اس میں مختلف قسم کی بشارتیں ہیں ان میں سے بعض کا تذکرہ کسی مناسبت کی بنا پر کر دیتا ہوں تاکہ دوستوں کے دلوں میں خوشی پیدا ہو اور اپنے رب کے انعام کا اظہار بھی مقصود ہوتا ہے واللہ تعالی ھو الشھید علی ذلک الکلم.

باب ۱۴۱

عادی معترضین کے لئے

اہل علم کا جواب

فضائل اعمال مناقب، اور ترغیب و ترہیب

میں حدیث ضعیف مقبول ہے

بعض لوگوں نے مجھے کہا آپ نے اپنی کتب میں احادیث ضعیفہ کا ذکر کیوں کیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے جمہور علماء محدثین کا ہی علمی اور عملی راہ اپنایا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حق جمہور کے ساتھ ہے اور جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست قدرت ہے۔

جمہور محدثین کا علمی راستہ

جمہور محدثین نے جو علمی طریقہ اور راستہ متعین کیا ہے اس کے بارے میں حافظ سخاوی نے القول البدیع کے خاتمہ صفحہ نمبر ۲۵۸ پر فرمایا شیخ الاسلام ابوذکریا نے اذکار میں لکھا ہے علماء محدثین، فقہاء امت اور دیگر علماء نے فرمایا ہے کہ فضائل اور ترغیب وترہیب میں حدیث ضعیف پر عمل جائز ومستحب ہے بشرطیکہ وہ موضوع نہ ہو رہا معاملہ احکام مسئلہ حلال وحرام وبیع نکاح اور طلاق وغیرہ کا تو ان میں صرف حدیث صحیح یا حسن پر ہی عمل ہو گا البتہ احتیاط کی راہ اپنانے میں کوئی حرج نہیں مثلاً بیوع اور نکاح کے بعض صورتوں کی کراہت کے بارے میں حدیث ضعیف وارد ہے تو اب ان سے بچنا مستحب ہے ہاں لازم نہیں۔ حافظ سخاوی کہتے ہیں کہ شیخ ابوبکر ابن العربی نے اس میں اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ ضعیف حدیث پر کسی حال میں عمل جائز نہیں پھر لکھا کہ میں نے اپنے استاذ امام ابن حجر عسقلانی سے بار بار سنا اور انہوں نے مجھے لکھ کر بھی دیا کہ ضعیف پر عمل کے لئے تین شرائط ہیں۔

۱۔ اس شرط پر اتفاق ہے کہ اس میں ضعف شدید نہ ہو لہذا وہ حدیث ضعیف خارج ہو گی جس کا منفرد راوی کذاب، متہم بالکذب یا فحش غلطی کرنے والا ہو۔

۲۔ وہ کسی اصل عام کے تحت نہ آتی ہو اس سے وہ خارج ہو جائے جو گڑی گئی اور اس کے لئے کوئی اصل نہ ہو۔

۳۔ اس عمل پر کرتے وقت اس کے ثبوت کا اعتقاد نہ کیا جائے تاکہ آپ ﷺ کی طرف کہیں ایسی بات منسوب نہ ہو جائے جو آپ ﷺ نے فرمائی نہیں۔

حافظ کہتے ہیں کہ آخری دونوں شرائط شیخ ابن عبدالسلام اور ان کے شاگرد ابن دقیق العید سے منقول ہیں اور پہلی پر حافظ علائی نے اتفاق نقل کیا ہے۔

حافظ سخاوی کہتے ہیں امام احمد سے منقول ہے: جب کوئی اور حدیث نہ ہو تو ضعیف پر عمل کیا جائے گا بشرطیکہ اس کے کوئی معارض حدیث نہ ہو دوسرے قول کے مطابق امام نے فرمایا۔

ان ضعیف الحدیث احب الینا من رأی الرجال | ضعیف حدیث ہمیں لوگوں کی رائے سے زیادہ محبوب ہے۔

ابن حزم نے لکھا تمام احناف کا اجماع ہے۔ کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حدیث ضعیف رائے اور قیاس سے اولیٰ ہوتی ہے۔

امام احمد سے پوچھا گیا کہ شہر میں کوئی صاحب حدیث ہے جسے حدیث صحیح اور سقیم کا علم نہیں اور صاحب رائے بھی ہے تو کس کی طرف رجوع کیا جائے انہوں نے فرمایا صاحب حدیث کی طرف رجوع کیا جائے۔

حافظ سخاوی نے کہا شیخ ابو عبداللہ بن مندہ نے امام ابو داؤد صاحب سنن (جو امام احمد کے تلامذہ میں سے ہیں) سے نقل کیا کہ جب دوسری حدیث نہ ہو تو ضعیف کی تخرویج کر دیتے ہیں کیونکہ وہ لوگوں کی رائے سے افضل ہے تمام گفتگو سے معلوم ہوا کہ حدیث ضعیف کے بارے میں تین مذاہب ہیں۔

۱۔ اس پر بالکل عمل نہ کیا جائے۔

۲۔ جب اس مسئلہ میں دوسری روایت نہ ہو تو پھر اس پر عمل کر لیا جائے۔

۳۔ جمہور علماء کی رائے یہ ہے کہ فضائل میں حدیث ضعیف پر عمل کیا جائے نہ کہ احکام میں جیسا کہ اس کے شرائط کا بیان پیچھے ہو گیا۔

حافظ سخاوی لکھتے ہیں موضوع روایت پر عمل کسی حال میں بھی نہیں ہو گا اسی طرح اسے روایت کرنا بھی درست نہیں مگر اس صورت میں جب اس کا موضوع ہونا بیان کر دیا جائے کیونکہ امام مسلم نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من حدث عنی بحدیث یری انه کذب فهوا احد الکاذبین | جس نے میری طرف سے ایسی روایت بیان کی جسے جانتا ہے کہ وہ کذب ہے تو وہ جھوٹ بولنے والوں میں ہو گا۔

ایسی روایت بیان کرنے پر یہ شدید وعید ہے اس کے بعد تو اسے کوئی بیان ہی نہیں کرے

کیونکہ آپ ﷺ نے ایسے محدث کو وضع کرنے والے کے ساتھ شریک کر دیا ہے۔

حافظ سخاوی آگے لکھتے ہیں شیخ ابن صلاح نے علوم الحدیث میں تعریف صحیح کے بعد لکھا جب محدثین کہیں هذا حديث صحيح تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ اس کی سند متصل ہے یہ مفہوم نہیں کہ فی الواقع یقیناً وہ حدیث صحیح ہے اس طرح جب محدثین کہتے ہیں هذا حديث غير صحيح تو اس کا معنی یہ نہیں ہوتا کہ یہ نفس الامر میں یقیناً کذب ہے کیونکہ کبھی نفس الامر میں وہ سچی بھی ہو سکتی ہے یہاں مراد یہ ہے کہ اس کی سند میں مذکورہ شرائط نہیں۔

حافظ سخاوی کہتے ہیں امام نووی کے مطابق جس تک فضائل اعمال کی روایت پہنچے وہ اس پر عمل کرے اگرچہ ایک دفعہ ہی کرے اسے بالکل ترک کر دینا ہرگز درست نہیں کیونکہ حضور ﷺ کا فرمان ہے۔

فاذا امرتكم بشئى فافعلوا منه مااستطعتم	جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو اس پر یہاں تک طاقت رکھتے ہوں عمل کیا کرو۔

انہوں نے ہی جزالحسن بن عرفہ میں سند کے ساتھ حضرت ابو سلمہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من بلغه عن الله عزوجل شئى فيه فضيلة فاخذ به ايمانا ورجاء ثوابه اعطاه الله ذلك دان لم يكن كذلك	جسے اللہ عزوجل کی طرف سے کوئی شئی پہنچے جس میں فضیلت ہو اور وہ اس پر ایمان اور ثواب کی نیت سے عمل کرے اللہ تعالی اس پر عطا فرما دیتا ہے اگرچہ وہ اس طرح نہ ہو۔

پھر لکھا امام ابو یعلی نے سند ضعیف کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

من بلغه عن الله فضيلة فلم يصدق بها لم ينلها	جسے اللہ تعالی کی طرف سے کوئی فضیلت کی بات پہنچے لیکن اس نے تصدیق

نہ کی تو وہ اسے نہیں پائے گا۔

پھر لکھا اس حدیث کے شواہد بھی موجود ہیں جو حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابہ سے بھی مروی ہیں۔
ہم نے اس کی کچھ تفصیل شرح بیقونیہ میں کی ہے۔

جمہور محدثین کا عملی راستہ

ائمہ حدیث نے اپنی اپنی تصانیف حدیثیہ میں ایسی احادیث ضعیفہ کو نقل کیا ہے جن کا تعلق فضائل اعمال مناقب اور ترغیب و ترہیب سے ہے انہوں نے ان سے استدلال و تائید بھی بیان کی ہے۔

امام بخاری نے الادب المفرد میں، امام ترمذی نے جامع، امام ابو داؤد نے سنن، امام نسائی نے سنن، امام ابن ماجہ نے سنن، امام احمد نے مسند میں اور دیگر اصحاب سنن، مسانید، معاجم اور اجزاء نے فضائل مناقب اور ترغیب کے بارے احادیث ضعیفہ بیان کیں ہیں کسی ابواب و عنوانات کے تحت ان سے استدلال کیا ہے۔

امام ابو عبد اللہ وضاع مالکی کی رائے

انہوں نے تحفۃ الاخیار فی فضل الصلاۃ علی النبی المختار میں فضیلت درود شریف پر احادیث ذکر کرنے کے بعد لکھا کچھ کمزور ایمان والے لوگ ان بعض احادیث پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ صحاح میں نہیں حالانکہ یہ بد عقیدگی اور شریعت سید المرسلین ﷺ پر طعن ہے بلکہ درست بات یہ ہے کہ جسے امت کے علماء نے قبول کیا انہیں قبول کر لیا جائے کیونکہ اس امت کا عادل ہونا اس بات سے مانع ہے کہ وہ سیدنا رسول اللہ ﷺ پر کذب کرے آپ ﷺ کا فرمان ہے۔

من كذب على متعمدا فليتبوء ا مقعده من النار	جس نے دانستہ میری طرف جھوٹ منسوب کیا اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم بنالیا۔

پھر فرمایا اللہ کی قسم اہل علم اللہ تعالی سے اس بات سے ڈرتے کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر کذب کا ارادہ کریں احادیث ترغیب کے بارے میں علماء سب کچھ جانتے ہیں۔

پھر یہ تمام احادیث اللہ تعالی کے عزیز القدر نبی ﷺ پر درود شریف کی فضیلت میں مشترک ہیں اور یہ قطعی معاملہ ہے اس میں کسی عاقل کو کوئی شک نہیں ہاں مقدر ثواب اور رفع درجات میں کے حوالے سے روایات میں اختلاف ہے۔

یہ اقتباس میں نے فضیلۃ العالم 'عارف باللہ تعالی عاشق حبیب اللہ' اہل اللہ کے محور کے تیراک شیخ امام ابو یوسف نبہانی" کی کتاب سعادت [1] الدارین سے لیا ہے۔ اللہ تعالی ان کی برکات سے ہمیں نفع عطا فرمائے۔

یہ کتاب بروز بدھ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۰ ہجری کو مکمل ہو رہی ہے میں امیدوار ہو اللہ تعالی اسے قبول فرمائے اور سیدنا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پسند آجائے مجھے بھی اس کا نفع ہو اور دوسروں کو بھی' اللہ تعالی میری عمر' قویٰ' عمل میں برکت دے اور انہیں اپنی اطاعت اور اپنے دین و شریعت کی خدمت میں استعمال کی توفیق دے۔

یا اللہ ہمارے سردار پر صلاۃ کا نزول فرما جیسا کہ تو نے ہمیں صلاۃ کا حکم دیا ہے جس طرح تو صلاۃ چاہتا ہے اور جس طرح وہ چاہتے ہیں اور جس طرح وہ اس کے اہل ہیں اور جس طرح تو چاہتا اور پسند فرماتا ہے آپ ﷺ کی آل صحابہ پر بھی اور سلام بھی نازل فرما اور ساتھ ہم تمام پر بھی۔

یا اللہ درود شریف کی برکت سے ہمیں شریعت پر قائم رکھ آپ ﷺ کی سنت پر دائم رکھ آپ کی ملت پر موت دے آپ کے گروہ میں ہمارا حشر فرما آپ ﷺ کے مقدس حوض اور کامل جام سے پلا آپ ﷺ کے جھنڈے کے سایہ میں جگہ دے آپ ﷺ کے رفقاء میں شامل فرما آپ ﷺ کے قلب انور کو ہم پر مہربان فرما آپ ﷺ کی برکات و رحمتوں سے ہمیں نواز دے ہمیں آپ ﷺ کے انوار دیکھنے آپ ﷺ کے اسرار سمونے آپ ﷺ کی حجت کی زباں آپ ﷺ کی حکمت کا ترجمان بنا دے آپ ﷺ کی سیرت و صورت اور حاملین شریعت کی پیری کی توفیق دیدے۔ یاذالجلال والاکرام صاحب طول و انعام میری دعاؤں کو قبول فرمالیا رب

---

[1] سعادت دارین کا ترجمہ دو جلدوں میں شائع ہو چکا ہے

تو ہی ولی ہے اس کا جو تجھے ولی بنائے تو مانگنے والے کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے کیونکہ تو نے دعا کرنے کا خود حکم دیا اور اس کی قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے۔ کیونکہ تیرا فرمان حق ہے۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ (سورہ مومن، ٦٠)

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کرونگا۔

اب ہم دعا کرتے ہیں جیسا کہ تیرا حکم ہے اور تو اپنے وعدہ کے مطابق اسے قبول فرما اور تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

وصلی اللہ العظیم علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم کلما ذکرہ الذاکرون وغفل عن ذکرہ الغافلون

سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمدلله رب العالمين آمين

تاریخ اسلام میں درود وسلام کے موضوع پر پہلی مستقل کتاب

فضل الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

درود وسلام کی فضیلت

تصنیف

امام اسمٰعیل بن اسحاق القاضی

ترجمہ

مولانا محمد عباس رضوی

مرکز تحقیقاتِ اسلامیہ ○ لاہور